رجسٹرڈ ایل نمبر

سرسوتی بھنڈار

بید - ویدانگ - سدشاستر - درشن - پوران - اِتہاس - اور آریہ - بودھ
جینیوں کے مقدّس گرنتھ - و اخلاقی - تواریخی و مذہبی ک...

باہت ماہ اپریل سنہ ...

بابو شیوبرت لال ورمن ایم...

ایڈیٹر
پنڈت راجا رام - پروفیسر سنسکرت ... لاہور

نمبر ۱

فہرست مضامین

وشنو پوران - جلد اوّل

...م پریس لاہور کے پرنٹر بالک رام نے چھاپا اور لالہ رام رکھا چوپڑہ پبلشر نے شائع کیا

دستور العمل

(۱) سرسوتی بھنڈار کی اشاعت کی غرض ہندوؤں کے درمیان مذہبی و اخلاقی لٹریچر پیدا کرنا ہے +

(۲) اسکی قیمت سالانہ للعہ ہے جو محنت و خرچ کے لحاظ سے بہت کم ہے +

(۳) جو صاحب مستقل خریدار نہ بنیں گے - اور کوئی کتاب علیحدہ منگوانا چاہیں گے اُن کو وہ اُس قیمت پر ملیگی جو پُشت کتاب پر لکھی رہیگی +

(۴) رسالہ سادھو (اُردو) تین روپے - تتو درشی (ہندی) تین روپے ۱۲ مارتنڈ (اُردو) دس آنے - لکشمی بھنڈار (ہندی) عہ - اور پنجابی سورما (گورمکھی) عہ - کے خریداروں کے ساتھ خاص قسم کی رعایت ملحوظ رہیگی - جو وقتاً فوقتاً اُن کے کام میں مشتہر ہوتے رہیں گے +

(۵) رسالہ ہر خریدار کے پاس صرف پیشگی قیمت آجانے پر بھیجا جائیگا - اور رسالہ کے ہر نمبر ارکے وی - پی کے ذریعہ بھیجے جاویں گے تاکہ راہ میں کھونے کا خوف نہ رہے +

(۶) بیشتر کتابیں ایک ہی جلد میں نکالی جائینگی - اگر زیادہ ضخیم ہوئیں تو مجبوراً دو جلدوں میں چھاپی جاوینگی - جن صاحبوں کو مجلد کتاب منگوانی ہو وہ اپنی رائے سے مطلع کر سکتے ہیں - اُس کے لئے صرف براءِ نام قیمت لاگت کے حساب سے لیجایا کریگی +

(۷) تا اعلان ثانی جملہ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو +

رام رکھا چوپڑہ

پبلشر سرسوتی بھنڈار و منیجر سادھو لاہور

جلد ۱ - نمبر ۱

سرسوتی بھنڈار

وشنو پوران

سب سے وسیع - مستند - اعلیٰ درجہ کا اخلاق آموز پوران
روحانیت و فلسفہ کا سچا معلم - جس کے مطالعہ سے
ہندو مذہب کے متعلق وسیع واقفیت ہو جاتی ہے +

مترجمہ

بابو شیو برت لال ورمن ایم - اے

ایڈیٹر

"سادھو" "تتو درشی" - "مارتنڈ" - "لکشمی بھنڈار"
"سرسوتی بھنڈار" لاہور

ایک ہزار

پہلا انش

دوسرا انش

تیسرا انش

سرسوتی بھنڈار

سرسوتی دیوی سے پرارتھنا

جے سدا جے سرسوتی مائی ستتی تیری کس سے بن آئی

تیرے دم سے کلام میں وہ اثر کہ زمانہ ہُوا تماشائی

تونے دی دل کو فکر کی طاقت تونے بخشی زباں کو گویائی۔

نظم تیرے کرم سے سحر حلال نثر میں تیرے دم سے رعنائی

رونمائی ہے تیری سب تقریر اور تحریر جلوہ فرمائی

تجھ پہ ناشر ہے جان و دل سے نثار تیرا شاعر ہر ایک شیدائی

تو سخن کے لئے ہے مغز سخن تجھ سے ہے اسکی روح افزائی

بیٹھ میری زبان پر ماتا۔

میں وہ ہوں مجھ کو کچھ نہیں آتا

لکھنے بیٹھا کتب ہوں پر اسرار نام اُن کا سرسوتی بھنڈار

نام سے تیرے چونکہ نسبت ہے اِن میں پرویش ہے ترا درکار

تیرے جلوے سے یہ منور ہوں اور بن جائیں مطلع الانوار

جو مضامین اور معانی ہوں وہ ہوں تمثیل نقش جادو کار

تیری کرپا سے لفظ یوں بولیں کہ نظر آئیں وہ لب اظہار

کاشفِ سر نکتہ دانی ہوں جس طرح سے کوئی کرے گفتار

راز مخفی کھلیں پورانوں کے جیسے غنچے کرے شگفتہ بہار

لوگ کہتے ہیں داستانیں ہیں
تو بتا ان کو کیا پُرانیں ہیں

کیا رشیوں پہ جس طرح احساں | دیکھے اُن کو خیال اور زباں
تاکہ وہ کرم ویوگ کی باتیں | اور بھگتی کے نکتۂ پنہاں
منتقی آخر گیان دھیان کے سب | وید و ویدانت کے رموز نہاں
طرز دلچسپ و دل پسند کیسا تھ | کریں آساں کہانیوں میں بیاں
جو پڑھے اس کو اُن میں لطف آئے | اور سمجھے کہ کیا ہے مود و زیاں
اس طرح گیان کا کٹھن رستہ | ہو کہ دھرم کے واسطے آساں
تیرے بردان کی یہ برکت تھی | راز سربستہ یُوں ہوئے جو عیاں

وہی برکت مجھے عطا ہو جائے
سب کی جو کچھ کہوں سمجھ میں آئے

دیوبانی کی ہے ادق تحریر | اور محروم اس سے جمّ غفیر
دیش بھاشا میں ان مطالب کو | میں کروں سہل طور پر تسطیر
بارزنک جس طرح سمجھتے تھے | پہلے مسب ہند کے جوان و پیر
اب اسی طرح سے مزے لیکر | سمجھیں میری لکھی ہوئی تفسیر
تجھ سے ماتا اثر سخن میں ہے | بخش میرے سخن میں بھی تاثیر
پڑھنے والوں کو موکش پد ہو نصیب | نہ رہے کوئی بستہ زنجیر
میں ہوں سادہ ہو اثر کلام میں ہو | جائے خالی نہ یہ دعائے فقیر

مثل مہر منیر ہاں یک بار
ہو درخشاں سرسوتی بھنڈار

سعادت خان [illegible]

مشنو پوران

دیباچہ

پوران

سمندر میں جہاں موتی و مونگے ہوتے ہیں وہاں سمندر جھاگ اور کوڑی سنکھ وغیرہ بھی کثرت سے رہتے ہیں۔ اگر یہ سب نہ ہوں تو سمندر کی مکمل حالت میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک شے کا مخزن ہے۔ اور اُس کی بزرگی کچھ اِسی بات میں ہے کہ اُس میں سب کچھ موجود ہے تاکہ جو لوگ جس شے کے ادھکاری ہیں وہ اپنی اپنی ضرورت کے سامان اُس میں اور اُس سے پاسکیں۔ سارے انسان نہ کبھی ایک مزاج کے ہوئے اور نہ کبھی ہونگے۔ سب کے طبایع اور سب کے مزاج فطرتاً جدا جدا ہیں اختلاف قدرت کی جان ہے۔ اور قدرت کی خوبصورتی بھی کچھ اسی بات میں ہے کہ اس میں گوناگوں نظارے نظر آویں۔ اس دنیا کی رچنا مرکب ہے مفرد نہیں ہے اور اس لئے مرکب رچنا میں رہتے ہوئے مفرد چیز کی اُمید رکھنا ایک صریحی غلطی ہے۔ جسم کی خوبصورتی کچھ اسی بات میں ہے کہ اُس میں ہاتھ پاؤں کان ناک سب رہیں۔ سارے جذبات اور محسوسات وقت وقت پر اپنا تماشہ دکھاویں۔ اور جو جیسی نگاہ رکھتا ہے وہ اُسی کے موافق اپنا کام کرے اور اُس کے وسیلہ سے سچائی تک پہنچنے کی تدبیر ڈھونڈھے۔ ہندو پوران جن کی نسبت آج کل اِس زور و شور سے لعن طعن کی صدا بلند کی جا رہی ہے۔ در اصل اپنے تمام اِختلافات کے سلسلہ میں خاص قسم کی روحانی تعلیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کے متلاشی و محقق

کے لئے ضروری سامان مہیا کیا کرتے ہیں۔ مانا اُن میں بہت سی باتیں ایسی ملینگی۔ جو خاص خاص طبیعتوں کے لئے ناخوشگوار ثابت ہوتی ہیں مگر اس سے ہرج ہی کیا ہے۔ گلدستہ میں پھول پتے کانٹے اور گھاس تک کے تنکے رہتے ہیں۔ اور یہ سب بہ ہیئت مجموعی خوبصورتی کا تماشہ دکھاتے ہیں اگر تم کو کانٹے سے رغبت نہیں ہے تو نہ سہی۔ مگر پھول کی خوشبو اور اُسکی پنکھڑیوں کی خوبصورتی کیطرف سے کیوں آنکھ میچتے ہو۔ یہ تمہاری صریحی غلطی ہے۔ اور اس غلطی کی وجہ سے نہ صرف تم اصلیت کی زیارت سے محروم رہے جاتے ہو بلکہ زندگی اور زندگی کے مختلف طبقات کے مقاصد اور اُن کی اغراض سے ناواقف اور نادان بن رہے ہو۔ تم کو یہ چاہئے تھا کہ ہر شے کو اُس کی خصوصیت کے نقطہ نگاہ سے دیکھتے اور ایک ایک پہلو کی طرف نگاہ ڈالکر محظوظ و شادکام بنتے۔ یہ تو تم سے نہیں ہوتا۔ ناحق نکتہ چین اور عیب بین بن کر دل کو نفرت و کراہیت کا مخزن بنالیتے ہو اور انسانی اخلاق سے ہاتھ دھو کر بداخلاق بن جاتے ہو۔ جو لوگ پورانوں کے نام سے خواہ مخواہ چڑھتے ہیں۔ اُن میں زیادہ تر تعداد ایسے آدمیوں کی ہے جنہوں نے نہ تو کبھی پورانوں کا مطالعہ کیا اور نہ اُن کے طرز بیان سے آگہی حاصل کی۔ ان میں فیصدی ننانوے آدمی ایسے ملیں گے جنہوں نے پورانوں کے قصے و کہانیوں تک کو سُنا تک نہیں اور پھر بھی وہ بڑی جرأت کے ساتھ اُن کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ کیا یہ شکایت جائز اور مناسب تسلیم کیجاسکتی ہے؟ +

تین ضروری باتیں

دُنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو تین باتوں سے خالی ہو۔ اول کرم کانڈ دوم فلسفہ۔ سوم بزرگوں و دیوتاؤں کی کہانیاں۔ یہ تین باتیں دراصل مذہب

کے زبردست رُکن ہیں - ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو غیر ضروری ہو - کرم سرشٹی کا اُصول ہے - اگر کرم نہ ہو تو سرشٹی نہیں ہو سکتی - کرم دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک تو کرم کا وہ عالمگیر اُصول جس کے ماتحت اور جس کے سلسلہ میں خلقت کا کاروبار ہو رہا ہے - دوسرا خاص خاص فردیت و شخصیت کا خاص کرم - افراد کے لحاظ سے دوسری قسم کے کاموں میں اختلافات رہتا ہے - اور اختلاف ہونا بھی چاہئے - اگر یہ کرم بھی اُس عالمگیر کرم کے قانون کے تابع ہے - جو متحرک بن کر کائنات کا کام کر رہا ہے اگر دُنیا کی مخلوق اس اُصول کو سمجھ کر کام کریں تو ان کو نہ صرف دُکھ اور بندھن سے نجات رہے بلکہ وہ سُکھ اور موکھش کے ساتھ سرشٹی کے غرض کی تکمیل میں معاون بنے رہیں - مگر کبھی کبھی ایسا نہیں ہوتا - انسان بالخصوص جب کبھی اپنی شخصی انانیت کو بیجا اہمیت دینے لگتا ہے نقص واقع ہوتا ہے اور اسی نقص کے دور کرنے کے لئے پھر اُسکے لئے ایسے کرموں کی تلقین امر لازمی بنجاتی ہے جو اُسکو پھر از سر نو عالمگیر کرم کے قانون کے رشتہ سے باندھ دے اور اُسکے عیب دور ہو جائیں اگر وہ انانیت کا شکار نہ بنے تو پھر ان خاص کرموں کے بتانے اور کرانے کی ضرورت کبھی لاحق نہ ہو - دوا اُس شخص کو پلائی جاتی ہے جس کو بیماری ہے اور جس نے صحت کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے - اگر وہ قدرتی زندگی بسر کرتا تو اُسکو کڑوی اور کسیلی دوا کیوں دیجاتی - اس سرشٹی کی مشابہت ایک انجن سے دیجا سکتی ہے - جسمیں بیشمار پُرزے رہتے ہیں اور جو انجن کی حرکت متحرک رہکر اپنا کام کرتے ہیں اور انجن بالکل کی غرض کی تکمیل کرتے ہیں اگر سارے پُرزے اس اُصول پر کام کریں تو کیا کہنا ہے - مگر جب کبھی کسی پُرزے

میں نقص آجاتا ہے - انجینئر کا ہتوڑا برسنے لگتا ہے اور جب وہ پیٹ پاٹ کر درست ہو کر اپنا کام کرنے لگتا ہے کل پھر حرکت میں آجاتی ہے - ہم سب نظام کائینات کے کل کے پُرزے ہیں پُرزوں میں کثرت اختلاف کا نظارہ ہے مگر انجن یا کل کی درشٹی سے اُس میں وحدت ہے - اسی طرح برھمانڈ میں ہر جگہ کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت کا ظہور ہے - کوئی ایسی شے یا ایسی مخلوق تم نہ دکھا سکو گے جو وحدت و کثرت کی جھلکتی ہوئی تصویر نہ ہو - تمہارا جسم خود اس کا بہترین نمونہ ہے - تمہارے جسم کے ایک ایک عضو میں یہی اُصول ہر جگہ کام کرتا ہوا نظر آئیگا - ذرہ ذرہ میں یہی قانون محیط ہے - اور چونکہ ان سب کے کرم مخصوص ہیں - اس لئے وہ اپنے اپنے کام بھی کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی وہ بڑا کام بھی ان کی ذات سے مکمل ہوتا ہے - جیسے کے لئے جسم عضو یا کل برھمانڈ مخصوص ہے - کرم کانڈ کا اصلی غرض صرف یہ ہے کہ سب کرم کے اٹل قانون کو سمجھ کر اُس سے کبھی اپنے آپ کو الگ کرنے کی کوشش نہ کریں - کیونکہ قدرت علیحدگی کی مخالف ہے یہ علیحدگی صرف خیال میں ہے اور وہ فرضی انانیت اور میرے تیرے پنے سے پیدا ہوتی ہے اور اسی میرے تیرے پنے کی نکمی وہ عادت کے دور کرنے کے لئے خاص قسم کے کرم کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے - یہ کرم کانڈ ہے +

فلسفہ در اصل اسی کرم کے سبب اور نتائج کے انکشاف کی بدیہی وصریحی کوشش ہے وہ قدم قدم پر یہ بتاتا ہے کہ کیوں کرم کیا جائے اُس سے کیا مقصود ہے - کرم کرنیوالوں کا کرم کے ساتھ اور اُس خاص آدی کارن کے ساتھ تعلق کیا ہے سرشٹی کیا ہے - اور اُس کی غرض کیا ہے - کیوں سرشٹی ہوتی ہے - اس کا محرک کون

ہے۔ تمہارا اُس کے ساتھ کیا سمبندھ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اِن سب سوالوں کا جواب فلسفہ ہے۔ اِس فلسفہ کی دو قسمیں ہیں ایک عملی دوسرا نظری۔ نظری فلسفہ وہ ہے جو انسان کو باریک بین اور وسیع نظر بنا کر سبب اور نتیجے کی وضاحت کے ساتھ صراحت کر دیتا ہے۔ اس کا تعلق صرف ایسے آدمیوں سے ہے اور وہ صرف ایسے آدمیوں کیلئے مخصوص ہے جو فطرتاً صاحب غور و تمیز ہیں اس قسم کے وجود کم ہوتے ہیں اس لئے گیانیوں کی بہت تعداد نہیں ہے دوسرا عملی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے سے بہتر شخصوں پر وشواس کر کے اور اُس کی زبان سے اصلیت کے سبق پڑھ کر عمل و شغل سے کام رکھتے اور بتدریج قلب کی صفائی کے ساتھ روحانی عروج کی تمنا رکھتا ہوا مقام اُخریٰ تک واصل ہو۔ جہاں سے اصلی مخزن کے ساتھ اُس کی جدائی ہوئی تھی۔ اور پھر وہ اُس سے ایک ہو کر سرشٹی کے غرض کی تکمیل کا معاون بن جاوے۔ پہلی قسم کو گیان اور دوسری کو یوگ کہتے ہیں۔ اِس یوگ میں بھگتی اور اُپاسنا کا شمول ہے۔ مگر گیان و یوگ دونوں کے معراج ایک ہی ہیں۔ اِن میں ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ اِن کو تم چاہے جتنے مدارج میں تقسیم کرتے چلے جاؤ۔ یہ تم کو اختیار ہے۔ مگر آخر میں تم کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ یہ صرف دو ہی طرح کے ہیں ایک کو ان میں سے نیتی مارگ کہہ سکتے ہو۔ جو خالص گیان ہے اور جس کی تعلیم اُپنشد اور ویدانت وغیرہ کرتے ہیں دوسرا اِیتی مارگ ہے۔ جو بھگتی اُپاسنا سے مخصوص ہے اور جس کی تعلیم پوران کرتے ہیں +

مذہب کا تیسرا رُکن بزرگوں کی کہانیاں اور دیوتاؤں کے قصّے وغیرہ ہیں۔ اِن کا مقصد صرف اتنا ہے کہ کرم کرنیوالوں کے سامنے عملی مثال قائم

کیجائے - تاکہ وہ خارجی آنکھوں سے دیکھ سکیں کہ کرم کس طرح کیا جاتا ہے بسا اوقات عملی مثال کتابوں کے نوشتہ جات اور زبانی تقریروں سے زیادہ مُوثر ثابت ہوتی ہے - اگر یہ مثال کسی انسان کو اس کی زندگی میں نظر آجائے تو وہ اور بھی اثر پذیر ہوتی ہے - مریادا پرشوتم پُرشوں کے روزانہ واقعات کا انسان کے دل میں گہرا اثر پڑتا ہے اور وہ بغیر کہے سنے دھرم کی راہ پر چلنے کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دھرماتما بن جاتا ہے - لیکن دُنیا میں ایسا زمانہ بھی آتا رہتا ہے جب ایسے پاک وجودوں کا ظاہرا ابھاو ہو جاتا ہے - اُس وقت ان کے زندگی کے روایات و قصہ کہانیاں کسی نہ کسی قدر انسان کو سچائی کے راہ پر قائم رہنے کی ہدایت کرتے ہیں - اور اُن کو بتایا جاتا ہے کہ تم کو اس کام کرنے کی ضرورت اس وجہ سے ہے کہ فلاں بزرگ نے ایسا کیا ہے اور وہ اُس کو مان جاتے ہیں اور دھرم کی راہ کو نہیں چھوڑتے - اِن روائتوں کو واقعی وہ رُتبہ حاصل نہیں ہے جو عملی مثال کو ہے - کیونکہ عملی مثال کی مضبوطی اس میں نہیں ہوتی - تاہم یہ منزل پر چلانے کی یقینی مثال ہیں اور اِن نشانات کو دیکھ کر طبعاً گھبرائے ہوئے انسان کو تشفی و تسلّی مل جاتی ہے اور وہ جادۂ طریقت سے منحرف نہیں ہوتا - مہابھارت میں ایک موقع پر یکش یودھشٹر سے سوال کرتا ہے کہ دھرم کیا ہے - اُس کا جواب کچھ تامّل کے بعد یودھشٹر مہاراج اِن لفظوں میں دیتے ہیں " شرُتی میں اختلافات ہیں - سُمرتی میں اختلافات ہیں ایسے رشی بھی نہیں ہیں - جو کسی بات پر متفق الخیال و متحد الخیال نظر آئیں - دھرم کا سمجھنا بہت مشکل ہے اسلئے اے یکش! جس راہ پر بڑے بڑے پُرش چلے ہیں وہی دھرم ہے " +

تعلیم کا طبقہ

یہ طبقہ جسمیں کہ اِس وقت ہماری نشست ہے تعلیم کا طبقہ ہے انسان تعلیم وتلقین کا بہت محتاج ہے - کیونکہ اُس کا علم بیشتر اپنے بزرگوں کے تعلیم اور عملی مثال سے حاصل کیا جاتا ہے - لڑکا اپنے بزرگوں کو جو کچھ کرتے دیکھتا ہے یا اُن کو کہتے ہوئے سنتا ہے وہی خود بخود کرنے لگ جاتا ہے - کتابیں بطور خود کیا ہیں یہ بھی بزرگوں کے مشاہدات اور تجربات کی کہانیاں ہیں - ہم سب مجبور ہیں کہ اُن کے علم اور معلومات کی وراثت کا حق حاصل کریں - کیونکہ یہ بھی ایک طریقہ ہے جس سے علم حاصل کیا جا سکتا ہے +

پورانوں میں یہ تینوں باتیں بڑی خوبصورتی کے ساتھ آگئی ہیں - وہ نہ صرف کرم کانڈ ہی کے معلم ہیں بلکہ اُن کے یہاں گیان و بھکتی و کرم وغیرہ ساتھ ساتھ آتے ہیں اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنا سبق پڑھاتے ہیں یہ اہتمام اور کسی قسم کے لٹریچر میں کہیں بھی نہیں ہے +

پوران حقیقت کے سمجھانے کی نہایت معقول موثر اور خوبصورت کوشش ہیں اور ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ کسی زمانہ میں وہ اِس کوشش میں بہت کامیاب ہوئے تھے - وہ خاص وقت کے مخصوص مذہبی لٹریچر ہیں اُن کو محض فرضی ناول نہ سمجھو نہ وہ بالکل من گڑھت کہانیاں ہیں بلکہ ان میں اصلیت ہے اور وہ ایک خاص وقت کے خاص خیالات کو پیش نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں +

خاص وقت کے خاص لٹریچر

ہر وقت کا لٹریچر خاص قسم کا ہوتا ہے - خاص وقت میں انسان کی ضرورتیں بھی خاص طرح کی ہوتی ہیں اور اُن کے خیالات بھی خاص قسم کے ہوتے ہیں - مورّخ بین الانسان انسانی جذبات کے رُخ کا مطالعہ کرتے ہوئے اُن کو

ویسے ہی تعلیم دیتے ہیں۔ جس کو وہ قبول کریں۔ اور یہ مقدس پوران اسی طرح تالیف و تصنیف ہوئے تھے۔ وہ وقت بدل گیا وہ زبان نہیں رہی وہ جذبات نہیں رہے۔ اب اُدھر لوگوں کی طبیعت کمتر مایل ہے۔ مگر اس کے معنی یہ تو نہیں ہیں کہ اُن کے قیمتی خدمات کا اعتراف نہ کرتے ہوئے ہم ناحق اُن کو لعنت و ملامت کا آماجگاہ بناویں۔ ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ جس وقت اس خاص تعلیم کا رواج تھا اسوقت انسان کس طرح کے تھے۔ اُن کی مذہبی ضروریات کیا تھیں اور کس طرح کی زبان اور خیالات کا اُن میں رواج تھا۔ اگر ایک مرتبہ بھی ہم اِس بات کو ذہن نشین کرلیں تو پورانوں سے ہم اتنے مفید و کارآمد سبق سیکھ سکتے ہیں جو ہم کو اور کسی جگہ نہیں مل سکیں گے +

ابھی بہت دن نہیں گذرے۔ جب ہم اُردو کے بعض بعض قصوں کی کتابوں کو بڑے شوق کے ساتھ پڑھتے تھے۔ مگر بیس برس سے زیادہ نہیں ہوئے۔ اب نہ تو اُس زبان کو اچھا سمجھتے ہیں نہ اُن کتابوں کے ساتھ اُنس ہے اب نئی نئی تالیفات و تصنیفات کا عہد ہے۔ اور جس جس طرح دنیا کے مختلف حصوں کے باہمی تعلقات میں وسعت آتی جاتی ہے ویسے ہی نئے نئے خیالات کا رواج رہا ہے یا یوں کہو کہ پرانے خیالات نئے لباس پہن کر ہمارے سامنے آتے جاتے ہیں۔ کیا تھا کیا ہو گیا یہی تبدیلی ہمیشہ مذہبی دُنیا میں بھی ہوا کرتی ہے۔ اگر اس وقت پورانوں کا ملک میں رواج نہیں رہا تو اُس کا مضائقہ نہیں تھا۔ مگر غلطی یہ ہو رہی ہے کہ ہندو غلط فہمی کی وجہ سے اس مقدس لٹریچر کی جڑ میں اس طرح کلہاڑی مار رہے ہیں کہ جس کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے پوران معمولی کتابیں نہیں ہیں۔ نہ اُن کے بیانات معمولی ہیں۔ اُن کے قصے بھی

خاص طرح کی اہمیت رکھتے ہیں اِن میں سے بعض بعض پورانوں کی زبان بیحد شُستہ - پاکیزہ اور دلچسپ ہے کہ پہلے بھی کبھی ان سے زیادہ خوبصورت کتابوں کی ترتیب کا کسی کو موقع نصیب نہیں ہوا تھا - ان کی شاعری غضب کی ہے - ان کے النکار و استعارات کی تصویریں نہایت ہی حیرت انگیز ہیں اور اس لئے وہ خاص طور پر عزت کے ساتھ مطالعہ کئے جانیکے مستحق ہیں تاکہ ہم کو موقع نصیب ہو تاکہ اپنے اُن کی مدد سے موجودہ نسل کے آدمیوں کو اپنے قدیم بزرگوں کے بیش بہا خیالات کی میراث عطا کر سکتے +

پورانوں میں مقدس قصّوں کے سلسلہ میں جن قابل تعظیم دیوتاؤں کی تصویریں کھینچنے کا اہتمام ہے وہ بالکل فرضی بھی نہیں ہیں بلکہ کچھ اہمیت رکھتی ہیں لکھنے والوں کی نگاہ کے سامنے وہ تصویریں خیالی طور پر موجود تھیں وہ اُن کا انبھو کرتے تھے - کیونکہ جن کا پورانوں میں بیان ہے - وہ برہمانڈ میں خاص حیثیت رکھتے ہیں اور اپنے اپنے منڈل میں اُن کا رُوپ محیط بھی ہے - اگر تم ان کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ تمہارا قصور ہے - رُوحانی آنکھ جب تک عطا نہ ہو - تب تک کوئی شخص روحانی نظارہ نہیں دیکھ سکتا یہ بالکل غیر ممکن ہے - پورانوں ہی پر کیا مخصوص ہے - ہندوؤں میں ہمیشہ لطیف خیال کی کثیف لفظوں میں تصویر بنانے کا ہر جگہ اہتمام کیا گیا ہے ایسے انسان کم ہیں جو لطافت کے مضمون کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں - یہ سمجھ صرف معدودے چند آدمیوں کو حاصل ہے - اور اس لئے جو دُور اندیش سمجھ توجہ رکھنے والے اور انسانی جذبات سے باخبر ہیں - وہ لطیف شکل کو کثیف صورت میں منتقل کرنیکی تدبیر سوچتے ہیں تاکہ ہر شخص کسی طرح صفت

دیوتاؤں کی تصویروں میں نقص

کے جاننے کے قابل بنے۔ ہمارے یہاں راگ وراگنیوں تک کی تصویر بنائی گئی ہے
اور یہ تصویر فرضی نہیں ہے بلکہ جس طرح وہ ادا کیجاتی ہے وہ قدرت میں موجود ہتی
ہے۔ علم موسیقی کے دیوتا اپنی خاص صورت رکھتے ہیں اور اگر تم گانیوالے کے
لفظوں کے رُوح میں داخل ہوکر دیکھ سکتے ہو تو اُس کے ادا کرنیمیں وہ خط و
خال وہ رنگ و روپ جس کا لفظی نقشہ باندھا گیا ہے تم کو بہ آسانی نظر آسکیگا
اور تم کبھی اعتراض نہ کرسکوگے۔ اس نظر سے جہاں تم کو پورانوں کے مضامین
کے متعلق بزرگوں کی کہانیاں و روایات استعارات و النکاروں کے بیانات
اور معمولی انسانوں کے مذہبی جذبات کے اُبھارنے کی کوششوں کی نگاہ سے
دیکھنے کا حق ہے ساتھ ہی تم اُن کو براہ دیگیہ قدرتی تعلیم کا معقول سلسلہ بھی
کہہ سکتے ہو۔ اِن میں یہ اہتمام مدِ نظر رکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کے مزاج میں
ابھی تک بچّوں کی سی سادگی ہے اور عقلی قوے اتنے نشو و نما نہیں پاچکے
ہیں وہ مذہب کے مفاد سے محروم نہ رہجاویں۔ اور بتدریج اُن کے رُوح کا
رُخ ترقی کی جانب مائل رہے +

انسان کی بزرگی

انسان اس دُنیا میں خاص قسم کا وجود ہے۔ اُسمیں خلقت کے تمام مدارج
شامل ہیں۔ کائنات کا کوئی بھی نقشہ یا کسی طبقہ کا حصہ ایسا نہیں ہے۔ جو
انسان کے جسم میں عکسی اور جزوی صورت میں موجود نہ ہو۔ انسان درخت ہے
اس کو تم درخت کہہ سکتے ہو۔ یہ اُلٹا درخت ہے اس کی جڑ اوپر کی طرف ہے

انسان اُلٹا درخت ہے

سر اسکی جڑ ہے سر کے بال جڑوں کے نس و ریشے ہیں اور سر ہی میں غذا
کے جذب کرنے اور قدرت کے بھنڈار سے نمو و پرورش کے سامان حاصل
کرنیکی طاقت موجود ہے۔ ہاتھ پاؤں اُس کے دو دو پتے ہیں جو درختوں کی

شاخوں میں اُسی حیثیت سے نکلتے ہیں - جس طرح درختوں میں پھول پھل ٹہنی کے خاص حصہ میں پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی اسمیں بھی اہتمام ہے - اُس کا چمڑا درخت کے تنہ کے اوپر کا چھلکا ہے - چمڑے کے نیچے کا گوشت وہ گودا ہے جو چھلکے کے تلے رہتا ہے اُس کی ہڈیاں درخت کی ہیر ہیں ہڈیوں کے اندر جو گودا ہے وہ اس ہیر کے اندر کے رُس دار شے سے مشابہ ہے - جیسے انسان کے جسم میں خون ہوتا ہے ویسے ہی درختوں کا عرق ہے - اُس کے رگ و ریشے ہمارے نس و ناڑیوں سے بالکل مشابہ ہیں تم بلا خوف تردید اس کو اُلٹا درخت کہہ سکتے ہو - وہ سچ مچ اُلٹا درخت ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اُس کے نشو و نما کی حالت ذرا دگرگوں ہے - قدرت نے اسمیں زیادہ قابل جس حالت میں زندگی کے اظہار کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ متحرک ہے درخت غیر متحرک ہیں - نقشہ و رنگ و روپ وہی ہے - کاش اگر تم شیوجی کے منڈمال پر ذرا غور کرتے تو اس کے اُلٹے درخت ہونے کا تم کو پورا پورا الیقین ہو جاتا - اس مضمون پر ہم اپنے شیو پران میں بحث کرینگے - بالکل اسی طرح انسان کے خاکہ میں حیوان - جمادات - معدنیات - سورج - چاند - ستارے سب کا نقشہ موجود ہے - جو انسان میں آکر نمل ہوتے ہیں - انسان کی صورت در اصل ویراٹ پُرش کی صورت سے متماثل ہے اور یہ صورتیں جو برہما وشنو و مہیش کی بنائی جاتی ہیں - بالکل خیالی - فرضی و وہمی نہیں ہیں - عیسائیوں کے انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ "خدا نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا" وہ اس راز سے واقف نہیں ہیں کہ قدرت میں ویراٹ پُرش کی ساکار صورت ہے - اس لئے وہ بطرز دیگر اسکی تشریح و تاویل کرتے ہیں - کاش اگر وہ ہندوؤں کے مقدس نوشتہ جات سے مدد

لیتے ۔ اور خود قدرت کے کاروبار کا مطالعہ کرتے تو وہ اگر ایک طرف اصلیت
کی زیارت کر سکتے تو دوسری طرف پورانوں کے لامثال تعلیم کے قایل ہوتے مگر
ہم اِن غریب عیسائیوں کو کیا کہیں جنہوں نے ابتداً پورانوں کے خوشہ چین بنکر اپنے
مذہب کی بنیاد ڈالی اور پھر اُس کو علیحدہ اور مختلف بنانے و دکھانے کی کوشش
کی ۔ افسوس تو ان ہندوؤں پر ہے جو پورانوں کی ناحق مٹی پلید کیا کرتے ہیں ۔ اور
اُن کی جڑ پر کلہاڑی مارا کرتے ہیں ۔ اسی طرح تم اگر پورانوں کو گہری نگاہ سے پڑھو
تو تم دیکھو گے کہ سوائے ویدوں کے باقی دنیا کے تمام مذاہب خواہ وہ قدیم ہوں
یا جدید ۔ نہیں پورانوں کے قصہ کہانیوں سے پیدا ہوئے ۔ اور یہی وجہ ہے کہ
وہ سب کے سب بلا مستثنیات ان سے بھرے پڑے ہیں جو لوگ مختلف مذاہب
کے مقولات اور مقدس نوشتہ جات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں وہ بہ آسانی ہم سے
متفق الرائے ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے اُن سے ہم کو بحث کرنے کی نہ طاقت
ہے نہ لیاقت ہے اور نہ ہمارے پاس اتنا وقت ہے کہ مغز پچی کریں ۔ وقت آ
رہا ہے اور شاید اب قریب آگیا ہے ۔ جب سچے تحقیقات کرنیوالے مغز معنی کو
پہنچینگے اور اصلیت کا خود پتہ پا سکینگے +

مختلف قسم کے انسان

انسان میں مختلف قسم کی طبیعتیں موجود ہیں کوئی اُن میں بچہ ہے کوئی بالغ ہے
کوئی بوڑھا ہے ۔ بالغ اور بوڑھوں میں روحانی نقطہ نگاہ سے بچپن کے اوصاف
موجود رہتے ہیں ۔ ان کو فلسفہ کے باریک مسائل کی سمجھ نہیں ہوتی ۔ لاکھ کوشش
کرو ۔ مگر جب تک عقلی قوے مکمل نہ ہوں یہ باریک و لطیف مضمون کو نہ سمجھ سکیں گے
کیونکہ یہ بچے ہیں انکو ہی تعلیم اچھی طرح کنڈر گارٹن سسٹم کے موافق ہونی چاہئے ۔ اُن
کے ہاتھ میں گڈی و گڈے رکھو ۔ اور ان کے سلسلہ میں بھگتی بھاؤ کے سبق

کی تعلیم دو۔ اس طرح جو کچھ سکھایا پڑھایا جائیگا۔ وہ چند روز بعد اُن میں خاص اثر پیدا کریگا۔ وہ ایشور کے ساکار رُوپ کو سمجھ لیں گے نراکار رُوپ کو نہ سمجھ سکیں گے جب تک ساکار کی سمجھ نہیں آتی نراکار کی سمجھ آنی مشکل ہے۔ تمہارا جسم ساکار ہے۔ تمہاری رُوح نراکار ہے۔ بھلا جسم کے بغیر کوئی رُوح کی حقیقت کو سمجھ تو لے کہنے سننے کے لئے تم کو اختیار ہے جو چاہے وہ کہو۔ منطق چھانٹا کرو۔ مگر میں تو ایک آدمی بھی ایسا نہیں دیکھتا جو جسم کے بغیر رُوح کی اصلیت سمجھ سکتا ہے۔ رُوح کے سمجھانے کے لئے جسم کی مدد ضروری ہے۔ پہلے جسم کیطرف نگاہ پڑتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ غور و تمیز کی ترقی کے ساتھ رُوح کی حقیقت کے سمجھنے کیطرف خود بخود عقل مائل ہوتی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کے بزرگوں نے مقتضاء وقت کیموافق پورانوں کی تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ تاکہ ایک ہندو بھی مذہبی مفاہیم سے محروم نہ رہ جائے۔ اور اگر تم اس بات پر ذرا بھی دھیان دو تو تم مشکل سے ان پورانو کو بُرا کہنے کی جُرأت کر سکو گے۔ اِن کا انسان پر خاص احسان ہے۔ یہ تاریکی میں خاص طرح کے مشعل کا کام دیتے ہیں۔ جو عقلی و روحانی نگاہ سے ابھی بچے ہیں وہ بھی اِن کی روشنی سے پرماتما کے جلال کا نظارہ دیکھتے ہیں۔ جو زیادہ درجے والے ہیں اُن کو نہ صرف تفریح کا سامان میسر آتا ہے بلکہ ان کی مدد سے وہ سرشٹی کے تمام مدارج پر غایر نظر ڈالکر رُوح کے بلند و مرتفع طبقہ پر پہنچتے ہیں۔ کیا ایسی حالت میں پورانوں کی جڑ میں کلہاڑی مارتے رہنا مناسب ہے؟

پورانوں کی قدامت

ان پورانوں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ تاریکی و جہالت کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں اور بالکل نئے قسم کی تصنیفات ہیں۔ تم اس طرح کہو۔ میں ایسا نہ کہونگا نہ کہتا ہوں۔ یہاں تک تو میں مان لونگا کہ اُنکی زبان بہت پرانی نہیں ہے۔ ان کی

سنسکرت ویدوں وسوتروں کی سنسکرت سے مختلف ہے۔ مگر میں ان کو جدید کہنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوں اور کیوں؟ کیونکہ پورانوں کی جڑ ویدوں میں ہے۔ پورانوں کے روایات ویدوں میں ہیں۔ پورانوں کے مستعملہ الفاظ و محاورات سب براہ راست ویدوں سے آتے ہیں۔ اور اس کو بھی جانے دیجئے۔ کیا کبھی تم نے براہمن گرنتھ بھی پڑھے ہیں جو ویدوں کی مستند تفسیر ہیں؟ اگر تم نے صرف ایک شت پتھ براہمن ہی مطالعہ کیا ہے تو آؤ۔ میں بڑی آسانی کے ساتھ تم کو دکھا سکونگا کہ جن باتوں سے تم دور بھاگتے ہو۔ وہ ان تمام براہمن گرنتھوں میں موجود ہیں۔ یہ براہمن گرنتھ آدی پوران کہے جا سکتے ہیں۔ پورانوں کے قصہ کہانیاں و استعارات کے ماخذ منبع اور سرچشمہ یہ براہمن گرنتھ ہیں۔ پورانوں کو تو ایک طرف رکھو۔ عیسائیوں کے توریت کے قصے شت پتھ براہمن میں موجود ہیں۔ نوح کے سیلاب کا قصہ تمام و کمال اس گرنتھ میں موجود ہے وعلیٰ ہٰذا القیاس تم کہاں کہاں ہڑتال لگاؤگے۔ کس کس کا کھنڈن کروگے؟ اگر کھنڈن کرنے پر آتے ہو۔ تو پھر تمہارے پاس کچھ بھی نہ رہ جاویگا۔ تم کو نفرت و کراہیت کرنے کی ذرا بھی ضرورت نہیں ہے۔ دل میں دھرم کی تقدیس کو جگہ دو۔ اور ہمدردی کے ساتھ پوران اور براہمن گرنتھوں کو پڑھو۔ تاکہ حقیقت کا تماشہ دیکھ سکو۔ اُس وقت تم کچھ کے کچھ بن جاؤگے اور بہ آسانی تسلیم کرلوگے کہ پوران بالکل بے حقیقت اور فضول چیزیں نہیں ہیں بلکہ سمندر میں جس طرح کوڑیوں اور گھونگھوں کے ہوتے ہوئے موتی اور مونگے بھی رہتے ہیں ویسے ہی پورانوں میں چمکتے ہوئے ہیرے بھی جابجا بکھرے ہوئے ہیں +

یہ کوڑی اور گھونگے بھی بے حیثیت و بدحیثیت نہیں ہیں۔ کیونکہ قدرت

میں کوئی چیز فضول و رائگاں نہیں رہتی۔ یہ قدرت بڑی منتظم ہے بڑی عقیل ہے فضول و بے مصرف چیزوں کے پیدا کرنے سے اس کو چڑھ ہے۔ پرماتما کی سرشٹی میں ایک ایک سنگریزہ کسی خاص مقصد کیلئے موضوع ہوا ہے۔ سب اپنی اپنی جداگانہ اہمیت رکھتے ہیں اگر ایسا نہ سمجھوگے تو پھر مکمل پرماتما کی مکمل صفت پر نقص آئیگا اور وہ مکمل کبھی نہ سمجھا جائیگا۔ لوگ چاول کھانے کے شایق رہتے ہیں مگر دھان کے چھلکے کو دیکھ کر مُنہ سکوڑتے ہیں۔ اگر بغیر چھلکے اور پھولوں کے کہیں چاول پیدا ہوتے ہوں تو ہمکو دکھادو۔ ہم بھی تمہارے ساتھ ہوکر پورانوں کا بڑے زور شور کے ساتھ کھنڈن کرنے کیلئے تیار ہونگے۔ مگر یہ تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ ایسا نہ کبھی ہوا نہ ہوتا ہے اور نہ ہوگا۔ یہ سرشٹی ایسے ہی ہے۔ جہاں پھول ہے وہاں کانٹے بھی ہیں۔ کیونکہ کانٹے پھولوں کی محافظت کے لئے ضروری ہیں جواہرات کو ڈبہ میں بند رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ قدر و منزلت کے پایہ سے گرا ہوا رہیگا۔ اور اُس کی وقعت نہ ہوگی۔ گیان کی خوبی یہ ہے کہ وہ کرم کے ساتھ ہو۔ ورنہ گیان کو ٹھہرنے کے لئے جگہ نہ ملیگی۔ رُوح کے لئے کس قدر ضرورت ہے کہ وہ جسم کے کثیف پردوں میں چھپی رہے ورنہ رُوح کی سمجھ کیسے آویگی۔ تم رُوح۔ گیان اور پھول کو چاہتے ہو مگر کرم۔ جسم اور کانٹوں سے نفرت کرتے ہو۔ سرشٹی کی غرض کو مطالعہ کرو تاکہ تمہارے بھرم کا ناش ہو۔ اور تب تم غلط فہمی کے شکار نہ بنوگے۔ پورانوں میں جو باتیں تم کو بیہودہ بے معنی معلوم ہوتی ہیں اُن کی کچھ غرض بھی ہے۔ اگر یہ سب کے سب نکال دئے جائیں تو پھر وہ پوران کب ہونگے۔ اُن کا دوسرا نام ہو جائے گا۔ اور ویدوں کی صورت میں جھلکتے ہوئے نظر آئیں گے مگر جس طرح بہت کم آدمی رُوح کو بغیر جسم کی مدد کے سمجھ سکتے ہیں ویسے ہی ویدوں کو بغیر پورانوں کی مدد کے

نہیں سمجھ سکتے۔ ویدوں کے سمجھنے والے فطرتاً طبعاً اور قدرتاً کم ہوتے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو۔ جو روحانی نقطہ نگاہ سے ابھی بچے ہیں وہ ویدوں کی ماہیت سے بالکل نابلد رہیں؟ یہ سخت ظلم ہوگا۔ ایسا کبھی سوچنا نہ چاہئے۔ نظر کو وسیع کرو۔ سب وہاں پاری پنسیری نہیں ہوتے۔ ہر بات اپنے اپنے موقع پر اچھی لگتی ہے۔ جو عقلمند ہیں اور مغز معانی کی سمجھ رکھتے ہیں وہ ویدوں کیطرف رجوع رہیں اُن کو ہم کبھی مجبور نہ کرینگے کہ خواہ مخواہ پوران پڑھو۔ لیکن جو ویدوں کے لطیف منتروں کی سمجھ نہیں رکھتے اُن کو ویدوں سے کیا نفع پہنچیگا۔ ویدوں کے ایک ایک منتر کے وچار میں رشیوں نے عمریں کھپا دیں اور پھر بھی وہ کہتے ہی رہے کہ ہم کو پورا پورا عبور نہیں ملا۔ پھر ہم کیسے مان لیں کہ تمام انسان ویدوں سے یکساں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ وہ خاص خاص آدمیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ جن کے تمیز و گیان کی طاقت بڑھی ہوئی ہے اُن کو ویدوں سے سروکار رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ براہمن کشتری ویش کوئی بھی ہوں۔ وید بھگوان سب کیلئے ہیں۔ لیکن جو براہ راست ویدوں کو نہیں سمجھ سکتے اُن کے ہاتھوں سے پُوران کیوں چھنے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ پوران بطور خود ویدوں ہی کے مطالب کی کثیف لفظوں میں تشریح کرتے ہیں طرز بیان پہ نہ جاؤ۔ حقیقت کیطرف نگاہ رکھو اور تم میری مراد ذہن نشین کرسکوگے تم کہو گے۔ پورانوں میں اختلافات ہیں کوئی شیو کی اُپاسنا پر زور دیتا ہے کوئی وشنو کی بھگتی کا نغمہ گاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ صحیح ہے۔ مگر اختلافات کے طبقہ میں کیسے ممکن ہے کہ اختلافات نہ ہوں۔ جہاں رُوح نے اتنے جسمی قالب اختیار کر رکھے ہیں وہاں اختلافات کا رہنا امر لازمی ہے جو تم ہو وہ میں نہیں ہوں۔ گو ہماری اور تمہاری رُوح ایک ہے۔ نام اور روپ کی سرشٹی کا اقتضا

کیوں اختلافات ہیں

بھی یہی ہے کہ یہاں قدم قدم پر اختلافات ہوں - ذرہ ذرہ میں اختلاف پتّے پتّے میں اختلاف - ایک ہی قسم کے کاغذ لیتھوگراف کے پتھر پر چھپتے ہیں - مگر وہ ایک سے کہاں ہوتے ہیں کسی کی شکل کچھ بن جاتی ہے - کسی کی کچھ کسی کے حرف اُڑ جاتے ہیں - کسی کے زیادہ روشن رہتے ہیں - ایک ہی فوٹوگرافر ایک ہی شخص کی متعدد صورتیں کھینچتا ہے کیا یہ سب ایک سی ہوتی ہیں - رام رام کہو - ایسا یہاں ممکن ہی نہیں ہے - کیونکہ یہ سرشٹی کال بھگوان کی ہے - یہاں لمحہ لمحہ تبدیلی کا قانون کام کرتا ہے - کال چکرّ اس زور شور سے گردش میں ہے کہ آنکھوں کو خیرگی ہوتی ہے پلک پلک میں نقشہ کا نقشہ بدلجاتا ہے - تم چاہے اس کو نہ محسوس نہ کرو - میں محسوس کر رہا ہوں اور کرتا ہوں - اور مجھ کو ذرا بھی حیرت نہیں ہوتی - اختلاف کی دُنیا میں رہکر تم اس سے کیوں گھبراتے ہو - سامان پر نہ جاؤ - سدہانت پر نظر رکھو اور سارے بھرم دور ہو جائیں گے - مختلف تصویریں جسطرح ایک شخص کی صورت کا اظہار کرتی ہیں مختلف جلدوں سے جس طرح ایک کتاب کے مقصد کا انکشاف ہوتا ہے ویسے ہی یہ پوران بھی ایک ہی شخصیت کا بطرز جداگانہ گیت گاتے ہیں - سدہانت میں یہ سب ایک ہیں - فروعات و جزویات میں مختلف ہیں - اِن کی رُوح میں فرق نہیں ہے اِن کے جسم میں صرف فرق ہے - ایک ہی آدمی جس طرح وقت وقت پر طرح طرح کے لباس پہنتا ہے جس طرح رُوح نئے نئے قالب اختیار کرتی رہتی ہے اُسی طرح یہ پوران ایک ہی معبود کا خیال دلاتے ہیں - لباسوں کی نوعیت اور قالبوں کی بہتایت و کثرت سے آدمی میں و رُوح میں کیا فرق آتا ہے کیا تم اس کو بھی نہیں سمجھ سکتے ؟ +

ایک سبب تو یہ ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ ہر شخص کے مزاج میں یکسانیت

پہلا سبب

دوسرا سبب

نہیں ہوتی۔ کسی میں رجوگن کی ادھکتا ہے کسی میں تموگن پر دہان ہے۔ کسی میں ستوگن کی وشیشتا ہے۔ اور پھر ان میں بھی کمی و بیشی کے محسوس و غیر محسوس صورتوں کی وجہ سے ایک دو نہیں۔ بلکہ بیشمار قسم کی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جہاں یہ کیفیت ہو کیونکر کوئی شخص معبود کی پرستش ایک اصول پر کر سکتا ہے۔ جو جیسا ہوگا اس کا معبود بھی ویسا ہی ہوگا۔ سب کے معراج سب کے آدرش اور سب کے آئیڈیل جدا جدا ہونگے۔ سارے انسان ایک سے نہیں ہوتے کسی کو علم ریاضی کا شوق ہے کوئی قانون کے مطالعہ کا شائق رہتا ہے۔ تیسرا مصوری کے فن کا دلدادہ ہے وعلیٰ ہذالقیاس۔ اسی طرح مذہبی دنیا میں گُنوں کے امتزاج سے جس کی جیسی طبیعت واقع ہوئی ہے۔ وہ اُسی طرح اور اُسی خاص شکل میں مالک کی پوجا کریگا تم ہزار کوشش کرو۔ ایک ہی معبود کی پرستش سب کبھی نہ کریں گے نہ کر سکیں گے۔ جو شخص حکومت کے معراج کو سب کچھ سمجھتا ہے وہ اپنے معبود کو حاکم کی صورت میں قائم کریگا اور اس کو جبار۔ قہار۔ قادر مطلق۔ رُدر۔ مہاکال۔ بھیرو سمجھیگا جو شخص سُکھ و آنند و گیان کو سب کچھ سمجھ رہا ہے وہ پرماتما کو عادل۔ علیم۔ گیان رُوپ مانیگا۔ جو قانون۔ کرم اور نیتی کا دلدادہ ہے وہ اُس کو مُقنّن۔ منیتا ترتیب دہندہ۔ برہما۔ اور پروردگار تسلیم کریگا اور اُسی خیال و جذبہ کے موافق اُسکی پوجا ہوگی۔ پہلا تموگنی ہے دوسرا ستوگنی ہے تیسرا رجوگنی ہے۔ ان سب میں صرف جزویات و فروعات میں فرق ہے۔ فرق سدہانت میں کہیں نہیں ہے اور اس لئے جو وشنو ہے وہی شیو ہے اور وہی شکتی ہے۔ پوران ان سب بھگتوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی طبیعت کیموافق اس کی پرستش کے ارکان ادا کریں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جو سچائی و خلوص کے ساتھ کسی ایک کی

اِشٹ بناکر چلیگا - وہ آخری مقام تک کسی نہ کسی دن پہنچ جائیگا اور وہاں پہنچکر ایک ہو رہیگا +

اسلام و مسیحیت پر نظر

اختلافات کا مٹانا نہ صرف مشکل بلکہ غیر ممکن ہے - صرف میں ہی ایسا نہیں کہتا - تم ذرا قدرت کے کاروبار کو تو دیکھو - خود اس نتیجہ پر پہنچو گے - محمد صاحب نے بُت پرستی کی بیخکنی کی کوشش کی - اِسلام ننگی تلوار لیکر میدان میں آیا - بُت پرستوں کے سر گاجر و مولی کیطرح کاٹ دئیے - مگر حاصل کیا ہُوا؟ مسلمان ہزار ڈینگ ماریں مگر وہ ہندوؤں سے ہزارہا درجہ زیادہ بُت پرست ہیں - وہ سنگ اسود کو پوجتے اور بوسہ دیتے ہیں وہ چاہ زمزم کے پانی پینے میں نجات تلاش کرتے ہیں - وہ قبر و مزاروں پر جاکر دعا مانگتے ہیں - اُن میں تعزیہ داری ہوتی ہے - قرآن اُن کے گلے کا ہار ہے - وہ مردم پرست ہیں وہ شیخ پرست ہیں - وہ کعبہ و مدینہ پرست ہیں - اُن کی بُت پرستی کا ذکر کہاں تک کیا جائے - اسلام اپنے مشن میں سخت ناکامیاب ہوا - اور اسکی ناکامی و ناکامیابی دُنیا کی تواریخ میں نہایت افسوسناک - عبرتناک و حیرتناک واقعہ ہے یہی حال کم و بیش حضرت مسیح کا بھی ہُوا - یہ مورت پرست ہیں یہ تثلیث پرست ہیں یہ صلیب پرست ہیں یہ گرجا پرست ہیں - کلیسیا کے نشانات پر جان دیتے ہیں - تعویذ و دعاؤں کے کاغذ پڑھتے ہیں - غور کرو - کیا میں جھوٹ کہہ رہا ہوں اگر جھوٹ ہے تو بھائی! تم میری گوشمالی کر سکتے ہو - اور اگر حقیقت ہے تو میری طرح صرف حقیقت کی طرف رجوع ہو - میں بُت پرست نہیں ہوں مگر میں تم کو اصلیت کا تماشا دکھا رہا ہوں - میرے کہنے کا مطلب صرف اِتنا ہے کہ لاکھ کوشش کیجائے - جبتک انسان انسان ہے وہ اپنے طبعی میلان کے

موافق - اپنے گنوں کی کثرت و گھنے پن کے موافق - اپنے جذبات و محسوسات کے موافق ہمیشہ اسی قسم کا معبود تلاش کریگا - ہزار سر پٹکو - مگر تم اس اختلاف کے مٹانے میں ہمیشہ ناکامیاب رہوگے - کیونکہ اختلاف قدرت کی جان ہے +

پورانوں کے رچنے والے غضب کے دور اندیش اور نکتہ رس تھے - اُنکے تجربات وسیع تھے وہ انسان کے دلی میلان کی نبض کو ٹٹول سکتے تھے - اور اسلئے اُنہوں نے عالمگیر ہمدردی کے خیال سے متاثر ہوکر ان پورانوں کو تصنیف کیا - اور اسوجہ سے وہ ہمارے سچی تعظیم کے مستحق ہیں - تم پورانوں کو نہ مانو نہ اسکی ضرورت ہے نہ یہ میرا مقصد ہے مگر پورانوں کے لکھنے والوں کی قدر کرو اُن کی اعلےٰ ہمدردی و انسانیت کی داد دو - اور وسیع النظری سے دیکھو کہ ان کا اصلی مقصد کیا ہے +

اِن پورانوں میں خلطِ فاسد ضرور ہے - مابعد کے زمانہ میں ان میں بہت کچھ آمیزش کردیگئی - پورانوں کی نسبت کیا کہا جائے - گوسوامی تلسی داس جی کی رامائن جو قریب تین سو برس کے زمانہ کی تصنیف ہے - اسمیں کتنے چوپائی اور دوہے ملادئے گئے - جب لوگ واقف ہونے لگے تب کشیپک کی صورتوں میں اضافہ ہونے لگا - کتاب چھوٹی سی تھی اب بہت بڑی ضخیم ہوگئی اور نادانوں نے لوکش کانڈ ملاکر اور بھی اُس کی مٹی پلید کرنے کا اہتمام کیا - وہ خاص قسم کی زندہ کتاب ہے اسلئے اب تک زندہ ہے ورنہ اُس کی زندگی اس خلط بیجا کی وجہ سے کب کی چھین لیگئی ہوتی - پورانوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہوا ہے - اس کا سبب یہ ہے کہ سلطنتوں کے درہم برہم ہونے کی وجہ سے پنڈتوں کو ان کی حفاظت کا خیال نہیں رہا - کچھ پورانوں کے حصّے غائب ہوگئے - بعض بعض

پورانوں کے مصنف دور اندیش تھے

پورانوں میں خلط فاسد

میں اتنا بڑھا دیا گیا کہ اُنکی صورت بدل گئی - کسی کسی میں تو کچھ کا کچھ لکھ مارا جو اُسکی مراد کے بھی برخلاف جاتا ہے - اب وقت بھی نہیں رہا کہ اِن کی اصلاح کیجاسکے - مگر اتنا ہو سکتا ہے - جہاں کہیں اختلافات نظر آئیں وہاں بہ آسانی پتہ ملسکتا ہے کہ سمپرداوالوں نے اپنی عظمت جتلانے کیلئے کارستانیاں کی ہیں - ان کو پرکشپت مان لیا جائے *

ان پورانوں کی زبان بھی خاص قسم کی ہے - اِنہوں نے سنسکرت کی زبان کو بہت اچھا مانجھا دیا ہے اور دیو بانی کو نیچے کے طبقہ میں لاکر انسانوں کے خیالات وجذبات کے اظہار کا بہترین آلہ بنا دیا ہے - علم زبان کے محقق کو اُس کی ترقی کے مدارج کی تحقیقات میں بہت کچھ دلچسپ مطالعہ کا سامان مل سکیگا - ہم بطور خود اس پر زیادہ لکھنا نہیں چاہتے - اس کو دوسرے لائق آدمیوں کے حوالہ کرتے ہیں - ہاں اتنا کہے ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ پورانوں کی سنسکرت شری مدبھاگوت تک پہنچکر اتنی نکھر گئی ہے کہ اُس کی نزاکت اور لطافت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے بھاگوت کی زبان بہت ہی خوبصورت ہے اور اُسکی طرز تحریر بھی نہایت دلچسپ ہے زبان کی شستگی خیالات کی بلند پروازی - استعارات وتشبیہات کا استعمال عجیب لطف دیتا ہے یہ سنسکرت کی لاثانی کتاب ہے اور کئی پہلو سے قدر کے قابل ہے - وشنو پوران وغیرہ کی زبان بہت سلیس اور عام فہم ہے - اور اس قابل ہے کہ وہ لڑکوں کے نصاب میں داخل کیجائے - اِن پورانوں میں تین طرح کی زبانیں مستعمل ہیں اول لوکک بھاشا - دوسری وچیتر بھاشا تیسری سمادھی بھاشا - اور اِن کے سلسلہ میں تین طرح کے مضمون - ادھی دیوک - ادھی بھوتک اور ادھیاتمک لکھے گئے ہیں - اور جو لوگ پورانوں کو اصلی زبان

میں پڑھیں اُن کو لازم ہے کہ مطالعہ کے وقت اس بات کا لحاظ رکھیں کہ خاص خاص مضامین خاص خاص بھاشا کے ہیں اور اگر وہ اس طرح پڑھیں گے تو اُن کے اعتراضات خود بخود دور ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ ہر بھاشا کے اصطلاحات موقع و محل کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ معنی کیطرف اشارہ کرتے رہتے ہیں مثلاً پورانوں میں جو راجاؤں کی کتھائیں آتی ہیں۔ وہ لوکک بھاشا میں ہیں۔ کورم مرگ ونکل وغیرہ کتھائیں وچتر بھاشا میں ہیں۔ اور جہاں کہیں بھگوت چرتر یا بھگوت رہسیہ کی باتیں ہیں وہ سمادھی بھاشا میں ہیں اُسکو تم اس طرح بھی سمجھ سکتے ہو پنچ بھوتوں کے بیانات ادھی بھوتک۔ دیوتاؤں کی کتھائیں ادھی دیوک اور آتما کے متعلق حالات ادھیاتمک ہیں۔ یہ سب کہیں کہیں النکار میں بیان کئے گئے ہیں۔ النکار و استعارے دراصل انسانوں کی زبان ہیں۔ جن میں حقیقت کی تصویر کے انسانی صورت و شکل میں دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے +

پوران کیا ہیں

اب سوال یہ ہے کہ پوران کیا ہیں؟ پوران کی تعریف کرنا ذرا مشکل ہے کیونکہ اس لفظ کی پوری پوری وضاحت کا اہتمام نظر نہیں آتا۔ صرف امر سنگھ نامی مصنف اپنی مشہور و مستند لغت میں جو سنسکرت میں واقعی ایک نہایت نایاب کتاب ہے اور ایک جینی خواہ بودھ مصنف کے قیمتی علمی خدمات کی یادگار ہے اُن کی تعریف اس طرح کرتا ہے۔ کہ اُن میں پانچ قسم کے اوصاف ہیں۔ وہ پانچ اوصاف یہ ہیں (۱) ابتدائی پیدائش عالم (۲) سرشٹی و پرلے کا بیان (۳) دیوتاؤں کے شجرے اور اُنکی وضاحت (۴) منونتروں کی صراحت (۵) بادشاہوں کی تواریخ۔ وشنو۔ متسیہ۔ وایو اور دوسرے پورانوں میں بھی پوران کی تعریف

اس طرح کی گئی ہے :-

सर्गश्च प्रति सर्गश्च
वंशोमन्वन्तराणि च
वंशानु चरितं चैव-
पुराण पञ्च लक्षणम्

یہ پوران ہیں اور وہ کم از کم امر سنگھ کے زمانہ تک اسی معنی میں مانے جاتے تھے۔ امر سنگھ چونکہ وکرمادتیہ کے دربار کا مشیر و وزیر تھا۔ اس لئے اُس کو کم از کم ۵۶ برس قبل از مسیح سمجھنا چاہئے۔ مگر کیا یہ سب باتیں اِن پورانوں میں موجود ہیں؟ اس سوال کا جواب مثبت و منفی دونوں میں دیا جا سکتا ہے مگر تامل کے بعد۔ کیونکہ سواء دو ایک پورانوں کے باقی سب میں سارے انگ موجود نہیں ہیں۔ ایک وِشنو پوران البتہ اس قسم کا ہے کہ اُس میں ساری باتیں آگئی ہیں باقی اوروں میں نہ تو ساری باتیں ملینگی نہ اُن میں ایسی کوشش ہی کا سامان نظر آتا ہے جس سے مان لیا جائے کہ کمی و بیشی کے ساتھ اِس حد کے اندر رہنے کی اُن کی خواہش ہوئی ہو۔ پورانوں میں کرم کانڈ وغیرہ کا بہت کچھ شمول ہے۔ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان پورانوں کے بہت حصے رواج کی خرابیوں کے زمانہ میں ضائع ہو گئے اور بہت کچھ ان میں اضافہ کر دیا گیا وِشنو پوران اس معنی میں بہت مُستند اور قدیم پوران کہا جا سکتا ہے +

پورانوں کی تین قسمیں

اِن تمام پورانوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ راجسک۔ تامِسک۔ ساتوک۔ راجسک اس کو کہتے ہیں جس میں رجو گُن ہو۔ راگ و دویش۔ قوت طاقت حکومت و اختیار یہ رجوگن کے اوصاف ہیں۔ تامسک اُن کو کہتے ہیں۔ جن

میں تموگن ہو۔ بیفکری۔ مجہولیت ۔بے پروائی۔ اندھکار یہہ تموگن کے اوصاف ہیں۔ ساتوک اُن کو کہتے ہیں جن میں ستوگن ہو۔ خوشی سرور پرکاش وغیرہ ستوگن کے خواص ہیں۔ اس تقسیم کی مختصر صورت اس طرح قائم کیجاسکتی ہے

ساتوک پوران۔ وشنو۔ ناردیہ۔ بھاگوت۔ گرڑ۔ پدم۔ واراہ ہیں +

(۲) تامسک پوران متسیہ۔ کورم۔ لنگ۔ شیو۔ سکند۔ اگنی ہیں +

(۳) راجسک پوران۔ برھمانڈ۔ برہمہ ویورت۔ مارکنڈے۔ بھوشیہ۔ وامن۔ برہمہ ہیں +

ان میں سے ساتوک پوران ویشنو سمپرداء کی مقدس کتابیں ہیں۔ تامسک کا تعلق شیوؤں سے ہے۔ اور راجسک پوران شاکتک دھرم والوں کے ہیں۔ جس کی پردھان دیوی دُرگا ہے۔ یہ تقسیم قطعی نہیں ہے۔ میری دانست ایں کوئی ایسا زمانہ بھی شاید رہا ہوگا جب برھما کی پُوجا کا رواج تھا۔ اب برھما کی پرستش کا کہیں اہتمام نظر نہیں آتا۔ برھما رجوگن پردھان دیوتا ہے۔ اسکی جگہ اب شکتی نے لی ہے۔ جس کا زیادہ اور گہرا تعلق تانترک شاستروں سے ہے +

پورانوں کی تعداد

ان پورانوں کی تعداد اٹھارہ ہے۔ اِن کے علاوہ اُٹھارہ اُپ پوران بھی ہیں۔ مگر اِن کو وہ اہمیت نہیں دیجاتی۔ اٹھارہ پورانوں کی بالترتیب فہرست یہ ہے :۔

(۱) براہمہ (۲) پدم (۳) وشنو (۴) شیو (۵) بھاگوت (۶) ناردیہ
(۷) مارکنڈیہ (۸) اگنی (۹) بھوشیہ (۱۰) برہمہ ویورت (۱۱) لنگ
(۱۲) واراہ (۱۳) سکند (۱۴) وامن (۱۵) کورم (۱۶) متسیہ
(۱۷) گرڑ (۱۸) برہمانڈ +

براہمہ پوران

(۱) براہمہ پوران برہما اور مریچی کے درمیان مکالمہ ہے اور اسمیں دس ہزار شلوک ہیں۔ اس کے ابتدائی ادھیایوں میں منونتروں کا ذکر ہے اور سورج بنسی و چندر بنسی راجاؤں کی تواریخ ہے۔ جگن ناتھ جی کا حال اسی میں بیان کیا گیا ہے آخری ادھیایوں بلجاندی وغیرہ کا مہاتم ہے +

پدم پوران

(۲) پدم پوران میں سرشٹی کا برنن ہے۔ اس میں پچپن ہزار شلوک ہیں اس کے پانچ حصے ہیں کھنڈ میں سرشٹی۔ دوسری میں بھومی کھنڈ۔ تیسری میں سُورگ کھنڈ۔ چوتھے میں پتال کھنڈ۔ پانچویں میں اُتر کھنڈ کا بیان ہے اور آخری صفحوں میں کریا یوگ سار نامی ایک عجیب غریب رسالہ شامل ہے جس میں یوگ کی بدھی بیان کی گئی ہے +

وشنو پوران

(۳) وشنو پوران میں تیئیس ۲۳ ہزار شلوک ہیں اس کی ابتدا واراہ کلپ سے ہوتی ہے۔ اور آخر میں کرشن بھگوان کی تواریخ دیگئی ہے +

وایو پوران

(۴) وایو پوران میں سویت کلپ کے دھرم کا بیان ہے۔ اور رُدر مہاتم وغیرہ کا ورنن ہے۔ اس میں چوبیس ہزار شلوک ہیں +

بھاگوت پوران

(۵) شری بھاگوت پوران گایتری منتر سے شروع ہوتا ہے اور سارسوت کلپ کے واقعات کا ذکر ہے۔ اسمیں بارہ حصے اور ایک سو بتیس ۱۳۲ ابواب ہیں اور اٹھارہ ہزار شلوک ہیں اور یہ نہایت عجیب و غریب کتاب ہے جس میں فلسفہ۔ بھگتی وغیرہ کا مفصل ذکر آتا ہے اور وہ واسودیو پر وشواس رکھنے کی تعلیم دیتا ہے +

نارد پوران

(۶) نارد یہ پوران میں برھت بیں کلپ کے رسم و رواج کا بیان ہے اسمیں پچیس ہزار شلوک ہیں۔ اور اس کی تصنیف کا تعلق خود نارد سے بتایا

جاتا ہے جس کو ویاس بھگوان نے ترتیب دیا ہے +

مارکنڈیہ پوران

(۷) مارکنڈیہ پوران کی ابتدا پرندوں کے قصہ سے ہوتی ہے - جس میں مارکنڈیہ رشی نے کرم دھرم کی تعلیم دی ہے - اسمیں چھ ہزار نو سو شلوک تھے - اب صرف نو ہزار شلوک پائے جاتے ہیں +

اگنی پوران

(۸) اگنی پوران میں ایسان کلپ کے واقعات ہیں جن کو اگنی نے وسشٹ کو سنایا ہے - اسمیں سولہ ہزار شلوک ہیں - اور راماین و مہابھارت کے حالات کو خاص قسم کی اہمیت دیگئی ہے +

بھوشیہ پوران

(۹) بھوشیہ پوران میں سورج کی عظمت کا ذکر ہے اور اس کا تعلق اگھور کلپ سے ہے - اور زیادہ تر آیندہ زمانہ کے واقعات کی پیشینگوئیوں سے بھرا ہوا ہے اسمیں چودہ ہزار اور پانچسو شلوک ہیں - قصہ کہانیوں کے علاوہ اور پورانوں کی طرح اسمیں بھی نشدھ و بہت کرموں کی وضاحت کیگئی ہے +

برہم ویورت پوران

(۱۰) برہم ویورت پوران میں کرشن بھگوان کی بزرگی جتلائی گئی ہے اسمیں اٹھارہ ہزار شلوک ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ پوران ابتدا میں ساوانی رشی نے نارد کو سنایا تھا +

لنگ پوران

(۱۱) لنگ پوران میں زندگی کے مقصد - دھرم - ارتھ - کام - موکش کا ورنن ہے اسمیں گیارہ ہزار شلوک ہیں اور اس کے سنانیوالے خود برہما جی کہے جاتے ہیں اس کا کلپ ایسان کلپ ہے - اسمیں صاف صاف اور واضح طور پہ بتا دیا گیا ہے کہ لنگ کوئی قابل نفرت لفظ نہیں ہے اُس سے صرف روحانی نشان مراد ہے - اسمیں علاوہ اور باتوں کے گیان و یوگ کی بھی کچھ کچھ صراحت کیگئی ہے +

(۱۲) واراہ پوران کو وشنو نے واراہ کو سنایا ہے - اور اُس میں سرشٹی کے معمہ کے حل کرنے کی کوشش کیگئی ہے - اسمیں شیو اور دُورگا کے واقعات بھی قلمبند کئے گئے ہیں اور چوبیس ہزار شلوک ہیں +

(۱۳) سکند پوران کو کھٹ مُکھہ سکند جی نے سنایا ہے اور اس کا تعلق تات پُرش کلپ سے ہے اسمیں اکیاسی ہزار شلوک ہیں - یہ پوران در اصل بہت سے رسالوں کا مجموعہ ہے جن کو سنہتا - مہاتم - کھنڈ وغیرہ نام دئے گئے ہیں ان میں سے کاشی کھنڈ سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے اور کاشی کے مہاتم سے متعلق ہے - جگنناتھ پوری کا بھی اس میں بیان ہے سوت سنہتا کیموافق چھ سنہتا - پانچسو کھنڈ اور پانچ لاکھ شلوک ہونے چاہئیں +

(۱۴) وامن پوران میں برھما نے سرشٹی کے مقصد کی وضاحت کی ہے اور تریوکرم کی عظمت دکھلائی ہے - یہ شیو کلپ سے متعلق ہے اور اس میں دس ہزار شلوک ہیں +

(۱۵) کُورم پوران میں لکشمی کلپ کے واقعات سترہ ہزار شلوکوں میں بیان کئے گئے ہیں - ابتدا کورم یعنی وشنو کے کچھہ اوتار سے ہوتی ہے - مگر یہ وشنوُں کا نہیں بلکہ شیووُں کا پوران تسلیم کیا جاتا ہے اور شیو و شکتی کے بیان سے بھرا ہوا ہے - اس کے دوسرے حصہ میں ایشور گیتا اور ویاس گیتا پڑھنے کے قابل کتابیں ہیں +

(۱۶) متسیہ پوران میں سات کلپ کے واقعات بیس ہزار شلوکوں میں گائے گئے ہیں اور وشنو نے مچھہ اوتار کی حالت میں اُس کو سنایا ہے +

(۱۷) گرڑ پوران کو وشنو بھگوان نے گرڑ کلپ میں اُنیس ہزار شلوکوں میں

واراہ پوران

سکند پوران

وامن پوران

کورم پوران

متسیہ پوران

گرڑ پوران

بیان کیا ہے - اسمیں کئی قسم کے علوم کا ذکر ہے مثلاً سامدرک - جوتش - پارس پتھر ادویات وغیرہ - اس کے پربت کلپ ہیں مرتنک سنسکار وغیرہ کا ذکر ہے +

(۱۸) برھمانڈ پوران میں بارہ ہزار اور دوسو شلوک ہیں اور برھما سے متعلق ہے +

برھمانڈ پوران

یہ اٹھارہ پورانوں کی مجملی فہرست ہے - میں نے چاہا تھا کہ ان سب کے مضامین کی صراحت ذرہ اور وضاحت کے ساتھ کر دیجاتی - مگر چونکہ دیباچہ کو ضخیم بنانا منظور نہیں تھا صرف اپنے ہی پر اکتفا کیگئی +

ان کے سوا جو اٹھارہ اُپ پوران ہیں اُن کے نام یہ ہیں :-

اُپ پوران موافق دیوی بھاگوت

(۱) سنت کُمار (۲) نرسنگھ (۳) نارد یہ (۴) شیو (۵) دُرباسا (۶) کپل (۷) مانو (۸) اُوسنس (۹) واُرنا (۱۰) کالیکا (۱۱) سامب (۱۲) نندی (۱۳) سَور (۱۴) پراسر (۱۵) آدتیہ (۱۶) مہیشور (۱۷) بھاگوت (۱۸) وسشٹ +

یہ فہرست دیوی بھاگوت میں موجود ہے - جس کو بعض لوگ اصلی پوران کہتے ہیں - اور شری بھاگوت کو اُپ پوران بتاتے ہیں +

اُپ پوران موافق دیوا کھنڈ کے

دیوا کھنڈ میں دوسری طرح کی فہرست دیگئی ہے جو اس سے مختلف ہے - اس میں اُپ پورانوں کے نام بالترتیب اس طرح پر آئے ہیں :+

(۱) سنت کمار (۲) نرسنگھ (۳) نندا (۴) شیو دھرم (۵) دُرباسا (۶) بھوشیہ (۷) کپل (۸) مانو (۹) اُوسنس (۱۰) برہمانڈ (۱۱) وارونا (۱۲) کلکی (۱۳) مہیشور (۱۴) سامب (۱۵) سَور (۱۶) پاراسر (۱۷) بھاگوت (۱۸) کورم

یہ مضمون چونکہ عالموں و محققین سے متعلق ہے میں اُس پر بحث کرنا غیر ضروری سمجھتا ہوں +

پورانوں کے مصنف

ان سب پورانوں کے مصنف یا ترتیب دہندہ ویاس جی کہلاتے ہیں جو مہابھارت کے زمانہ میں گذرے ہیں اور جن کا نام کرشن دویپاین ہے مگر چونکہ سارے پورانوں اور اُپ پورانوں کی نہ تو زبان ایک سی ہے۔ نہ طرز بیان ایک سا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کسی ایک مصنف کی تصانیف ہیں۔ ویاس دراصل ایک قسم کا علمی خطاب ہے اس لئے اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ مختلف ویاسوں کے لکھے ہوئے ہیں تب بھی ان کی تقدیس میں فرق نہیں آتا +

میری غرض

یہ فہرست بآسانی ذہن نشین کرا سکتی ہے کہ پورانک لٹریچر کم نہیں ہے اور اُس میں بہت کچھ سامان اس قسم کا موجود ہے جو قابل غور و قابل مطالعہ ہے +

میں بطور خود پورانوں کو ہندوؤں کے لئے قیمتی ورثہ سمجھتا ہوں۔ مانا اُن میں بہت سی باتیں ایسی ملینگی جو آج کل کی طبیعتوں کو اپیل نہیں کر سکتیں تاہم کچھ نہ کچھ اُن کے خیالات کی اشاعت ہندوؤں کے لئے مفید ثابت ہوگی +

وشنو پوران کی اشاعت کی التماس

اس خیال سے میں وشنو پوران کو اپنی عبارت میں نذر کرتا ہوں میری خواہش تھی کہ میں اس کا اُردو میں لفظی ترجمہ کردوں۔ مگر چند دوستوں نے منع کیا۔ کیونکہ ہندی بھاشا میں ترجمے موجود ہیں۔ اس لئے اُن کے اصرار پر میں اسکو اپنی سادہ زبان میں پیش کش کرنے کی جُرأت کرتا

ہوں۔ یہ سرسوتی بھنڈار کے سلسلہ میں میرے علمی خدمت کی پہلی قسط ہے۔ اگر ہندوؤں نے اس کو پسند کیا تو مجھ کو اور پرانوں کے نذر کرنے کی جُرأت ہوگی ؛

دفتر سادھو لاہور۔
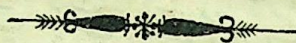
شیو برت لال

وشنو پوران

پہلا انش

پہلا ادھیاء

اوم نمو واسو دیوائے۔ اے پُنڈریکاکش! تم کو نمسکار ہے۔ اے وِشو بھاون! تم کو نمسکار ہے۔ اے رشی کیش۔ مہاپُرش اور پورو جا! تم کو نمسکار ہے + وِشنو جو ست۔ اکشر۔ برہمیشور۔ پُرش۔ اپنے گنوں کی ترنگوں سے اِس سنسار کی سرشٹی پالن اور ناش کرتے ہیں اور پردھان پرکرتی کے دوارا بُدّھی آدی کو اُتپن کرتے ہیں ہم لوگوں کو گتی بھوت مُکتی دیں۔ سنسار کے سوامی وشنو برہما آدی اور گورو کو پرنام کر کے ہم اس پوران کو کہتے ہیں جو ویدوں کے انوسار ہے میتریہ نے پاراسر کو جو مہاگیانی اور وسشٹ کے پوتے تھے اور پوران اتہاس وید۔ ویدانگ دھرم شاستر آدی جانتے تھے نمسکار کر کے بولے کہ اے گورو مہاراج! ہم نے آپ سے سارے وید۔ دھرم شاستر پڑھے اور اس یوگ ہیں

کہ اپنے ساتھ بیر رکھنے والوں کو بھی سب شاستر پڑھا وینگے - اور نہ ہم کوا یوگ
کہہ سکیں گے - اب ہم کو اس بات کے جاننے کی اِچھیا ہوئی ہے کہ یہ سنسار کس
طرح پرگٹ ہوا - برہمہ کا تتو کیا ہے - کس سے چراچر اُتپن ہوئے - کس میں لے
ہو جاتے ہیں کس میں رہتے ہیں آن کی - دیوتاؤں کی - سمدر - پربت - پرتھوی
سورج آدی کی اُتپتی - اُن کے ٹھہرنے کی جگہ اور ان کا پرمان و دیوتاؤں کے
بنس - منو - منونتر - کلپ - وکلپ - چاروں یُگوں کے اُلٹ پلٹ - کلپانت
کا سروپ - یُگوں کے انت - دیو - رشی - اور راجاؤں کے چرتر - ویاس کے
ہوئے وید شاکھاؤں کا الگ ہونا - براہمن آدی ورن - آشرم - دھرم - یہ
باتیں آپ مکھ سے سنیں آپ ہم پر پرسن ہو کر اس کا ورنن کیجئے +

پاراشر رشی بولے میتریہ! تم نے بہت اچھا کیا - جو مجھ کو اس بات کی
دلائی - مجھ کو میرے دادا وِسشٹ نے یہ پرکرن سنایا تھا - جس وقت راکشس
نے میرے پتا کا ناش ملا دیا تھا - مجھ کو بڑا غصہ آیا - میں نے راکشسوں کے
برباد کرنے کے لئے یگیہ کرنا شروع کیا - جس سے راکشس برباد ہو گئے - اُس
وقت وِسشٹ نے آکر کہا - کہ اے پیارے! غصہ کو جانے دو - اتنا غصہ کر
مناسب نہیں ہے - اسمیں راکشسوں کا قصور نہیں ہے تیرے باپ کی بد
قسمتی معاملہ ہے - صرف نادان آدمی غصہ کرتے ہیں - دانا آدمی کو غصہ نہ
کرنا چاہیئے - کون کس کو مارتا ہے - ہر شخص اپنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے
اے بیٹے! غصہ کرنے سے آدمی کا سب کچھ برباد ہو جاتا ہے - شہرت - جپ
تپ سب کا ناش ہو جاتا ہے - اور موکش پد کی پراپتی نہیں ہوتی - مہرشی لوگ
ہمیشہ غصہ سے نفرت کرتے ہیں اور اُس کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتے

وان راکشسوں کو برباد نہ کر۔ چھما کرنا دھرم ہے +
میں نے اپنے معزز دادا کی بات سُن کر یگیہ کو ختم کر دیا۔ اور وسشٹ مجھ سے
خوش ہو گئے۔ تب پُلستیہ رشی برہما کے لڑکے آئے۔ وسشٹ نے اُن کی
بھگت کی۔ اور پُلستیہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "چونکہ غصہ کی حالت میں
تم نے اپنے دادا کی بات سُنی۔ اور رحم کیا ہے اس لیئے تم کو وِدّیا کا ادھکار ہے
تم نے میری اولاد کی بربادی کیطرف سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ میں تم کو بردان دیتا
ہوں۔ کہ تم پورانوں کے خلاصہ کے مصنّف ہو گے۔ تم دیوتاؤں کی اصلیّت کو
سمجھو گے۔ اور چاہے تم دھرم کرم کرو خواہ نہ کرو۔ میری مہربانی سے تم مکمّل
انسان بن جاؤ گے اور تمہارے تمام شکوک رفع ہو جائیں گے۔ میں جو کچھ تم سے
کہتا ہوں وہ یقیناً سچ ہو گا" +

جو کچھ مجھ سے وسشٹ اور پُلستیہ نے کہا تھا۔ تمہارے سوال کرنے سے
اسکی یاد دہانی ہوئی۔ اور میں تم سے سب کچھ بیان کرونگا۔ تم پورانوں کے جوہر کو
سنو۔ یہ جگت وشنو سے پیدا ہوا ہے اُسی میں رہتا ہے اور اُس کی پیدائش
اور لے اُسی میں ہوتا ہے وہ آپ جگت روپ ہے +

دوسرا ادھیائے

پراشر مُنی بولے۔ شُدّھ۔ پوتر۔ نت وشنو کو نمسکار ہے۔ وہی اس جگت کا تتّو
جپ ہے۔ وہی قادر مطلق۔ ہرینہ گربھ ہری۔ اور شنکر ہے۔ وہی پیدا کرنیوالا۔ حفاظت
کرنے والا اور سنگھار کرنے والا ہے۔ وہی واسودیو اپنے بھگتوں کا موکش دینے
والا۔ وہی پرم تتّو ہے۔ وہی ایک اور انیک ہے وہی سوکھشم اور استھول ہے

اور وہی وِشنو جو سرشٹی ستھتی اور پرلے کا کارن ہے۔ جو جگت کی جڑ ہے جو جگت میں ویاپک ہے اُس کو نمسکار ہے +

اُس کو کون بیان کر سکتا ہے۔ اُس کو اندریوں کی مدد سے نہیں جانا وہ سب سے بڑا۔ اجنما۔ اجر۔ امر۔ رِت۔ ویاپک ہے۔ اُسمیں سب کچھ بستا اِسی لئے اُسکو واسودیو کہتے ہیں۔ وہ برہمہ۔ لافانی۔ ایک و مکمل ہے۔ و برہمہ سب کچھ تھا۔ اُس نے اپنے ویکت اور اویکت روپ کو دیکھا۔ وہ پُر اور کال کی صورت میں تھا۔ پُرش اُس مہان آتما کی پہلی شکل ہے۔ اُس ویکت اور اویکت پیدا ہوئے اور کال سب سے پیچھے ہُوا۔ اُسکی چار حالتوں پردھان۔ پُرش۔ ویکت اور کال کو گیانی وشنو ہی سمجھتے ہیں انہیں سے ر ہوتی ہے اور یہی سرشٹی کے اُتپتی۔ استھتی اور پرلے کے سبب ہیں۔ وشنو چونکہ سب کچھ ہے۔ لڑکے کیطرح اُنہوں نے اس کھیل کو رچا +

پردھان مول ہے۔ اِسی کو گیانی پرکرتی کہتے ہیں وہ ہے بھی او بھی ہے لامحدود۔ لایزال۔ لطیف۔ اسمیں نہ شبد ہے نہ سپرش ہے۔ نہ ر ہے نہ روپ ہے اُسمیں تین گُن ہیں جو جگت کی ماتا ہیں۔ اُسکی ابتدا نہ اور سب کچھ جو پیدا ہوتی ہیں اُسی میں بستی ہیں۔ اِسی تتو سے پرلے کے سب کچھ پیدا ہوتا ہے۔ براہمن جو ویدوں کے جاننے والے ہیں ویدوں منتروں کی اسی طرح تاویل کرتے ہیں وید کہتے ہیں " نہ اُسمیں دن تھا نہ تھی۔ نہ آکاش تھا نہ پرتھوی تھی۔ سوائے ایک کے کچھ نہیں تھا۔ اس جو برہمہ اور پُم (جیو) اور پردھان ہے بُدھی نہیں سمجھ سکتی۔ اس وشنو کے روپ پردھان اور پُرش ہیں جو لطیف نگاہ کے لحاظ سے اُس سے نیارے

اور جس چیز سے یہ دونوں آپس میں گتھے رہتے ہیں وہ کال ہے" پرکرتی میں سرشٹی کا تمام سامان لطیف شکل میں موجود رہتا ہے - کال کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا ہے - اور اسی کے سہارے میں سرشٹی ستھتی اور پرلے ہوا کرتی ہے - پردھان میں تین گن سامیہ اوستھا میں رہتے ہیں - جیو اس سے نیارے ہیں - اور یہ سب وشنو میں جو کال ہے لین رہتے ہیں - پھر برہم جو پرماتما ہے اور جو سارے برہمانڈ کا سوامی ہری وہ اپنی اچھیا سے پرکرتی اور جیو میں ملا ہوا سرشٹی کرتا ہے - اس کا پیدا کرنا کسی غرض سے نہیں ہے بلکہ جس طرح قدرتی طور پر پھول سے خوشبو خارج ہوا کرتی ہے اسی طرح وہ سرشٹی کے تتوں کو متحرک و متاثر کر دیتا ہے - وہ خود حرکت ہے اور جس شے کو حرکت دیتا ہے وہ بھی وہی ہے - کیونکہ پرکرتی کے تتو میں رہتا ہے اور سکڑنے و پھیلنے کے وقت بھی اس سے علیحدہ نہیں ہوتا - اور وہی برہما وغیرہ دیوتاؤں میں جو دیکت کی صورتیں ہیں رہتا ہے +

پرکرتی کے سامیہ اوستھا سے جسمیں تین گن یکسانیت کی حالت میں رہتے ہیں سرشٹی کے وقت جو پہلا تتو پیدا ہوتا ہے اس کو مہت یا بدھی کہتے ہیں - اسمیں تینوں گن ست - رج - تم کا اظہار ہوتا ہے - اس بدھی سے پھر اہنکار اُتپن ہوتا ہے - اور اسی سے بھوت (عنصر) و گیان اندریوں کی اتپتی ہوتی ہے - اس اہنکار سے پہلا تتو جو پیدا ہوتا ہے شبد ہے شبد سے آکاش ہے - جس کا گن شبد ہے - آکاش سے سپرش پیدا ہوتا ہے جو اپنی کثیف شکل میں وایو یعنی ہوا بنجاتا ہے اور جس کا گن سپرش ہے - اسمیں آکاش بعد شبد کے محیط رہتا ہے - وایو سے پھر روپ پیدا ہوتا ہے جو اپنی

باری پر اگنی کی صورت میں ظہور کرتا ہے - اور جس کا گُن رُوپ ہے - اِس
میں وایو اپنے گُن سپرش کے ساتھ محیط رہتا ہے - اگنی سے رس پیدا ہوتا ہے
جسمیں تمام قسم کے لذّات و ذائقے رہتے ہیں اور جس کی ظاہری صورت
پانی کی ہے - پانی سے گندھ پیدا ہوتا ہے - اور یہی گندھ (خوشبو یا بدبو)
پرتھوی کی شکل میں ظہور کرتا ہے جس کا گُن گندھ ہے - یہ شبد - سپرش - رُوپ
رس - گندھ - تنماترا یعنی لطیف عنصر - سوکشم بھوت کہلاتے یہ سوکشم بھوت
بطور خود نہ شانت ہیں نہ موڑہ ہیں نہ گھور ہیں یہ گُن اِن میں نہیں ہیں ا
سب اہنکار سے پیدا ہوتے ہیں - اور اِسی تتّو سے اندریاں اور اُن کے د
رج - اور تم اور ست سے ملکر پیدا ہوئے - من اِن میں گیارھواں ہے اند
دس ہیں - اُن میں سے پانچ کان - توچا (چرم) - آنکھ - زبان (ذائقہ) اور
ناک ہیں - یہ بُدھی سے ملکر شبد سپرش رُوپ رس گندھ کا گیان حاصل کرتی
ہیں - پانچ دوسری اندریاں زبان (قوت کلامیہ) ہاتھ - پاؤں - اُپستھی (آلہ تناسل)
گدا (مقعد) ہیں ذائقہ لینا - پکڑنا - چلنا - پیدا کرنا - مل تیاگ کرنا اُن کے
بالترتیب کام ہیں [1] +

آکاش - وایو - تیج - جل - پرتھوی - اپنے گُن یعنی تنماتراؤں کے ساتھ
علیحدہ علیحدہ تھے - اُن میں اُن کے خاص وصف - شانت - موڑہ - اور گھور
موجود تھے - مگر چونکہ الگ الگ تھے اس لئے بغیر ملے جُلے وہ رچنا نہیں
کر سکتے تھے - اس لئے ایک دوسرے سے مل گئے - اور اُن کی ملونی سے ایک

[1] یہ سرشٹی کرم سانکھیہ فلاسفی سے مشابہ ہے صرف جُزوی اختلاف ہے اسکی مزید صراحت
و وضاحت کے لئے دیکھو سانکھیہ فلاسفی کا مختصر رسالہ جو ہیں نے لکھا ہے اور جس کی
قیمت صرف ۱۰/ ہے - بھارت لٹریچر کمپنی لاہور فروخت کرتی ہے + (شیو)

خاص قسم کے اتحاد کی صورت پیدا ہوئی - اور وہ پُرش و پرکرتی کی دیا سے
بُدھی وغیرہ اور دوسرے ستھول تتوں کے میل سے انڈا بنگیا - اور پانی کے
بُلبلے کی طرح پھیل گیا - اِس انڈے میں جو تتّوں کی مرکب حالت سے بنا تھا
وشنو برھما کیصورت میں قائم ہُوا - یہ گربھ (حمل) میرو پربت کی طرح لمبا
چوڑا تھا - اور جیسے بڑے سمندروں میں گہرائی ہوتی ہے - اُس میں بھی گہرائی
تھی - اِسی انڈے میں سیارے - برہمانڈ کے حصّے دیوتا - راکشس اور مُنشیہ
تھے - اور یہ انڈا سات خولوں یعنی پانی ہوا - آکاش - تیج - اہنکار - بدھی اور
مُول تتّو سے گھر گیا - وہ ناریل سے مشابہ کیا جا سکتا ہے جس کے اندر گودا
و بیج رہتا ہے اور اوپر چھلکے سے منڈھا رہتا ہے +

رجوگن سے متاثر ہوکر ہری وشنو نے برہما کا رُوپ دھارن کیا اور
دُنیا کی پیدائش میں مصروف ہوئے - وشنو ست کی وساطت سے جگت
کا کلپ کلپانتر پالن کرتے ہیں - اور وہی جنارون تم کی وساطت سے رُدر
کی خوفناک صورت میں سنگھار کرکے سب کا ناش کر دیتے ہیں اور سرشٹی ناش
ہو کر سمندر کی صورت ہو جاتی ہے اور وشنو اس میں رہکر شیش ناگ[۱] کے
سیج پر آرام کرتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد بیدار ہوکر پھر برھما کی صورت
میں جگت کو رچتے ہیں +

وہی بھگوان برھما وشنو مہیش ہیں وہی پیدا کرتے پالتے اور ناش
کرتے ہیں - صرف نام کا فرق ہے - وہی سُکھ کے سرچشمہ ہیں اور سرب ورشی

[۱] شیش ناگ سے مراد در اصل بھگوان کے اُس اپار شکتی سے ہے جو اُن میں لبٹی ہوئی
ہے اور سمندر کا بھی خیال النکار محض ہے - پوران در اصل النکاروں میں اپنا مقصد بیان کرتے ہیں

سرو کرتا ہیں ؂

تیسرا ادھیاء

میتریہ نے کہا - برہمہ کوئی گُن نہیں ہے وہ اننت ہے شُدھ ہے اور نرمل
ہے - اُس سے کیسے اُتپتی ہو سکتی ہے ؟ ؂
پراشر نے جواب دیا - ہر چیز کی خاصیت اُس میں موجود رہتی ہے برہمہ میں
سینکڑوں اوصاف پیدا کرنے کے ہیں جس طرح گرمی آگ کی خاصیت ہے
اور وہ اُس سے جدا نہیں ہے ویسے ہی برہمہ کا حال ہے - اُس میں بھی
سرشٹی وغیرہ کرنے کی شکتی رہتی ہے جو اُس سے علیحدہ نہیں ہے جس طرح
نارائن نے برہما کی صورت میں جگت کو رچا ہے اُس کا حال تم مجھ سے سنو
برہما کے پیدائش کی اصطلاح سے صرف اُس کا ظہور مُراد ہے - اُس
کی عمر سو برس کی ہوتی ہے جس کو پر کہتے ہیں اور اس کا آدھا پرارددہ کہلاتا
ہے - کال بھی وشنو کا ایک روپ ہے اور اُس کی صراحت اس طرح پر ہے
آنکھ کی پلک کے پندرہ مرتبہ جھپکنے کو کاشٹھا کہتے ہیں تیس کاشٹھا کا ایک کلا
ہوتا ہے تیس کلا کا ایک مہورت اور تیس مہورت کا ایک دن اور ایک رات
آدمیوں کی ہوتی ہے - ایسے تیس دنوں کا ایک مہینہ ہوتا ہے چھ مہینوں کا
ایک آین ہوتا ہے - اور سورج کے اُتر اور دکن کیطرف جانے سے دو آین
کا ایک سال ہوتا ہے - دکشن آین کی رات اور اُتر آین کا دن دیوتاؤں کا ہوتا
ہے دیوتاؤں کے ایسے بارہ ہزار برسوں کے جن میں تین ساٹھ دن ہوتے

ہیں) کے چار یُگ ہوتے ہیں۔ ان جُگوں کی تقسیم اس طرح ہے۔ ست جگ دیوتاؤں کے چار ہزار برس کا۔ ترتیا تین ہزار برسوں کا دواپر دو ہزار برسوں کا اور کلی یُگ ایک ہزار برسوں کا ہوتا ہے۔ یُگ کے پہلے جو وقت آتا ہے اُس کو سندھیا کہتے ہیں ایک سندھیا اُتنے ہی سو سالوں کی ہوتی ہے۔ جتنے ہزار برسوں کے یُگ ہوتے ہیں۔ سندھیا اور سندھیانش کے درمیان کا زمانہ یُگ کہلاتا ہے ست یُگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ کلی یُگ کو چار جُگ کہتے ہیں ایسے ایک ہزار یُگوں کا برہما کا ایک دن ہوتا ہے اور اس برہما کے ایک دن میں چودہ منو راج کرتے ہیں ＊

سپت رشی۔ دیوتا۔ اندر۔ منو۔ راجے اور اُن کے لڑکے جس ایک زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں اُس کو منونتر کہتے ہیں۔ چار یُگوں کو اگر اکہتر سے ضرب دیا جائے اور اُس میں اور سال بڑھائے جائیں تب اُس کو منونتر کہینگے۔ یہ ایک منو کا عہد ہے یہ دیوتاؤں کے ۸۵۲۰۰۰ و آدمیوں کے ۳۰۶۷۲۰۰۰۰ برس کے برابر ہوتا ہے۔ اس میں اور وقت شامل نہیں ہے اس زمانہ کو اگر چودہ سے ضرب دیا جائے تو برہما کا ایک دن ہوگا۔ اس دن کے ختم ہو جانے پر سرشٹی نے ہو جاتی ہے تینوں لوک پرتھوی اور تمام وسیع کُروں کو اگنی بھسم کر دیتی ہے مہرلوک کے رہنے والے (جو باقی رہجاتے ہیں) گرمی سے پریشان ہو جاتے ہیں اور جن لوک کو چلے جاتے ہیں تب ترلوکی ایک سمندر بنجاتی ہے اور برہما جو نارائن سے الگ نہیں ہے سیس ناگ پر سوتا ہے۔ اور پھر جن لوک کے تپسویوں و یوگیوں کے دھیان کرنے سے اتنے ہی برسوں کی ایک رات جتنے برسوں کے اُس کے دن تھے سو کر جاگتا ہے

اور پھر سرشٹی کرنے لگتا ہے - ایسے ۳۶۰ دن اور رات سے برہما کا ایک برس ہوتا ہے اور اُسکی عمر ایسے سو برسوں کی ہوتی ہے اُسکی آدھی زندگی یعنی پراردھ مہا کلپ کہلاتی ہے اور جس کو پادم کہتے ہیں ختم ہو چکی یہ دوسری آدھی زندگی کا کلپ ہے جو واراہ کہلاتا ہے لے +

لے ایک چترینگی یعنی ست یُگ - ترتیا - دواپر - کل یُگ کا حساب :-

ست یُگ -	۴۰۰۰ برس
سندھیا -	۴۰۰
سندھیانش -	۴۰۰
	۴۸۰۰

ترتیا یُگ -	۳۰۰۰
سندھیا -	۳۰۰
سندھیانش -	۳۰۰
	۳۶۰۰

دواپر یُگ -	۲۰۰۰
سندھیا -	۲۰۰
سندھیانش -	۲۰۰
	۲۴۰۰

کلی یُگ -	۱۰۰۰
سندھیا -	۱۰۰
سندھیانش	۱۰۰
	۱۲۰۰

اگر ان دیوتاؤں کے چترینگی کو ۳۶۰ سے ضرب دیں (آدمیوں کے ۳۶۰ دنوں کا دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے) تو آدمیوں کے یگوں کے حساب سے مہایگ ہوگا +

۴۸۰۰ × ۳۶۰ = ۱۷۲۸۰۰۰

۳۶۰۰ × ۳۶۰ = ۱۲۹۶۰۰۰

۲۴۰۰ × ۳۶۰ = ۸۶۴۰۰۰

۱۲۰۰ × ۳۶۰ = ۴۳۲۰۰۰

مہا یُگ ۴۳۲۰۰۰۰

چوتھا ادھیاء

میتریہ نے کہا - اے مہرشی! اب آپ فرماؤ کہ اس کلپ کے شروع میں برمہاجی نے جو نارائن ہیں مخلوقات کو کس طرح پیدا کیا؟ +

پراشر نے جواب دیا - سُنو - میں تم سے بیان کرونگا کہ پرجاپتی برہما نے کیسے سب کو پیدا کیا - جب پادم کلپ گذر گیا - برہما بیدار ہوا اور دیکھا کہ جگت شونیہ ہے اور تب کہا " یہ جل نار ہے کیونکہ نر (پورن پُرش) سے پیدا ہوا ہے اور چونکہ پہلے سرشٹی اسی جل سے ہوئی ہے اس لئے وہ نارائن کہلاتا ہے " نارائن نے سوچا کہ پرتھوی پانی کے اندر ڈوب گئی اور اُس کے باہر نکالنے کے ارادہ سے اُنھوں نے پہلے کلپ میں مچھ و کچھ کا اوتار دھارن کیا - اس کلپ میں وارہ (سؤر) کی شکل اختیار کی - یہ شکل ویدوں کے یگیوں کا جوہر ہے اور جن لوک کے بھکتوں کی ستتی سُن کر اُس نے سمندر میں غوطہ مارا - اور پرتھوی جو سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی - اُس کی ستتی گائی " اے شنکھہ چکر کے دھارن کرنیوالے وشنو! تمھاری جے ہو - جیسا تم نے پہلے مجھ کو باہر نکالا تھا اب بھی اوپر اُٹھاؤ - میں بھی آکاش اور دوسرے تتوں کیطرح تمھاری ہی انش ہوں - پرماتما! تم ویکت اویکت ہو - کال اور بھوت سب تم میں ہیں - تم پالنے والے - پیدا کرنیوالے اور سنگھار کرتا ہو - جب تم جگت کا ناش کر دیتے ہو سمندر پر سوتے ہو - نجات کے خواہشمند تم کو پوجتے ہیں بغیر واسودیو کی پوجا کے مکتی نہیں ملتی - میں تم سے ہوں تم میں ہوں - تم میرے پیدا کرنیوالے ہو - میں تمھاری شرن لیتی ہوں - اس لئے میرا نام مادھوی ہے - تم بدھی کے جوہر - نت اور چت اچت کے آدکارن ہو تم

اونکار ہو۔ یگیہ کی اگنی ہو۔ وید اور ویدانگ ہو۔ تم سورج۔ ستارے۔ سیارے ستھول سوکشم۔ سب کچھ ہو"۔

پراشر نے کہا۔" پرتھوی کی ستتی سنکرنارائن نے اسطرح شبد کیا جو سام وید کے گان سے مشابہہ تھا۔ اور واراہ جی نے جن کی آنکھیں کنول کی طرح بڑی تھیں اور جسم نیل پربت کیطرح لمبا چوڑا تھا۔ اپنے دانتوں پر پرتھوی کو رساتل سے اُٹھا لیا۔ جس وقت اُنھوں نے اپنا سر اونچا کیا۔ سمندر کا جل اُچھل پڑا۔ اور اُن کے ویدومے شریر کے روم سے سنندن وغیرہ سدھ مہرشی جو جن لوک کے رہنے والے تھے۔ چاروں طرف تتر بتر ہو گئے۔ اور اُن کی ستتی گانے لگے۔ "کیشو! سنسار کے سوامی شنکھہ چکر گدا دھارن کرنیوالے تمہاری جے ہو۔ تم ہی سب کچھ ہو۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے تم ہی یگیہ پُرش ہو۔ وید تمہارے پاؤں ہیں۔ تمہارے دانت پشوؤں کے باندھنے کے کھنبے ہیں۔ تمہارے دانتوں کے اندر آہوتی دیجاتی ہے۔ تمہارا مُنہ ہون کنڈ ہے۔ تمہاری زبان اگنی ہے اور تمہارے روم یگیہ کی کُوشائیں ہیں۔ تمہاری آنکھیں رات اور دن ہیں۔ تمہارا سر سب کے آشرے کی جگہ ہے وہ برہمہ کا پد ہے۔ تمہاری ایال ویدوں کے منتر ہیں تمہاری ناک سوشیر ہے۔ تھوتھن سراو ہے۔ آپ کے شبد سام وید کے اُچارن ہیں۔ آپ کا شریر یگیہ بھون ہے۔ آپ کے عضو مختلف کرم ہیں۔ اور آپ کے کان دھرم ہیں۔ آپ ہم سب سے پرسن ہوں۔ ہم پر دیا کیجئے۔ پرتھوی کا گولا آپ کے دانتوں کے سرے پر دکھائی دے رہا ہے۔ گویا آپ کنول کے جل میں کھیل رہے تھے۔ اور یہ مٹی لگے ہوئے پتے کیطرح آپ کے دانتوں سے چمٹی ہوئی ہے۔ آپ ہی سب کے مقصد ہو۔ آپ کی شکتی چراچر

جگت ہیں ویاپک ہے - جو یہ کہتے ہیں کہ پرتھوی آکاش جل وایو اگنی سے ہی جگت بنا ہے وہ اگیانی ہیں لیکن جو گیانی ہیں اور شدھ من والے ہیں وہ جگت کو تم سے علیحدہ نہیں سمجھتے - آپ پرسن ہو کر پرتھوی کو اٹھائیے اور مخلوقات کے رہنے کے قابل بنائیے - آپ کا پراکرم جگت کے لئے سکھدائی ہے - آپ ہمارا کلیان کریں - آپکو نمسکار ہے"*

پراشر نے کہا کہ وشنو نے یہ منتی سنکر پرتھوی کو اٹھالیا - اور سمندر کی چوٹی پر قائم کیا - جہاں وہ ایک بڑی کشتی کی طرح تیر رہی ہے اور پانی میں غرق نہیں ہوتی - جب زمین ہموار ہوکر ٹھہر گئی - وشنو نے پہاڑوں کے سلسلوں سے اُس کے حصے کر دئے - جس سے سات حصے بنے اور بھوہ - بھوہ - سوہ - مہہ چار لوک تیار ہو گئے - پرلے میں انہیں لوکوں کا ناش ہوتا رہتا ہے - ان کو پھر پہلے کی طرح بنایا - اور بھگوان رجوگنی برہمہ سروپ چتر مکھی ہو کر سرشٹی کرنے لگے - برہما سرشٹی کرم میں صرف نمت ماتر ہیں - سرشٹی کے پدارتھوں کی شکتی پرکرتی کے کارنوں کا روپ ہے - سوا نمت ماتر کارن کے اور کسی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پرکرتی اپنی شکتی کیوجہ سے لطیف سے کثیف بنگئی - اور یہ شکتی اس میں موجود تھی *

پانچواں ادھیاء

میتریہ نے پوچھا - اے برہمہ رشی! اب تم مجھ کو بتادو کہ برہما نے کس طرح دیوتا - رشی - پتر - دانو - منشیہ - جانور - درخت وغیرہ دوسرے مخلوق کو پیدا کیا جو

پرتھوی آکاش اور جل میں بستے ہیں اور یہ بھی کہو کہ اُن کے گُن و خواص سرشٹی کے آرنبھ میں بتائیے +

پراشر بولے - اے میترے! میں یہ سب باتیں تفصیل کے ساتھ تم سے کہونگا - تم دل کو یکسو کر کے سنو :-

جس وقت برہما کلپوں کے شروع میں سرشٹی کا وچار کر رہے تھے سرشٹی اگیان والی بنگئی اور اُسمیں اندھکار تھا - اس اندھکار سے پانچ طرح کی اودیائیں[1] پیدا ہوئیں - تم - تم موہ - مہاموہ - تامسر - اندھ تامسر - یہ پانچ طرح کی اودّیا ہیں اسمیں کسی طرح کا گیان نہیں تھا - احساس اور تمیز کی قابلیت نہیں تھی اور نہ حرکت تھی - غیر متحرک چیزیں پہلے پیدا اکیگئی تھیں - برہما نے اس کو ناقص پاکر کے پھر وچار کیا - اور تب پشو پیدا ہوئے - پہلے کو نگما تمگ کہتے ہیں دوسرے کو تریک سروتش کہتے ہیں - چونکہ اُس وقت برہما کی ورتی اہار میں تھی - یہ پشو سب کے سب تموگنی ہوئے - ان میں نہ گیان ہے نہ ضبط کی طاقت ہے اگیان ہی کو گیان سمجھتے ہیں - حلال و حرام کا فرق نہیں جانتے - مغرور اور اہنکاری ہوتے ہیں ان کے انتہ کرن میں کچھ گیان ہوتا ہے - جس سے وہ اپنے ہمجنس اور پالنے والوں کو سمجھ سکتے ہیں اور اُن میں اٹھائیس[2] قسم کے نقص ہوتے ہیں برہما اس سے بھی خوش نہیں ہوئے - تب اُنہوں نے پھر دھیان کیا - تب دیوتاؤں کی سرشٹی ہوئی - اس کا نام اُردو سروت ہے اور یہ ستوگنی ہے - اسی وجہ سے دیوتا سُکھ بہت چاہتے ہیں اور اوپر کے طبقات میں رہتے ہیں انکا

---

[1] پتنجلی رشی نے کلیش - اودّیا - اسمتا - راگ - دویش اور ابھی نویش لکھا ہے +

[2] دیکھو سانکھیہ فلاسفی مصنفہ ایڈیٹر سرسوتی بھنڈار +

اندر پرکاش ہوتا ہے اور اندر باہر کسی طرف سے رُکاوٹ نہیں ہوتی۔ شُدھ چت
ہوتے ہیں۔ سب کی بات جانتے ہیں۔ اس سرشٹی سے برہما خوش تو ہوئے مگر
دیکھا کہ یہ اُن کے مقصد کو پوری نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد پھر دھیان کیا اور
تب منشیہ پیدا ہوئے۔ مگر یہ ستوگنی نہیں تھے۔ یہ نہ تو سرشٹی ہی کا مقصد پورا
کر سکتے تھے نہ برہما جی کو اس میں اتنی پریت ہی ہوئی۔ تب پھر دھیان کیا۔
اُس سے پھر منشیہ ہی پیدا ہوئے مگر پہلے آدمیوں سے بہت اچھے تھے اور
ان میں سرشٹی کے مقصد پورا کرنے کی طاقت تھی۔ اسکا نام ارواک سروتس ہے
اس میں رجوگن ستوگن بہت ہے تموگن بہت کم ہے۔ اس وجہ سے آدمیوں
کو دُکھ زیادہ ہوتا ہے اور جس کام میں لگتے ہیں اُس کو بار بار کیا کرتے ہیں۔
دُکھ سکھ کا وچار کم کرتے ہیں +

پراشر بولے۔ اے مُنی! میں نے تم کو چھ قسم کی سرشٹی اب بتائی پہلے تین
قسم کی بیان کر چکا تھا۔ اس لئے یہ سرشٹی نو قسم کی ہے۔ اول مہاں کی سرشٹی
وہ برہما کی سرشٹی ہے دوسرے بھوتوں (عناصر) کی سرشٹی اس میں بہت تتوں کی
اُتپتی ہے۔ تیسرے ویکارک سرشٹی اس میں اندریوں کی سرشٹی ہے۔ چوتھے
مُکھیہ سرشٹی اس میں درختوں کی اُتپتی ہے۔ پانچویں تریک سروت سرشٹی اس
میں پشوؤں کی اُتپتی ہے۔ چھٹے سروت سرشٹی اس میں دیوتاؤں کی اُتپتی
ہے۔ ساتویں اروا سروت سرشٹی اس میں منشیوں کی اُتپتی ہے۔ آٹھویں
انگرہ سرشٹی اسمیں دیوتا منشیہ دونوں کی اُتپتی ہے۔ نویں کومار سرشٹی اسمیں
سنندن وغیرہ مُنی اور مہادیو جی کی اُتپتی ہے اسطرح میں نے نو قسم کی سرشٹی
تم سے بیان کی۔ اب اور کیا چاہتے ہو؟ +

میتریہ بولے۔" اے مُنی! تم نے صرف اختصار کے ساتھ سرشٹی کا بیان
کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس کی اور صراحت ہو جائے"۔
پراشر بولے۔" جب پرلے ہو جاتی ہے۔ کرموں کی وجہ سے پرجا یعنی مخلوق کی
حالت کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے۔ پہلے کا روپ نہیں رہجاتا۔ دیوتاؤں سے لیکر
استھاور تک چار قسم کی پرجا ہوتی ہے وہ برہما کی مانسی پرجا کہلاتی ہے۔ اور
وہ دیوتا۔ ونتیہ۔ پتر۔ اور منشیہ ہیں۔ پہلے پہل جب برہما سرشٹی کرنے لگے
تو تموگن پیدا ہوا۔ اُس تم سے برہما کی جانگھہ (ران) سے دَیت پیدا ہوئے جی کو
تب برہماجی اُس سے ناراض ہو کر اپنی تمومئی شریر کو چھوڑ دیا۔ اور وہ رات
ہوگئی۔ پھر اور شریر دھارن کیا۔ اُس شریر کے مُکھہ سے دیوتا پیدا ہوئے۔ وہ
سب ستوگنی تھے۔ اس سے برہما بہت خوش ہوئے۔ مگر اُس شریر کو بھی
تیاگ دیا وہی ستوگنی دن بنا۔ یہی سبب ہے کہ دَیت رات کے وقت اور دیوتا
کے وقت بلوان ہوتے ہیں۔ پھر برہما نے اور ستوگنی شریر دھارن کیا۔ اور
آپ کو سرشٹی کا باپ وچارا۔ اُس شریر سے ستوگنی پتر لوگ پیدا ہوئے اور
اُس شریر کو تیاگ دیا وہی سندھیا ہوگئی جو دن اور رات کے بیچ میں رہتی
پھر رجوگنی شریر دھارن کیا۔ اُس سے رجوگنی منشیہ پیدا ہوئے۔ اُس کو
تیاگ دیا۔ وہ صبح (پراتہہ کال) ہوئی۔ جس کو پُوربہ سندھیا کہتے ہیں اس صبح
ہونے پر منشیہ اسی وجہ سے بلوان ہوتے ہیں۔ سندھیا کے وقت پتر۔ یہ
دن صبح اور شام برہما کے ترگُن مئی شریر ہیں۔ اس کے بعد پھر ایک اور
شریر دھارن کیا۔ جس سے بھوک پیدا ہوئی۔ اور اس سے یکش اور راکشس
جو بہت بھوکے ہوتے ہیں پیدا ہوئے۔ برہماجی نے اُن کو اندھکار میں

پھینک دیا۔ مگر وہ برہماجی کو ہی کھانے دوڑے۔ وہ بہت بدشکل اور بڑے بڑے بال والے تھے۔ اُن میں سے جنہوں نے کہا کہ ہم برہما کو کھائیں گے وہ یکش کہلائے۔ اور جنہوں نے کہا کہ اِن کو مت کھاؤ اِن کی رکشا کرو۔ وہ راکشس کہلائے انکو اسقدر بدصورت پاکر برہما کے سر کے بال سکڑ گئے۔ ان سے سانپ پیدا ہو گئے۔ اور گو وہ گر پڑے تھے مگر پھر پیدا ہو گئے۔ گرنے کی وجہ سے وہ سرپ کہلاتے ہیں اور سر کے ننگے ہونے کے سبب سے اَہی بھی اُن کا نام ہوا۔ تب برہما جی کو غصہ آگیا اور اُس سے بھورے رنگ کے بھوت پیدا ہوئے۔ یہ سخت دل اور گوشت کھانیوالے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر وہ ہنسے اور کچھ کچھ گا اُٹھے۔ اُس گانے سے گندھرب ہوئے۔ اسی وجہ سے وہ گان ودیا میں ہوشیار ہوتے ہیں +

اسقدر رچنا کرنے کے بعد ایشور کی شکتی کی پریرنا سے برہما نے اپنے من سے پرندوں کو پیدا کیا۔ پھر اُن کی چھاتی سے بھیڑ اور مُنہ سے بکریاں۔ پیٹ وپسلیوں سے گائے۔ اور پاؤں سے گھوڑے۔ ہاتھی۔ گدھے۔ نیل گائے۔ ہرن اونٹ۔ خچر۔ وھرن وغیرہ جنگل کے جاندار پیدا ہو گئے۔ اور اُن کے جسم کے رونگٹوں سے گھاس۔ پھل اور جڑ وغیرہ بنسپتی پیدا ہوئی +

کلپ کے ابتداء میں اِن تمام پیدا کئے ہوئے نباتات کا برہما نے ترتیا یگ میں یگیوں میں استعمال کیا۔ اور پشوؤں کے دو حصے کر دئے۔ ایک وہ جو جنگل میں رہتے ہیں دوسرے وہ جو گھروں میں پلتے ہیں۔ پہلی قسم میں گائے بکری۔ بھیڑ۔ گھوڑا۔ گدھا۔ خچر ہیں دوسرے جنگلی ہیں اور تیز چیرے ہوئے کھُروالے اور ہاتھی اور بندر۔ پانچویں قسم میں پرند ہیں۔ چھٹے آبی جانور۔ ساتویں کیڑے مکوڑے +

پھر برہما نے اپنے پورب کی سمت والے منہ سے گایتری چھند۔ رگوید۔ ترورت منتر (جو تین دفعہ گائے جاتے ہیں) سام وید کا رتھنتر اور اگنشٹوم ایک بار گایا جانے والا۔ دکن والے منہ سے یجروید۔ ترشٹبھ چھند پندرہ بار پڑھا جانیوالا۔ پنچدسا۔ برہت سامن اور سام وید کا وہ حصہ جو اُکتیا کہلاتا ہے۔ پچھم والے منہ سے سام وید جگتی چھند جو سترہ بار پڑھا جاتا ہے۔ سپت دسا۔ سام وید۔ اور سام وید کا حصہ جو ویروپ کہلاتا ہے۔ اور اپتر اتر یگیہ۔ اُتر والے منہ سے اکویشا منتر اتھروید۔ آپتو یہ یام جو سترہ بار پڑھا جاتا ہے۔ انشٹبھ چھند اور سام وید ویراج بھاگ پیدا کیا +

جیسے پہلے کلپ میں اسی طرح برہما جی نے اونچے نیچے دیوتا دیت منشیہ بنائے اُسی طرح اس کلپ میں۔ یکش۔ پشاچ۔ گندھرو۔ اپسرا۔ کنر۔ راکشس۔ پکشی۔ پشو۔ مرگ۔ سرپ وغیرہ مرنے والے اور زندہ رہنے والے۔ چراچر اپتن کئے۔ اور اُن کے کرم جیسے پہلی سرشٹی میں تھے۔ اس سرشٹی میں بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ جیو مارنیوالے۔ جیو رکشا کرنے والے نرم دل۔ سخت دل۔ دھرم۔ ادھرم۔ ست۔ جھوٹ۔ یہ سب پہلے ہی سے سوبھاؤ کے موافق ہیں۔ جس کو جس سے تعلق ہے اُس کو وہی اچھا لگتا ہے۔ اندریوں کے سوبھاو۔ برہما ہی نے ایسا بنایا تھا۔ اُنہوں نے شروع میں ویدوں کے انوسار۔ نام روپ۔ جانداروں و دیوتاؤں کے کرم۔ رشیوں کے نام اور اُن کے دھرم۔ سب کچھ بنائے تھے۔ جو ویدوں میں پڑھے جاتے ہیں +

اسی طرح موسم کی پیداوار موسموں کا ردو بدل۔ یگوں کے حالات و واقعات

سب اُسی کے بنائے ہوئے ہیں +

چھٹواں ادھیاءِ

میتریہ نے کہا۔ اے مہامُنی! تم نے ارواک سروت یعنی منشیہ کی پیدائش
کے متعلق بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ اب یہ بتائیے برہما جی نے کس طرح
اس کو بنایا۔ اور چار ورن کس طرح قائم کئے اور اُن کے دھرم کیا مقرر کئے ہیں +

پراشر بولے:۔ اے براہمن جس وقت برہما سرشٹی پیدا کرنے کے دھیان
میں محو تھے اُن کے مُنہ سے ایسے انسان پیدا ہوئے جن میں ستوگُن پردھان
تھا۔ دوسرے چھاتی سے برآمد ہوئے جن میں رجوگُن تھا۔ تیسرے جانگھوں
(رانوں) سے نکلے۔ جن میں رجوگُن اور تموگُن کی ملونی تھی۔ چوتھے اُن کے پاؤں
سے پیدا ہوئے جن میں تموگُن پردھان تھا۔ اِنہیں کو بالترتیب براہمن کشتری
ویش۔ شودر کہتے ہیں۔ اِن کو اُنہوں نے یگیوں کے لئے پیدا کئے کیونکہ یہ
اس کام کے قابل تھے۔ یگیوں سے دیوتاؤں کو سیری ہوتی ہے اور بارش سے
تو وہ برساتے ہیں انسان کی پرورش کا اہتمام ہوتا ہے۔ اچھے لوگ یگیہ کرتے
ہیں دھرم کے راہ پر چلتے ہیں اور اپنے فرائض کے انجام دینے میں کبھی غلطی یا
قصور نہیں کرتے۔ ان سے انسان کو سورگ کے پھل پراپت ہوتے ہیں اور
مرنے کے بعد جن لوگوں کی اُن کو خواہش ہوتی ہے وہاں جاتے ہیں۔ پہلے برہما
نے جن آدمیوں کو پیدا کیا وہ دھرماتما تھے۔ جہاں چاہتے تھے رہتے تھے کسی
طرح کی روکاوٹ نہیں تھی۔ اُن کے دل میں پاپ نہیں رہتا تھا۔ وہ پوتر تھے

اور دھرم کی مریادا پر چلنے سے اُن کو پاپ نہیں لگتا تھا۔ ان کے دل میں ہری
تھے۔ اُن میں پورن گیان تھا۔ اور وہ وشنو کے شُدھ گیان پرم پد کو سمجھتے
کچھ عرصہ بعد (جب ترتیا یُگ آگیا) ہری کے اس بھاگ نے جس کو کال کہا جا
ہے۔ جانداروں میں پاپ کے خیال کو پیدا کر دیا۔ گو ابتدا میں یہ خیال کمزور
تھا۔ مگر آتما کے موکش کے راہ میں بندھن ہو گیا۔ اور تموگُن با سنا سے ان
پاپ کا بیج آگیا۔ اس وقت سے انسانی طبیعت کا میلان روحانیت کی طرف
نہیں رہا اور آٹھ قسم کی سدھی جن کو "رسوللاسا"[1] وغیرہ کہتے ہیں دور ہوتے
یہ رفتہ رفتہ کمزور ہو گئیں۔ پاپ بڑھ گیا اور انسان سکھ دُکھ۔ گرمی سردی
وغیرہ کے عذاب میں گرفتار ہُوا۔ اس لئے اب اُس کو پناہ کی جگہ تلاش کر
پڑی۔ درختوں کا سایہ ڈھونڈنا پڑا۔ پہاڑ اور ندی نالوں کا آسرا تلاش کر
کی ضرورت لاحق ہوئی۔ دیوار اور خندق بنانے پڑے۔ گاؤں اور شہر آباد
اور گرمی سردی سے بچاؤ کے لئے طرح طرح کے سامان مہیا کرنے پڑے
سختی سے بچنے کی تدبیر سوچ کر پھر وہ ہاتھ کے کام کی طرف رجوع ہُوا۔ تا کہ
معاش حاصل کر سکے۔ اور اُس نے سترہ قسم کے اناج یعنی چاول۔ جو۔ گیہوں
نیہیا دھان۔ تیل۔ کانگن۔ دیو آن۔ کودو۔ چینا۔ اُرد۔ مونگ۔ مسور۔
کُرتھی۔ ارھی۔ چنا۔ پٹوا پیدا کئے۔ ان میں سے بعض بعض گاؤں کے قریب
گاؤں کے باہر جنگل میں ہوتے ہیں اور ان میں سے چودہ قسم کے ناج بگیہ
ناج کہلاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ دھان۔ جو۔ ماش۔ گیہوں۔ نیہیا دھان۔
کانگن۔ کُرتھی۔ ساوان۔ تنّی۔ پساڑھی۔ کٹ تلّی۔ سفید گھو مگھچی۔ بانس کا

---

[1] پتنجلی رشی ان کو انما۔ مہما۔ گریما وغیرہ کہتے ہیں، +

کیونکہ یہ یگیہ کے تاج ہیں۔ اِن سے یگیہ کیا جاتا ہے۔ یگیہ ہی بارش کا اصلی سبب ہے۔ اور یگیہ اور بارش سے نسل انسانی قائم رہتی ہے اور جن میں تمیز ہے اور کارن کاریج کے قانون کو سمجھتے ہیں وہ اس بات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اسوجہ سے روز یگیہ کئے جاتے تھے۔ یگیوں سے بہت سے پاپ دور ہو جاتے ہیں مگر پھر بھی جن کے دل میں کال نے جگہ پائی تھی اُنھوں نے یگیوں کو چھوڑ دیا۔ اور دیوتا و ویدوں کے ماننے والوں کی نِندیا کرنے لگے۔ یہ ویدوں کے گالی دینے والے دھرم کے مارگ کو چھوڑ کر پتت ہو گئے۔ اور پاپ میں ڈوب گئے +

جب معاش کی صورت پیدا کر لیگئی۔ برہما نے انسان کے الگ الگ دھرم کے موافق ستھان قائم کئے۔ پُنیہ آتما براہمن کے لئے پِتری لوک۔ کشتری کیلئے جو لڑائی سے نہیں بھاگتے اِندر لوک۔ ویشیہ و کام کاج کرنیوالوں کے لئے وایو لوک اور فرمانبردار شودر کے لئے گندھرو لوک مقرر کئے۔ جو براہمن مذہبی زندگی بسر کرتے ہیں وہ اٹھاسی ہزار رشیوں کے لوک کو جاتے ہیں۔ سپت رشیوں کا لوک تپسوی اور وان پرستھوں کے لئے ہے۔ اور برہما کا لوک سنیاسیوں کیواسطے ہے۔ اور یوگیوں کے لئے جو پرماتما کا ہمیشہ دھیان کیا کرتے ہیں۔ وشنو لوک ہے۔ وہ اس لوک میں رہتے ہیں اور دیوتا تک اِس کو نہیں دیکھ سکتے سورج اور چاند ستارے ہمیشہ ہوتے رہینگے اور مٹتے رہینگے۔ لیکن جو انتر بھاو سے بھگوان کا دھیان کرتے ہیں وہ کبھی نہ مٹینگے۔ اور وہ لوگ جو دھرم کو چھوڑ دیتے ہیں اور ویدوں کی نِندیا کرتے ہیں مرنے کے بعد یم لوک میں جاتے ہیں جہاں خوف۔ اندھکار رہتا ہے اور جو نرک کہلاتا ہے +

ساتواں ادھیاء

پراشر بولے۔ برہما کے پہلے دھیان کرنے سے مانسی سرشٹی ہوئی جس کا اوپر ذکر ہوگیا ہے۔ اسمیں دیوتاؤں سے لیکر درخت تک موجود ہیں جتنی سرشٹی بنائی تھی اُتنی ہی رہی۔ تب اور ایک سوبھاو۔ اور ایک روپ مانسی پُتر پیدا ہوگئے۔ جن کے یہ نام ہیں۔ بھرگو۔ پولستیہ۔ پُلہا۔ کرتو۔ انگرس۔ مرچی دکش۔ اتری اور وششٹ یہ نو برہمہ رشی ہیں جن کا پورانوں میں بیان آتا ہے۔ سنندن وغیرہ کو برہمانے پہلے پیدا کیا تھا۔ مگر اُن میں راجسی بھاو اور کسی قسم کی باسنا نہیں تھی۔ ان میں شُدّھ گیان تھا۔ وہ جگت سے الگ رہتے تھے اور اولاد کی خواہش نہیں کرتے تھے۔ جب برہماجی نے یہ حالت دیکھی۔ اُن کو غصہ آگیا۔ اُس کرودھ اگنی نے سُورگ۔ نرک اور پرتھوی کو اس طرح لپیٹ لیا جیسے مالا میں دانے پروئے رہتے ہیں۔ اُس وقت اُن کی پیشانی سے رُدر پیدا ہوئے۔ جو دوپہر کے سورج کی طرح تیجسوی ہیں خوفناک اور لمبے چوڑے قد والے۔ اور اُن کی صورت میں آدھا جسم عورت کا ہے آدھا مرد کا ہے۔ برہمانے اُن سے کہا "اپنے آپ کو علیحدہ کر دو" یہ کہہ کر وہ غائب ہوگئے۔ اور رُدر نے اُن کا حکم مان کر ستری اور پورش کے روپ میں اپنے آپ کو تقسیم کر دیا۔ پورش انگ سے گیارہ پُرش بنے۔ اُن میں سے کوئی گورے کوئی کالے تھے۔ پھر ستری روپ سے بہت سی ستریاں بنائیں۔ اُن میں سے بھی بعض گوری بعض کالی تھیں اس کے بعد برہما جی نے سویمبھو منو کو پیدا کیا۔ اور اُن کو پرجا کے پالنے کا کام سپرد کیا۔ ان منو جی کے ساتھ ایک ستری بھی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام شت روپا تھا۔ اور اُس

کے پیٹ سے پریہ ورت۔ اور اُتان پاد۔ دو لڑکے۔ اور پرسوتی۔ و۔ آکوتی دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ یہ دونوں خوبصورت اور اچھی گُن والی تھیں۔ پرسوتی کا بواہ برہما کے پُتر دکش کے ساتھ ہوا۔ اور آکوتی کا رُچی کے ساتھ ہُوا۔ پھر اِن رُچی و آکوتی سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوئے لڑکے کا نام یگیہ اور لڑکی کا دکشنا تھا یگیہ اور دکشنا کے بارہ لڑکے ہوئے۔ اُن کا یام نام رکھا گیا۔ اور یہ سب سوئمبھو منونتر کے دیوتا ہوئے ہیں +

دکش اور پرسوتی سے چوبیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ شردھا۔ لکشمی۔ دھرتی۔ تُشٹی۔ میگھا۔ کریا۔ بدھی۔ لجا۔ وپو۔ شانتی۔ ردھی۔ کیرتی۔ اِن تیرہ کا بواہ دھرم کے ساتھ ہوا۔ باقی جو گیارہ رہ گئیں۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ کھیاتی۔ ستی۔ سمبھوتی۔ سمرتی۔ پریتی۔ چھما۔ سنتتی۔ انوسویا۔ اورجا۔ سواہا۔ سودھا۔ اِنکے بالترتیب شوہر یہ ہیں۔ بھرگو۔ مہادیو۔ مریچی۔ انگرا۔ پولستیہ۔ پُلہہ۔ کرت اتری۔ وشسٹ۔ اگنی۔ پِتر +

دھرم کے ستریوں کے لڑکے یہ ہیں۔ شردھا کے کام۔ لکشمی کے اہنکار۔ دھرتی کے نیم۔ تُشٹی کے سنتوش۔ پُشٹی کے لوبھ۔ میدھا کے شرت۔ کریا کے ونڈ۔ نے۔ ونے۔ بُدھی کے بودھ۔ لجا کے ونے۔ وپو کے ویوسائے۔ شانتی کے کشیم (چھیم)۔ ردھی کے سکھ۔ کیرتی کے جش۔ یہ سب دھرم کے بیٹے ہیں اِن میں سے کام کا لڑکا ہرش ہے جس کو نندی بیاہی گئی تھی +

ادھرم کی ستری کا ہنسا نام ہے۔ اُس سے انرت نام لڑکا و نکرتی نام لڑکی پیدا ہوئی۔ ان دونوں سے بھے۔ اور۔ نرک دو لڑکے ہوئے۔ و اِن دونوں کی ستریاں مایا۔ و۔ بیدنا بھی انرتی و نکرتی سے ہوئیں مایا کے پیٹ سے جیووں

کا ناش کرنیوالا مرتیو نام لڑکا ہوا - وبیدنا سے دکھ نام لڑکا پیدا ہوا - مرتیو سے جو لڑکے
ہوئے وہ بیادھی - جرا - شوک - ترشنا - اور کرودھ ہیں یہ دکھ وغیرہ ادھرم کے
لکشن ہیں - ان کے نہ تو ستری ہی تھی نہ کوئی اولاد ہوئی - کیونکہ یہ سب پیدا کرنے
کی شکتی سے خالی تھے - یہ سب وشنو کے بھیانک روپ ہیں - اور سنسار کے پرلے
کے واسطے ہیں - اور دکش - مریچی - اتری - بھرگو وغیرہ اس سنسار میں سرشٹی کے کارن
ہیں - اور منو - ومنوؤں کے لڑکے اچھے مارگ پر چلانیوالے - شور بیر - راجا ہیں - جو
سنسار کا پالن کرتے ہیں +

اس قدر کتھا سننے کے بعد میترے بولے - اے براہمن! آپ نے نتیہ سرشٹی
اور نتیہ سرشٹی پالن کی کتھا سنائی - اب نتیہ پرلے کا حال بھی کچھ کہئے +

پراشر بولے - اس سرشٹی کے کارن اور سب کے پالن پوشن کرنیوالے بھگوان
وشنو ہی ہیں - پرلے چار پرکار کا ہے - نیمتک - پراکرتک - آتینتک - نتیہ - جب
برہما دن بھر سرشٹی کرکے سو جاتے ہیں - وہ ان کا نیمتک پرلے ہے - اور جب
برہمانڈ پرکرتی میں لے ہو جاتا ہے وہ پراکرتک پرلے ہے اور یوگی گیان سے
پرماتما میں لے ہوتے ہیں - وہ آتینتک پرلے ہے - اور جو جیو روز روز مرا کرتے
ہیں وہ نتیہ پرلے ہے +

اے میترے! اس طریقہ پر وشنو - سرشٹی - پالن - اور سنگھار کرتے ہیں یہ ہمیشہ
ہر موسم میں شریر دھاری جیوؤں کے لئے ہے اور جو تین گنوں کے جال سے اپنے
آپکو آزاد کر لیتے ہیں اور پرم پد کو پہنچ جاتے ہیں وہ پھر وہاں سے واپس نہیں آتے +

نوٹ - (پڑھنے والے اس سرشٹی کرم کے تمام ناموں پر غور کریں - اصلیت کا سبق ان کو ناموں کے پردوں
میں ملیگا - اسوقت وہ پوران کی عظمت کے اور بھی قایل ہو جائینگے - شیو)

آٹھواں ادھیاء

پراشر بولے۔ اے مہامنی! میں نے برہما کی تامسی سرشٹی بیان کی۔ میں رودر سرشٹی کہتا ہوں۔ تم سنو۔ کلپ کی ابتدا میں برہما جی نے خواہش کی کہ میری ہی طرح کا لڑکا پیدا ہو۔ یہ سوچنا ہی تھا کہ اُن کی گود میں ایک نیلے و سُرخ رنگ کا لڑکا کھیلتا ہُوا پیدا ہوگیا۔ اور وہ زور کے ساتھ رونے لگا۔ برہما جی نے پوچھا۔ تم کیوں روتے ہو۔ تب اُس کمار نے کہا میرا نام کرن کیجئے۔ برہما جی نے کہا تمہارا رُدر نام ہے۔ اب مت روؤ۔ دھیرج کرو۔ تب رُدر سات دفعہ روئے۔ برہما جی نے اُن کے سات نام سات ستھان سات ستریاں اور پتر بنائے۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ بھو۔ شرب۔ ایشان۔ پشوپتی۔ بھیم۔ اُگر۔ مہادیو۔ اُن کے ستھان یہ ہیں۔ سورج۔ جل۔ پرتھوی۔ وایو۔ اگنی۔ اکاش و دکشت برہمن اور چاند اس وجہ سے یہ سب شیو مورتی ہی ہیں اُن کی ستریوں کے نام یہ ہیں۔ اُوشا۔ بکیشی۔ اپرا۔ شیوا۔ سواہا۔ دیکشا۔ روہنی +

اب سورج وغیرہ کے اولاد کے نام سنئے۔ جن کی اولاد جگت میں پھیلی ہوئی ہے سورج کے سنیچر جل کے شکر۔ پرتھوی کے منگل۔ وایو کے منوج۔ اگنی کے سکند۔ اکاش و دکشت کے سنتان۔ سوم کے بدھ +

اسی طرح رودر جی کو ستی[۱] نام ستری ملی۔ جس نے اپنے باپ دکش کے غصہ سے شریر کو چھوڑ دیا۔ پھر ہماچل پربت کی ستری کے پیٹ سے پیدا ہوئی۔ تب اُس کا اُوما نام ہوا۔ اور پھر دوبارہ شیو جی کے ساتھ بیاہی گئی۔ بھرگو سے کھیاتی میں دھاتا ودھاتا دو لڑکے اور ایک لڑکی شری نام ہوئی جو شری نارائن کی ستری بنی +

۱ دکش کی بربادی کا مفصل حال وایو پوران میں ہے جسکو ضرورت ہو وہاں دیکھ لے یہاں صرف اشارہ ہی کیا ہے

اتنا سُنکر میترے بولے - میں نے تو یہ سُنا تھا کہ سمندر منتھنے کے وقت لکشمی پیدا ہوئی تھی اور وہ وشنو کو بیاہی گئی - اب آپ بتاتے ہیں کہ لکشمی بھرگو کی ستری کھیاتی میں پیدا ہوئی تھی یہ کیا بات ہے ؟ +

پراشر جی نے کہا - جگت ماتا لکشمی نتیہ ہے جیسے وشنو جی نتیہ ہیں - دو یا پک ہیں - وشنو ارتھ ہیں لکشمی بانی ہے - ہری نے لکشمی نیتی ہے - وشنو بودھ ہے - لکشمی بُدھی ہے وشنو دھرم اور لکشمی ست کریا - وشنو سرشٹی کرنیوالے لکشمی سرشٹی - وشنو بھُودھر لکشمی بھومی - وشنو سنتوش لکشمی تُشٹی - وشنو کام لکشمی اِچھیا - وشنو یگیہ لکشمی ہوی - وشنو آکاش لکشمی بجلی - وشنو سمندر لکشمی لہر - وشنو اندر لکشمی اندرانی وشنو چندرمان لکشمی کانتی وشنو وُرن لکشمی گوری - وشنو پُرشارتھ لکشمی شکتی ہیں +

نواں ادھیاء

پراشر بولے - تم نے چونکہ مجھ سے شری کا حال پوچھا ہے - میں نے مریچی رشی سے جو کچھ سُن رکھا ہے تم کو سناؤنگا +

ایک وقت دُرباسا رشی پرتھوی پر گھوم رہے تھے راستہ میں ایک وِدیادھری کے ہاتھ میں مالا دیکھی جو کلپ برکش کے پھولوں کی تھی اور جس کی خوشبو سے تمام جنگل مہک رہا تھا - دُرباسا نے وہ مالا اُس سے مانگ لی - اور اُس کو سر پہ رکھکر وِچرنے لگے - ایک دن اِندر اپنے دیوتاؤں کو ساتھ لئے اَیراوت ہاتھی پر چڑھے ہوئے آرہے تھے - دُرباسا پھولوں کی مالا کی خوشبو سے مست ہو رہے تھے اُسکو سر پر سے اُتار کر اندر کے اوپر پھینک دیا اور اندر نے اُس کو لیکر اَیراوت کے سر پر

رکھ دیا۔ چونکہ اُس کی خوشبو مست و دیوانہ بنانے والی تھی ایراوت نے مالا کو سونڈھ سے پکڑ کر زمین پر پٹک دی۔ دُرباسا اس حالت کو دیکھ کر غصہ میں آئے اور کہنے لگے "اے اندر! تو اپنی بزرگی کے نشہ میں چور ہے اور میری مالا کی بیعزتی کرتا ہے۔ یہ مالا اس قابل کہاں تھی کہ تو جانور کے سر پر رکھتا۔ تو نے نہ مجھ کو پرنام کیا۔ نہ اِس پرساد کی عزت کی۔ جا تیری شری (تیج) نشٹ ہو جائے اور تو دُکھ کو پراپت ہو۔ تو نے مجھ کو معمولی براہمن سمجھ لیا۔ یہ نہیں جانتا کہ دُنیا میرے نام سے کانپتی ہے۔ اِندر دُرباسا کے شراپ سے ڈر کر زمین پر اُتر آیا اور بنتی کرنے لگا۔ تب دُرباسا بولے۔ مجھ کو دیا چھُو تک نہیں گئی۔ میرا دُرباسا نام ہے۔ گوتم وغیرہ مُنیوں نے تجھ کو مغرور بنا دیا ہے۔ وسشٹ نے تیری تعریف کر کے تجھ کو اہنکاری کر دیا۔ جا۔ میں تجھ کو معاف نہیں کرتا"+

یہ کہکر دُرباسا تو اپنی راہ چلے گئے۔ اور اِندر ایراوت پر چڑھ کر اندر پوری پہنچے۔ جب اِندر دُرباسا کے شراپ سے شری ہت ہو گئے۔ تینوں لوک میں دھرم کا بھاؤ ہو گیا۔ نہ کوئی تپ کرتا تھا نہ دان دیتا تھا۔ اور سب کا بل اور پراکرم جاتا رہا۔ اور تھوڑی تھوڑی باتوں کے لئے لڑنے جھگڑنے لگے۔ جہاں دھیرتا رہتی ہے۔ وہاں لکشمی رہتی ہے۔ دھیرتا کے بغیر لکشمی نہیں رہتی۔ اور جب شری۔ دھیرتا۔ لکشمی اور بل پراکرم نہیں ہوتا تب کوئی انسان کی عزّت نہیں کرتا۔ دیوتا دُکھی اور کمزور ہو گئے۔ اور دَیتوں نے اُن پر چڑھائی کر دی۔ دیوتا ہار مان کر بھاگ نکلے۔ اور برہما جی کے پاس گئے۔ اور سارا حال کہہ سنایا۔ برہما نے صلاح دی تم وشنو کی شرن چلو وہ مدد کریں گے +

برہما سب کو ساتھ لئے ہوئے کشیر ساگر میں پہنچے اور اِسطرح ستتی گائی:-

"مہا پربھو! تم اننت اور اپار ہو۔ سب کے سوامی ہو۔ جگت کے دھرتا دھرتا ہو۔ تم چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیزوں میں ویاپک ہو۔ تم ہی کارن اور کارج ہو۔ تم کو نمسکار ہے۔ یوگی تمہارا دھیان لگاتے ہیں۔ تم مُکتی کے دینے والے ہو۔ اے سوامی دیوتا دُکھ میں پھنسے ہیں تم اُن کی سہایتا کرو"+

اس ستُتی کو سُنکر وشنو بھگوان ہاتھوں میں شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم لئے ہوئے پرگٹ ہوئے۔ پہلے تو اُن کے تیج کو دیکھ کر دیوتا چکت ہو گئے۔ پھر ستتی کرنے لگے۔ "بھگوان! اندر۔ اگنی۔ ورن۔ سورج۔ جمراج۔ وسو۔ اُنچاس وایو۔ سارے دیوتا آپکی شرن آئے ہیں۔ پرسن ہو کر ہم سب کو ابھے (بیخوف) کیجئے"۔ وشنو بولے۔ "اے دیوتا! سب کچھ تمہارے ہی بل سے ہوگا۔ میں بھی تمہاری مدد کرونگا بہتر ہے تم دَیتوں کو بھی اپنے ساتھ لو۔ اور سب طرح کی اوشدھیاں لاکر سمندر میں چھوڑ دو۔ مندر اچل پربت کی متھانی بناؤ۔ اور واسُوکی ناگ کی رسّی سے اُسکو باندھو۔ اور سمندر کو متھو۔ اُس میں سے امرت نکلیگا۔ وہ ہم تم کو پلاوینگے۔ کوئی کوئی چیز دَیتوں کو بھی دینگے۔ تب تم دَیتوں کو جیت لوگے۔ اور امرت پینے سے تم میں طاقت آویگی"+

یہ بات سُنکر دیوتاؤں نے دَیتوں کو (حکمت عملی سے) ساتھ لیا۔ ساری اوشدھیاں اکٹھیاں کیں اور سمندر میں چھوڑا۔ اور مندر اچل کی متھانی بناکر اُس میں واسوکی ناگ لپیٹا۔ وشنو بھگوان مندراچل کی چوٹی پر بیٹھ کر دَیتوں کو واسوکی ناگ کے منہ کیطرف کر دیا اُن کے مُنہ کے لپک سے وہ سُوکھ گئے۔ دیوتا دُم کی طرف تھے۔ منہ کے شعلوں کے دہوئیں جو اوپر کو اُٹھے بادل بنکر برسے جس سے دیوتاؤں کو تازگی نصیب ہوئی۔ جب مندر اچل پربت چکر کھانے لگا۔ وشنو نے غور کیا سمندر کے متھتے وقت دیوتا گھبراکر بھاگ جائیں گے۔ اس لئے کچھوے کا روپ دھارن

کیا اور پربت کو اپنی پیٹھ پر رکھ لیا - اور دوسرے بھاری روپ سے مندراچل پر
بیٹھے - یہ گپت روپ تھا +
جب سمندر متھا جانے لگا اُس سے کام دھینو گائے نکلی - دیتوں کی آنکھ ناگ
کے لپٹ سے بند ہو گئی تھیں - اُس کو نہیں دیکھا - دیوتاؤں نے اُسے لے لیا پھر
بارونی (شراب) نکلی - اس کے بعد کلپ برکش نکلا - اس کو بھی دیوتاؤں نے لیا پھر
اپسراؤں کا جھنڈ برآمد ہوا - اور چندرما نکلے - جن کو مہادیو جی نے اپنی پیشانی پر
دھارن کر لیا - پھر زہر (وش) نکلا وہ ناگوں کو ملا - ان کے پیچھے امرت سے بھرا کلش
لئے ہوئے دھنونتری جی پرگٹ ہوئے - جن کو دیکھ کر دیوتا اور دانو دونوں خوش ہو گئے
پھر لکشمی جی آئیں - اُن کو دیکھ کر دیوتا بہت خوش ہوئے اور استتی کرنے لگے اپسرائیں
ناچنے گانے لگیں - گنگا وغیرہ ندیاں اُن کے نہلانے کے لئے آئیں اور دِگج (دشاؤں
کے ہاتھی) سونڈہوں میں کلش لیکر اُن کو نہلانے لگے - اور آدمیوں کے صورت
میں زیور پھولوں کے ہار اور بستر وغیرہ پہنائے - لکشمی دیوتا دانوں کے دیکھتے
دیکھتے وشنو کے سینہ سے جا کر لگ گئیں - اور دیوتاؤں کو خوشی کی نظر سے دیکھا -
دیت بڑے ناراض ہوئے کیونکہ لکشمی اُن کی جانب مخاطب نہیں ہوئیں - اس
عرصہ میں دیتوں نے دھنونتری جی کے ہاتھ سے امرت کے کلش کو چھین لیا مگر
وشنو بھگوان نے موہنی روپ دھارن کر کے اُنکو موہت کر لیا اور دیوتاؤں کو امرت
تقسیم کر دیا - جس کو وہ پی گئے - اور بلوان ہو کر دیتوں کو مغلوب کر لیا - اِن میں سے
کچھ تو مارے گئے - کچھ پاتال لوک کو بھاگ گئے - اور دیوتا خوش ہو کر شری ہری کی
استتی گانے لگے - سورج میں پرکاش آیا - تارا گن چمکنے لگے - براہمنوں کی اگنی دہکنے
لگی - جب لکشمی کے ساتھ وشنو سنگھاسن پر براجمان ہوئے - اندر نے ہاتھ میں کمل

کی مالا لیکر لکشمی کی ستتی کی "اے دیوی! تم سدّھی - سُدھا (امرت) - اور سواہا ہو - تم سندھیا - راتری - اور پربھا (صبح) ہو - تم بُدّھی - شردھا - اور سرسوتی ہو تم یگیہ ودّیا - مہاودّیا - اور آتم ودّیا ہو - تم تین وید - کھیتی اور تجارت کی جان ہو تمہارے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا - تم ہی ستری - پُتر - گھر - دھن دہان کی دینے والی ہو - تم کو نمسکار ہے - تم گھر بار - آل اولاد - مال و دولت کی بخشنے والی ہو - تم کو نمسکار ہے - اب تم دیا کرو - اس ترلوکی کو نہ چھوڑو - تمہارے بغیر دیوتا کمزور رہتے ہیں تمہارے بغیر ہمت و دلیری کے کام نہیں ہو سکتے - جن سے تم خوش ہوتی ہو - وہ نہال ہو جاتا ہے" +

لکشمی بولیں "اے اندر! میں تم سے خوش ہوں اب تمہارے لوگوں کو کبھی نہ چھوڑونگی - اور جو لوگ اس ستتی کو پڑھیں گے اور گاوینگے اُن سے میں راضی رہونگی"

پراشر جی بولے - اے میتریہ! اس طرح لکشمی پیدا ہوئی تھیں - پہلے یہ کھیاتی نامی بھرگو کے ستری سے پیدا ہوئی تھیں پھر سمدر سے نکلی تھیں اور جب جب دشنو اوتار لیتے ہیں تب لکشمی بھی ساتھ ساتھ آتی ہیں - وامن جی کے اوتار کے وقت وہ کمل سے پیدا ہو کر کملا کہلائیں - رام اوتار میں سیتا - پرسرام کے ساتھ دھرنی اور کرشن کے ساتھ رُکمنی ہوئیں - جب وشنو آدمی کا روپ دھارن کرتے ہیں یہ بھی اُن کے ساتھ اُسی طرح کی لیلا کرتی ہیں - جو لکشمی کے اس راز کو سمجھتے پڑھتے اور غور کرتے ہیں وہ تین پُشت تک غریب و محتاج نہیں ہوتے ۱ +

---

۱ پڑھنے والے خیال رکھیں کہ یہ سب باتیں غلط نہیں ہیں سچی ہیں اور لفظ بلفظ سچی ہیں - النکار میں بیان کیگئی ہیں - النکار کی صراحت کرنی کتھا کو منہ چڑھانا ہے - کیونکہ پوری پوری وضاحت مشکل ہے - تاہم یہ خیال رہے جیسے لطیف رچنا ہوتی ہے ویسے ہی کثیف رچنا بھی ہوتی ہے - اور یہ رچنا خود انسان کے دلمیں بھی ہوتی رہتی ہے - انسانی جذبات دو طرح کے ہیں (بقیہ دیکھو صفحہ ثانی)

دسواں ادھیاۓ

میتریہ بولے۔ آپ نے سب کچھ بیان کر دیا۔ اب بھرگو کے بعد کی سرشٹی بیان کیجئے ٭

پراشر نے جواب دیا لکشمی جو وشنو کی دھرم پتنی ہے۔ بھرگو کی ستری کھیاتی سے پیدا ہوئی تھی۔ اِن سے دو لڑکے اور پیدا ہوئے تھے دھاتری اور ودھاتری اور ان کا بیواہ آیتی اور نیتی نامی میرو کے دو لڑکیوں سے ہوا تھا۔ ان سے پران و مرکنڈ دو لڑکے ہوئے۔ مرکنڈ کا لڑکا مارکنڈیہ منی کہلایا۔ اِن سے وید شرا نام لڑکا ہوا۔ اور پران کا دیوتی مان اور دیوتی مان کا راجمان۔ اور اِن سے بھرگو نسل کا سلسلہ چلا۔ مریچی کی ستری سمبھوتی سے پورن ماس لڑکا ہوا۔ اُس سے ورج اور سروگ ہوئے اور مریچی ہی کے لڑکے کشیپ رشی ہیں۔ اُن کی نسل کا بیان آگے آویگا۔ انگرا کی ستری سمرتی سے لڑکا وسینی والی کوھرا کی انومتی لڑکی

بقیہ نوٹ صفحہ سابقہ:۔

بُرے اور بھلے۔ بھلے دیوتا ہیں بُرے راکھشس ہیں۔ دیوتاؤں کے سردار اِندر جب دُرباسا یعنی بُری باستا سے ملتے ہیں کمزور ہو جاتے ہیں نیک جذبات دب جاتے ہیں بُرے اُبھر کھڑے ہوتے ہیں اُسی وقت جب بھگوان کی بھگتی کا خیال آتا ہے تب من روپی سمندر کے متھنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ مندر اچل پربت غور و فکر ہے۔ سمجھ روپ اٹل وشواس ہے جو خود وشنو کا روپ ہے۔ سیس ناگ چت کی ورتیاں ہیں۔ اس وقت بُرے جذبات جو اوپر رہتے ہیں جھُلس جاتے ہیں اور دُم کی طرف رہنے والے نیک جذبات شانت رہتے ہیں اس وقت آتم وچار روپ امرت۔ بھگتی روپ لکشمی پیدا ہوتی ہے جس کا مہما بل وپراکرم ہے۔ یہ بھگتی وشنو کے چرن میں ارپن کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ اُن کی ساتھنی ہے۔ میرا تیرا اپنا سب چلا جاتا ہے۔ صرف نارائن کا خیال رہتا ہے اور نیک جذبات پھر کبھی لکشمی سے خالی نہیں ہونے پاتے وعلیٰ ہذالقیاس۔ چونکہ ان کے صرف خود کتاب بن جائیگی۔ اس لئے اختصار سے صرف تھوڑا سا بیان کیا گیا۔ سمجھنے والے سمجھ لیں سرشٹی اسی سلسلہ سے پیدا ہوتی ہے "شیو"

ہوئی۔ اتری کی ستری انوسوئیا سے سوم۔ دُرباسا و دتاتر سے تین بڑے پرتاپی لڑکے
ہوئے۔ پُلستیہ کی ستری پریتی سے دمبھولی نام لڑکا ہوا۔ انہیں کا نام اگست بھی
پُولہہ کی ستری چھما سے کردم۔ اُروری وان۔ سہشنُو تین لڑکے ہوئے۔ کرتو کی ستری
سنتتی سے ساٹھ ہزار لڑکے پیدا ہوئے۔ وسشٹ کی ستری اُرجا سے رجگا
اُردھوباہو۔ سَوان۔ اَنگھ۔ سُتپا۔ وشُکر یہ لڑکے ہوئے جو تیسرے منونتر میں
سپت رشی تھے اور جو برہما کا ایک اگنی نام پُتر ہوا تھا اُس کی ستری سواہا سے
پاوک۔ پَوَمان۔ شُوچی تین لڑکے ہوئے۔ ان تینوں کے پندرہ پندرہ لڑکے ہوئے چنانچہ
اور یہ سب اپنے باپ دادا کے ساتھ اُنچاس ہو گئے ہیں۔ اگنشواتا۔ و۔ بَرہِشد
پتروں کی نسل برہما سے پیدا ہوئی تھی۔ ان میں جو لوگ اگنی ہوتر کرتے ہیں اُن کے
پتر اگنشواتا ہیں اور جو نہیں کرتے اُن کے بَرہِشد پتر ہیں۔ ان پتروں سے سوا
ستری سے مینا۔ و۔ ویدھارنی دو لڑکیاں ہوئیں جو گُن والی تھیں +
یہ دکش کی لڑکیوں کی اولاد کا بیان ہے +

گیارہواں اودھیاء

پراشر بولے۔ میں تم کو بتا چکا ہوں کہ سوائمبھو منو کے دو بہادر اور دھرماتما لڑکے
تھے پریہ ورت اور اُتان پاد۔ اُتان پاد کے دو لڑکے تھے اُتم سُورُچی سے اور
دھرو سُنیتی سے۔ سُنیتی راجہ کو اتنی پیاری نہیں تھی۔ ایک دن دھرو نے اپنے
بھائی اُتم کو راجا کی گود میں دیکھا جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسکو بھی گود میں بیٹھنے کا
شوق پیدا ہوا۔ لیکن سُورُچی موجود تھی اسوجہ سے راجا کو اس کے پیار کرنے کی

جرأت نہیں ہوئی۔ دھرو کو باپ کی گود میں جانے کا شائق دیکھ کر سوروچی نے اُن
سے کہا "لڑکے! تو ایسا حوصلہ مت کر۔ تو میرا بیٹا نہیں ہے اور اس جگہ کے لئے
صرف اُتّم ہی موزوں ہے۔ یہ سچ ہے کہ تو راجہ کا لڑکا ہے۔ مگر میرے پیٹ سے نہیں
پیدا ہوا۔ شاہی تخت صرف میرے لڑکے کے لئے ہے۔ تو اس اُمید سے باز آ کیا
تو نہیں جانتا کہ تو سونیتی کا لڑکا ہے"+

لڑکے نے اپنی سوتیلی ماں کی بات سُنی۔ اُسکو غصہ آگیا۔ اور اپنی ماں کے پاس
چلا گیا۔ ماں نے اس کو پریشان پاکر اپنی گود میں اُٹھا لیا۔ اور اُس کے غصہ کا باعث
پوچھا۔ دھرو نے سوروچی کی تلخ کلامی کی شکایت کی اور سارا حال لفظ بلفظ سُنا دیا۔
لڑکے کی باتوں کو سُن کر سونیتی نے سرد آہیں بھریں اور روتے ہوئے اُس سے کہا
"سوروچی نے سچ کہا۔ بیٹے! تو بدنصیب ہے۔ خوش قسمت لڑکے کو سوتیلی ماں نفرت
نہیں کرتی۔ جو کچھ تم نے پہلے بُرے کرم کئے تھے یہ اُنہیں کا پھل ہے۔ جو اچھا
کرم کرتے ہیں صرف اُنہیں کو تخت و تاج ملتا ہے۔ سوروچی نے اچھے کرم کئے
تھے اس لئے راجہ اُس کو پیار کرتے ہیں۔ اُتّم کے ہی کرم اچھے تھے کہ وہ تاج و تخت
کا وارث ہوگا۔ بیٹے! اس بات کو یاد رکھ اور رنج مت کر لیکن اگر سوروچی کی باتوں سے
تیرے دل کو دکھ پہنچا ہے تو تُو دھرم کے کام کر۔ نیک بن۔ دھرماتما ہو۔ سب کے
ساتھ پریم و دیا سے پیش آ۔ ایسے آدمی کو کامیابی نصیب ہوتی ہے"+

دھرو نے کہا "ماتا! میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔ تیری باتوں سے مجھ کو تسلّی نہیں
ملتی۔ میں کوشش کرونگا کہ تمام دُنیا میری عزت کرے اور گو میں سونیتی کا لڑکا ہوں
تو ایک دن میرے اقبال کو دیکھیگی۔ اُتّم اپنے باپ کے تخت کا مالک بنے میں ایسے
تخت کی خواہش کرونگا جو میرے باپ کو بھی نصیب نہیں ہوا ہے"+

یہ کہہ کر دھرو ماں کے گھر سے باہر نکل گیا۔ شہر سے دور فاصلہ پر سپت رشی
رہتے تھے جو مرگ چھالا پر بیٹھے تھے۔ ان کو نمسکار کر کے دھرو نے کہا "مہاتماؤ!
میں سونیتی اور اُتان پاد کا لڑکا ہوں۔ دُنیا سے اُداس ہو کر تمہارے پاس آیا ہوا ہوں"
رشیوں نے کہا "راجہ کا لڑکا اور پانچ برس کی عمر! کیسے ممکن ہے کہ تم میں ویراگ
پیدا ہو۔ تمہارا باپ راجہ ہے تم کو کس بات کی کمی ہے۔ ہر چیز تم کو میسر ہے تمہاری
تندرستی بھی اچھی ہے۔ تمہاری اُداسی کا سبب کیا ہے۔ ہم سے بیان کرو" +

دھرو نے تب سارا قصہ اُن کو سُنا دیا۔ اور اس کو سُنکر رشی آپس میں کہنے لگے
"کشتریوں کا سوبھاؤ کیسا زہریلا ہوتا ہے کہ لڑکے بھی بات برداشت نہیں کر سکتے
اور سوتیلی ماں کے سخت لفظوں کو دل سے نہیں بُھلا سکتے۔ اے کشتری کمار! تو کس
سے کہہ۔ کیا چاہتا ہے۔ ہم سے جو کچھ ہو سکیگا تیری مدد کرنے کو تیار ہیں" +

دھرو نے جواب دیا "رشیو! مجھ کو دولت کی ہوس نہیں ہے نہ میں راج چاہتا
ہوں۔ مجھ کو ایسی عزت کی خواہش ہے جو پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوئی ہے مجھے
بتائیے۔ میں کیا کروں کہ سب سے زیادہ عزت مجھ کو مل جائے" مریچی بولے "جو
گووند کو راضی نہیں رکھ سکتے اُن کو بڑا رتبہ نہیں ملتا۔ تم پرمیشور کی بھگتی کرو" اتری
نے کہا "جو ایشور کو خوش کر لیتا ہے۔ لاثانی درجہ حاصل کرتا ہے۔ یہ سچی بات
انگرا بولے "ہری کا پوجنے والا سب سے بڑی پدوی پاتا ہے" پولستیہ نے سمجھایا
بڑائی کی خواہش ہے تو پرماتما کی بھگتی کرو۔ وہ پربرہم ہیں مکتی اور سدھی اُن سے
ملتی ہے" کرتو نے کہا "جناردن تپ میں رہتے ہیں تپ اور دھیان سے سب کچھ
پراپت ہوتا ہے" پلہ نے رائے دی "اندر نے بھگوت کی پوجا سے بڑا مرتبہ پایا
کہ دیوتاؤں کے راجہ بنے تم بھی اُن کی پرستش کرو" وششٹ نے کہا "وشنو کے

ہونے سے تین لوک کی اُتم وستو ملتی ہے"+

دھروُ نے جواب دیا "آپ نے مجھ عاجز کو پرماتما کے پرسن کرنے کی ہدایت دی ہے اب یہ فرمائیے کہ میں کس طرح اُن کو خوش کروں - مہا رشیو! مجھ پر دیا کرو اور مجھ کو تعلیم دو" رشی بولے " راجکمار! سنو لوگوں نے کس طرح وشنو کی پوجا کی ہے پہلے اپنے من کو تمام باہری باتوں اور خیالوں سے ہٹالو - اور چِت کو اُس میں لگاؤ ایک ہی جگہ چِت رہے - اور" اوم نمو واسودیوائے" اُچارن کرتے رہو - واسودیو ہی برہم گیان ہیں اور برہما وشنو اور شیو اُن کے روپ ہیں - سوئمبھو منو تمہارے پرداوا نے بھی اسی کا جپ کیا تھا - وشنو نے اُن کو ایسی کامیابی دی جو تین لوک میں کسی کو کبھی نہیں ملی - تم بھی گوبند کے پرسن کرنے کے لئے اِس کا جاپ کرو+

بارھواں ادھیاء

رشیوں سے تعلیم پاکر اور اُن کو نمسکار کر کے دھروُ جمنا ندی کے کنارے ایک پاک جگہ میں چلے گئے - جس کو مدھوبن کہتے ہیں جو مدھو نامی ایک راکشس کے نام سے مشہور ہے اور جس کے لڑکے لون کو مابعد زمانہ میں شتروگھن نے مار کر متھرا نامی شہر بسایا تھا - یہاں آکر دھروُ تپ کرنے لگے - اور وشنو کے دھیان میں مصروف ہوئے - وشنو جو دیاپک ہیں ان کے دل میں بس گئے - اور تپ کے بل سے اُن میں بڑی طاقت آگئی +

ا رشیوں نے درحقیقت مختصر لفظوں میں دھروُ کو یوگ کی بدھی بتائی جو یوگ سوتر میں بیان کی گئی ہے - اسکی صراحت یوگ درشن میں ہے - شیو +

یم ڈر گیا۔ اور اندر نے صلاح کر کے اُن کے تپ بھنگ کرنے کی کوشش
اور سو منیتی کی شکل میں رونے لگا کہ " بیٹے! ایسے سخت تپ سے باز آ جاؤ۔ بڑی
کے بعد تم مجھ کو ملے ہو۔ تمہارا دھرم صرف اتنا ہے کہ مجھ کو پیار کرو۔ ورنہ میں
جان دیدونگی " مگر دھرو وشنو کے دھیان میں مصروف رہے۔ اس نے اپنی
مصنوعی ماں کیطرف نگاہ بھی نہیں کی۔ اُس نے چلا کر کہا " میرے بیٹے بھاگ
بھاگ جا۔ راکشس برباد کرنے آ رہے ہیں " یہ کہکر وہ غائب ہو گئی۔ پھر راکشس
اُن پر حملہ آور ہوئے سینکڑوں گیدڑ کس طرح چلانے لگے اور لڑکے کے ڈرانے
کے واسطے باآواز بلند کہا " اس کو مار ڈالو " مگر دھرو پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ ان
وشنو کے اور کسی طرف بھی اُن کا خیال نہیں گیا ✤

ساری تدبیریں ناکامیاب ہوئیں تب دیوتا گھبرا کر اور لڑکے کے تپ
ڈر کر وشنو کے پاس مدد کے لئے گئے۔ وشنو نے کہا " اس لڑکے کو اندر کی
تک کی خواہش نہیں ہے نہ وہ دیو لوک چاہتا ہے۔ جو اسکی خواہش ہے۔
پوری کرونگا۔ اس لئے تم دیوتا لوگ سب واپس چلے جاؤ " ✤

تب وشنو چکر شنکھ گدا پدم دھارن کئے ہوئے دھرو کے پاس آکر
لگے " اُتان پاد کے بیٹے! تمہارے تپ سے ہم بہت پرسن ہوئے۔ بر مانگو "
نے وشنو کی بات سُنی۔ آنکھیں کھولدیں۔ اور خیال کرنے لگے کہ کس طرح اُن
دیا کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور کس طرح ستتی کیجائے۔ آخر سوچ سمجھ کر پوچھا
اگر تم مجھ پر پرسن ہو تو مجھ کو بتاؤ۔ میں کیسے تمہاری ستتی کروں " وشنو نے اُن کی
سے خوش ہو کر اُن کو اپنے شنکھ سے چھو دیا اور راجکمار ستتی کرنے لگے " جس
رُوپ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ پرتھوی۔ من۔ بدھی۔ اہنکار اور آتما ہیں۔ میں اُسکو

کرتا ہوں۔ اے بھگوان! نہ تم میں گن ہیں نہ بھوت اور بدھی تم کو چھو سکتے ہیں تم کو
نمسکار ہے۔ تم برہمہ ہو۔ تم میں ہزاروں سر ہزاروں آنکھیں اور ہزاروں پاؤں
ہیں تم جگت کے پرے ہو۔ پُرشوتم! تم وِراج۔ سوراج۔ سمراج اور ادھی پُرش ہو
سُورگ۔ پاتال۔ پرتھوی سب تم میں! اور تم سے ہیں۔ رِگ۔ سام۔ یجر۔ تم سے ہی
نکلتے ہیں۔ جس طرح نیاگمرودھ کے بیج میں سب کچھ رہتا ہے اسی طرح جگت کا
بیج تم میں ہیں۔ جیسے نیگمرودھ کے بیج سے درخت کا تنہ۔ پھل پھول شاخیں
نکلتی ہیں ویسے جگت تم سے نکلتا ہے اور پھیل جاتا ہے۔ تم کو نمسکار ہے"۔

وشنو نے دھرو سے کہا" تیرے تپ کا پھل پورا ہوا۔ تو نے مجھ کو دیکھ لیا۔
میرا درشن کبھی نشپھل نہیں جاتا۔ اس لئے تجھ کو جو بر مانگنا ہے مانگ لے"۔ دھرو
نے جواب دیا" جگت پتے! آپ میرے من کی جانتے ہو۔ میری سوتیلی ماں نے کہا
تھا کہ شاہی تخت صرف اس کے لئے ہے جو میرے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ میں
آپ سے ایسا اونچا رتبہ مانگتا ہوں جو سب سے زیادہ عزت والا ہو اور ہمیشہ قائم رہے"
وشنو نے کہا" تیری مراد پوری ہوگی۔ میں تیرے پہلے جنم میں بھی تجھ سے پرسن
رہا ہوں۔ پہلے تو براہمن تھا۔ تیرا بھگت تھا۔ ماں باپ کا آدر کرنیوالا تھا۔ اور
اپنے دھرم پر ثابت قدم رہتا تھا۔ ایک راج پتر عالم جوانی میں تیرا دوست
بنگیا یہ شخص حد درجہ کا عیش پرست تھا۔ اسکو دیکھ کر تجھ کو خواہش ہوئی کہ تو
بھی کسی راجا کا لڑکا ہو۔ اس لئے اُتّان پاد کے ہاں پیدا ہوا۔ مگر جو بات سوئمبھو
منو کے بنش کے لئے زیبا ہوتی تم نے نہیں مانگی صرف مجھ کو پرسن کیا اسلئے
تم کو وہ رتبہ ملیگا۔ جو تینوں لوک میں کسی کا نہیں ہے۔ تو ستاروں اور سیاروں
کا سہارا ہوگا۔ سورج۔ چاند۔ منگل۔ سنیچر و دوسرے تارا گن سے اونچا رہیگا سپت

رشیوں و دیوتاؤں سے بھی تیری پدوی اونچی ہوگی۔ کوئی دیوتا چار یگ خواہ مَنو
تک رہتے ہیں تو کلپ بھر رہیگا۔ تیری ماں سونیتی بھی تیرے پاس کلپ بھر چمکیلے
ستارے کے محور میں رہیگی۔ سب تیری ستتی و سُمرتی کرینگے۔ اور تجھ کو دھرم کا پُنیہ
پراپت ہوگا"

اِس طرح وشنو سے بَر پاکر دھرو اونچی سنتھان کو پہنچے۔ اُن کے تیج کو دیکھکر
دیوتاؤں کے آچارج نے یہ شلوک پڑھا ہے "اس تپ کی مہما بھاری ہے اس کا
پھل آشچریہ ہے۔ دھرو سپت رشیوں سے بھی بڑھ گئے" سونیتی کی بڑائی
کسی کون مہا گا سکے۔ دھرو کو جنم دیکر ایسا سنتھان پایا۔

تیرھواں ادھیاء

پراشر بولے۔ دھرو کی ستری شمبھو تھی۔ اُس سے شلشٹی۔ و۔ بھویہ۔ دو
لڑکے ہوئے۔ شلشٹی کی سوچھایا نام ستری سے رِپو۔ رِپنجے۔ وِپر۔ ورِکل۔ ورِک تیج
پانچ لڑکے ہوئے۔ رِپو کی ستری ورِہتی تھی۔ اُس سے چاکشش بڑا اقبالمند
پیدا ہوا۔ چاکشش سے ورن کے ہنس میں پشکرنی ہیں منو چاکشش انتر نیا
پرجاپتی کے لڑکی سے پیدا ہوا۔ منو کی ستری نَڈوَلا تھی اُس سے اُدرو۔ پورا
ستیہ وِدیُمن۔ تپسون۔ ستیہ وارج۔ کوی۔ اگنشٹوم۔ اَتی راتر۔ سودیُمن
ابھی مینو ہوئے۔ اُدرو کی ستری اگنیئی سے چھ لڑکے ہوئے انگ۔ سومنس۔
سواتی۔ کرتو۔ انگرس۔ شیو۔ ان میں سے ایک انگ کی ستری سونیتا تھی جس
کے ایک ہی لڑکا وین تھا۔ وین کے پرتھو پیدا ہوا۔ یہ وین وہی ہے جس کے

اولاد نہیں تھی۔ اور رشیوں نے اُس کے دہنے ہاتھ کو مَلکر پرتھو کو پیدا کیا تھا۔
جنہوں نے اپنے پرجا کے لئے پرتھوی کو دوہا تھا +

میتریہ بولے "رشیوں نے کیوں بین (وین) کے ہاتھ کو متھا جس سے
پراکرامی راجہ پرتھو پیدا ہوئے +

پراشر مُنی نے جواب دیا "سونیتا اصل میں مرتیو کی لڑکی تھی۔ اور پہلے
انگ کو بیاہی تھی۔ اُس سے وین پیدا ہوا۔ جو طبیعت کا بُرا تھا۔ اور اپنے
نانا کے خواص کا وارث بنکر آیا تھا۔ جب یہ تخت پر بیٹھا۔ اس نے اعلان کردیا
کہ نہ کوئی پوجا پاٹ کرے نہ براہمنوں کو دان دے میں ہی بحیثیت راجہ یگیہ پتی
ہوں۔ میرے سوا اور کسی کیلئے کیوں یگیہ کیا جائے۔ رشی عزّت کے ساتھ اُس
کے پاس گئے اور کہنے لگے "مہاراج! سنئے۔ ہم آپکو نمسکار کرتے ہیں سب کے
مالک وشنو بھگوان ہیں اُن کے پرسن کرنے کیلئے حکم دیجئے کہ ہم یگیہ کریں اُس
کا ایک بھاگ آپ کا بھی ہے۔ وشنو پرسن ہو کر آپکی مراد پوری کرینگے" وین
نے کہا "مجھ سے بڑا کوئی بھی نہیں ہے۔ نہ میرے سوا کسی کی پوجا ہونی چاہئے
یہ ھری کون ہے جس کو تم یگیہ پتی کہتے ہو۔ برہما۔ وشنو۔ سمبھو۔ اِندر۔ وایو
یم۔ رُدی۔ اگنی۔ ورن۔ وہاترسی۔ پوشن۔ بھومی۔ چندر یہ سب راجا میں
ہیں۔ راجا ہی ہیں ایشور یہ ہے۔ اسی وجہ سے میں نے تم کو ایسا حکم دے
رکھا ہے۔ نہ یگیہ کرو۔ نہ دان دو" رشیوں نے پھر سمجھایا مگر وین نے کچھ نہیں
سُنی۔ تب منیوں کو غصہ آگیا اور اُنھوں نے کہا اِس کمبخت راجہ کو مار دینا چاہئے
جس نے یگیہ پتی وشنو کو گالی دی وہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے" اور اِن
سبھوں نے راجہ پر حملہ کیا۔ اُسکو کشا گھاس سے چھو کر مار دیا +

اس کے بعد مُنیوں نے دیکھا کہ گرد اُڑ رہی ہے۔ پوچھا یہ کیا ہے۔ اور لوگوں نے جواب دیا "اب چونکہ کوئی راجا نہیں ہے بے ایمان سب کا دھن لوٹ رہے ہیں یہ گرد لوٹیروں کے جماعت کی ہے"۔ یہ سُن کر رشیوں نے مشورہ کیا۔ مل کر وین کی ران کو متھا۔ اُس سے حبشی کی شکل کا ایک لڑکا پیدا ہوا جو چھوٹے قد کا تھا رشیوں نے اُس سے کہا بیٹھ جا (نشِد) اور اس لئے اُس کا نام نشاد ہو گیا۔ اُس کی اولاد وِندھیاچل پربت میں رہتی ہے اور نشاد کہلاتی ہے۔ اور ان میں سفلہ مزاجی ہے۔ اس طرح وین کی بُرائی کو اُس کے جسم سے دُور کیا گیا تب براہمنوں نے راجہ کے داہنے ہاتھ کو متھا۔ جس سے پراکرمی پرتھو پیدا ہوا جو اگنی کی طرح تیجسوی تھا +

تب آکاش سے (مہادیو کا) اجگو نامی کمان اور آسمانی تیر اور چھتر گرے پرتھو کے پیدا ہونے پر سب خوش ہو گئے۔ وین کو بھی نرک سے نجات ہو گئی سمندر و ندیوں سے پانی و موتی یگیہ کرنے کے لئے آئے۔ برہما دیوتاؤں اور انگرس کی اولاد کو ساتھ لیکر پرتھو کو تخت پر بٹھایا۔ اور وہ تمام دُنیا کا راجہ ہوا پرتھو نے سب کے دُکھ درد دور کر دئے۔ رشیوں نے سُوت (بھاٹ) کو جو یگیہ سے پیدا ہوا تھا راجہ کی ستتی کرنے کے لئے کہا۔ بھاٹ نے پوچھا میں کس بات کی تعریف کروں تب رشیوں نے سمجھایا کہ اس کی بہادری اور دھرم کے لئے اُن کی ستتی گاؤ +

راجا یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور سوچنے لگا کہ مجھ کو دھرماتما ہونا چاہئے اور ایسے کام کبھی نہ کرنا چاہئے جس سے بدنامی ہو۔ اس لئے اُس نے ستتی کو سُنا "راجہ سچ بولنے والا۔ فیاض۔ اور وعدہ کا پورا کرنیوالا ہو۔ وہ عقیل۔ مہربان

مزاج - صابر - بہادر اور بُروں کو خوف دلانیوالا ہو - اپنے دھرم کرم کو جانے
لوگوں کی خدمات کا اعتراف کرے - مہربانی کے ساتھ گفتگو کرے - بوڑھوں کی
عزت کرنے والا ہو - براہمنوں کی عزت کرے - انصاف کا خون نہ ہونے دے -
اچھوں کا بھلا کرے اور انصاف کے وقت دوست دشمن کسی کا لحاظ نہ رکھے"۔

راجہ نے اِن سب باتوں کو ذہن نشین کر لیا - بہت سے یگیہ کئے - بہت
کچھ دان دیا - تھوڑے ہی دنوں پیچھے ملک میں قحط آگیا جس سے رعیت
پریشان ہو گئی - تب راجہ کے پاس سب لوگ آئے - انہوں نے پوچھا قحط کا
سبب کیا ہے ؟ جواب دیا گیا - پہلے راجہ کے بعد جب کوئی وارث نہیں رہا تھا
سب بنسپتی تباہ ہو گئی تو راجہ ہے ہم کو کھانے کو لا کر دے - ساری پرجا بھوک سے
پریشان ہو رہی ہے - تجھ کو پرجا کا پالن کرنیوالا اور رکشا کرنیوالا بنایا گیا ہے - یہ
تیرا دھرم ہے کہ پرجا کے کھانے کا سامان اکٹھا کیا جائے - ورنہ وہ نشٹ ہو جائیگی
یہ سُن کر راجہ نے اجگو کمان ہاتھ میں لے لی - اور آسمانی تیروں سے پرتھوی
پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا - پرتھوی گائے کی شکل کی بن گئی اور اُس کو دیکھ کر بھاگی
تمام لوکوں میں پھری مگر وین کو کمان لئے ہوئے ہر جگہ موجود پایا - تب پرتھوی
کہنے لگی "اے راجہ ! کیا تم نہیں جانتے کہ ستری کے مارنے کا پاپ بہت بڑا ہے
تم کیوں میرے مارنے کے ارادہ سے تیر کمان لئے ہوئے پھر رہے ہو"؟ راجہ نے
جواب دیا "جب ایک کے مارنے سے بہت آدمیوں کا نفع ہو وہاں مار دینا دھرم
ہے" پرتھوی نے کہا "اگر تم مجھ کو مار دو گے تو پھر تمہاری رعایا کا سہارا کیا
رہیگا" راجہ نے جواب دیا "میں اپنی بھگتی سے اُن کو سہارا دونگا" تب پرتھوی
خوف سے کانپنے لگی اور راجہ کو نمسکار کر کے کہنے لگی - میں تم کو ایک تدبیر بتاتی ہوں

اُسکو کام میں لاؤ۔ مناسب تدبیر پر عملدرآمد کرنا اچھا ہوتا ہے۔ تمام غلہ برباد ہو گیا ہے۔ لیکن میرے دُودھ سے پھر پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلیئے آدمیوں کی بھلائی کے خیال سے تم مجھ کو ایک بچھڑا لا دو۔ جس سے میرا دُودھ نکلے۔ زمین کو ہر جگہ سے کھود کر ہموار کر دو۔ تاکہ میں اپنا دُودھ سب جگہ چھڑک دوں اور غلہ پیدا ہو جائے۔ پرتھو نے ایسا ہی کیا۔ ہزاروں پہاڑ کھود کر ہموار کرا دیئے۔ زمین کو برابر بنا دیا۔ اس سے پہلے نہ گاؤں تھے نہ سرحد بندی تھی۔ زمین کی سطح اونچی نیچی تھی۔ نہ کھیتی ہوتی تھی نہ تجارت ہوتی تھی۔ نہ کہیں سڑکوں کا انتظام تھا۔ یہ ساری باتیں پرتھو کے زمانہ سے ہوئی ہیں۔ جہاں جہاں زمین ہموار تھی۔ راجا نے وہاں رعیت کو آباد ہونے کا حکم دیا۔ اس سے پہلے لوگ صرف پھل اور جڑ کھا کر رہتے تھے اور چونکہ وہ قحط کی وجہ سے بہ مشکل ملتے تھے۔ پر جا دُکھی تھی۔ سویمبھو منو بچھڑے بنے اور راجہ نے خود پرتھوی کو دوہا۔ تب سب اناج پیدا ہونے لگے جن کو اب دُنیا کھاتی ہے۔ پرتھو اس لئے سب کا باپ کہلاتا ہے اور زمین یہ پرتھوی یعنی پرتھو کی لڑکی کہلاتی ہے۔ تب سے دیوتا رشی راکشس۔ گندھرب۔ یکش ستری ناگوں وغیرہ میں برتنوں میں دُودھ دوہنے کا رواج ہوا۔ ہر دوہنے والے اور بچھڑے خاص خاص طرح کے ہیں +

یہ پرتھوی ماں۔ واید سب کی پرورش کرنیوالی ہے۔ یہ وشنو کے پد سے پیدا ہوئی ہے۔ اور پرتھو۔ وین کے بیٹے کی لڑکی ہے۔ اور یہی شخص دُنیا میں سب سے پہلا ہے جو راجہ کہلایا +

چودہواں ادھیاء

پرتھو کے دو لڑکے تھے - انتردھی اور پالن - انتردھی کی ستری سکھنڈنی سے انتردہان پیدا ہوا - جو اگنی کے نسل کی کنیا دِھشنا سے بیاہا گیا تھا - اس سے چھ لڑکے پیدا ہوئے - پراچین برہس - شُکر - گائے - کرشن - ورج اور اجن ان میں سے پہلا شخص بڑا زبردست اور طاقتور ہوا ہے - اور جس نے ھواودھان کے مرنے کے بعد بڑی خلقت پیدا ہوئی اس کو پراچین برہس اس لئے کہتے تھے کیونکہ اس نے کوشا گھاس کو پرتھوی پر پورب کیطرف رکھا تھا - بہت دنوں تک تپ کرنے کے بعد اُس نے سوَرنا سمندر کی لڑکی سے شادی کی اُس سے دس لڑکے پیدا ہوئے جن کو پرچیت کہتے ہیں اور جو شستر وِدیا میں ہوشیار ہوتے ہیں یہ سب بیتسوی و دھرماتما تھے اور سمندر میں رہکر دس ہزار برس تک تپ کیا ۔

میتریہ نے پوچھا - مہرشی! ان لوگوں نے اس قدر تپ کیوں کیا؟

پراشر بولے - پراچین برہس نے اپنے لڑکوں سے کہہ رکھا تھا کہ برہما نے اُس کو زیادہ خلقت پیدا کرنے کا حکم دے رکھا ہے - جس کو اس نے مان لیا تھا - اور اُس نے اپنے لڑکوں کو بھی وہی ہدایت دی - ان لڑکوں نے بھی باپ کے حکم کو قبول کیا مگر یہ پوچھا کہ ہم کس طرح کام کریں - اُس نے جواب دیا "جو شخص وشنو کی پوجا کرتا ہے وہ جو چاہتا ہے پراپت کر لیتا ہے - اس لئے ہری گوبند کی پوجا کرو - تاکہ آدمیوں کی نسل خوب بڑھے" اور یہ پرچیت باپ کا حکم سُن کر سمندر کی گہرائی میں چلے گئے - اور وہاں ھری کی پوجا و تپسیا کرنے لگے +

میتریہ نے پوچھا" اے رشی! اُنہوں نے سمندر میں رہکر جس طرح وشنو کا آرادھن کیا وہ تم مجھ کو سُنا دو +

پراشر بولے" ہم اُس کو نمسکار کرتے ہیں جو بانی کی آدا ور انت ہے۔ اس انت جگت کا سوامی۔ ویاپک۔ پرکاشوان۔ چھا اچھہ کا آدی کارن۔ جو کال سے الگ نہیں ہے۔ جو سورج چاند۔ ستاروں اور دیوتاؤں میں ہے۔ جو گرمی سردی اور برسات کا سبب ہے۔ جو آکاش کے اندھکار کو دور کرتا اور پرکاشوان بناتا ہے۔ پرشوتم کو نمسکار ہے جو پوتر آتما اور گُنا تیت ہیں۔ اور جو دُکھوں سے پرے ہیں نہ اُن کا رنگ ہے نہ رُوپ ہے نہ آکار ہے۔ نہ وہ اونچے ہیں نہ نیچے ہیں نہ اُن میں راگ ہے نہ دویش ہے نہ اسمیں من ہے نہ بُدھی ہے۔ نہ حرکت ہے نہ ناک کان ہیں۔ اُس وشنو کو نمسکار ہے جس کو بانی نہیں بنا سکتی اور نہ آنکھ دیکھ سکتی ہے" +

اس طرح ستتی گاتے ہوئے وہ سمندر میں رہے تب وشنو اُن پر پرگٹ ہوئے۔ اور بھگوان کو گرڑ پر سوار دیکھ کر پرچیتوں نے اپنا سر جھکا لیا۔ ان کو نمسکار کیا۔ وشنو نے کہا" بر لو۔ جو تم چاہتے ہو مانگو۔ میں سامنے موجود ہوں"۔ پرچیتوں نے جواب دیا" باپ کی خواہش ہے کہ آدمی بہت بڑھیں یہی خواہش ہے" اور بھگوان اُن کو بر دیکر غائب ہو گئے اور وہ بھی پانی سے باہر نکلے +

پندرھواں ادھیاء

پراشر بولے۔ جب پرچیتس تپسیا کر رہے تھے۔ اُس وقت کوئی راجہ نہیں

رہا تھا۔ ساری پرجا برباد ہو گئی تھی۔ اور پرتھوی پر سب جگہ درخت ہی درخت ہو گئے تھے۔ ان درختوں کی کثرت سے ہوا نہیں چلتی تھی۔ اور جنگل اتنے گھنے ہو گئے تھے کہ دس ہزار برس تک انسان کا کام کاج نہیں کر سکتے تھے۔ جب پرچیتیں تپسیا کر کے نکلے انہوں نے یہ حالت دیکھی۔ غصہ ہوئے اور اُن کے مُنہ سے آگ کے شعلے نکلے۔ تیز ہوا نے درختوں کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا۔ وہ بالکل خشک ہو گئے اور آگ نے ان کو جلا دیا اور جنگل صاف ہو گئے۔ جب سوم (چندرما) نے دیکھا کہ سوائے چند درختوں کے باقی سب جل گئے تو وہ پرچیتیں کے پاس آ کر کہنے لگے "راجکمارو! غصہ کو ضبط کرو۔ ان درختوں سے بھی تمہارا کچھ کام ہوگا۔ ان کے ایک کنواری لڑکی ہے۔ اُس کو تم دسوں آدمی اپنی ستری بناؤ اس کا ماریشا نام ہے اور اس سے دھرو کے بنس کا سلسلہ چلیگا۔ تمہارے تپسیا کے آدھے تیج سے اور میرے آدھے تیج سے اس کے پیٹ سے دکش پیدا ہوگا اور اُس سے نشیہ جاتی کی اُپتنی ہوگی"

(چندرما نے کہا) "پہلے زمانہ میں کنڈو نام ایک رشی تھا جو دریائے گومتی کے کنارے تپ کرتا تھا۔ اندر نے اُس کے تپ بھنگ کرنے کیلئے پرم لوچا نامی ایک اپسرا کو بھیجا۔ جو بڑی خوبصورت تھی۔ اُس نے رشی کو اُن کے تپ سے ہٹا دیا۔ وہ دونوں منڈار پربت کی وادی میں ڈیڑھ سو برس تک رہے۔ ایک دن مُنی سے اُس نے کہا میں اِندر لوک جانا چاہتی ہوں وہ بولے کچھ دن اور رہجاؤ۔ اپسرا اُن کے شراپ کے ڈر سے کچھ دن اور رہی اور اُن کو خوش کرتی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس نے پھر جانے کی خواہش کی مُنی نے پھر روکا۔ غرضیکہ کئی مرتبہ اُس نے جانا چاہا اور مُنی کے کہنے سے رُک گئی۔ اور مُنی حد سے زیادہ اُس پر پریم

کرنے لگے اور صدیاں گذار دیں"*

"ایک موقع پر مُنی جلدی کے ساتھ اپنے جھونپڑے سے باہر نکلے اپسرا نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہو۔ یہ بولے میں سندھیا کرنے جاتا ہوں۔ ورنہ نِت کرم کا پاپ لگیگا" اپسرا ہنسی "آپ کیا کہتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے آپ کا ایک دن صبح یوں کا دن ہوتا ہے۔ یہ عجیب و غریب بات ہے۔ ذرا اسکی صراحت کیجئے" مُنی بولے "سُندری! تو مجھ کو صبح کی سندھیا کے وقت ملی تھی۔ اب شام کا وقت ہے تو ہنستی کیوں ہے؟ سچی بات کیوں نہیں کہتی" پرم لوچا نے جواب دیا "مہاراج! آپ سچ کہتے ہو۔ میں صبح کیوقت آئی تھی مگر اُس وقت سے لیکر آج تک کئی سو برس گذر گئے" مُنی کو تعجب ہوا پوچھا کتنے دن میں تیری صحبت میں رہا۔ اس نے کہا "نو سو سات برس چھ مہینے اور تین دن" مُنی نے پھر پوچھا کہ آیا یہ صحیح ہے یا تو دِلگی کر رہی ہے" پرم لوچا بولی "مجھ کو آپ کے ساتھ جھوٹ کہنے کا حوصلہ کب ہو سکتا ہے"*

یہ سُنکر مُنی اپنے آپکو لعنت کرنے لگا "مجھ پر دھتکار ہے۔ میرا تپ نشٹ ہو گیا میرا برہم گیان اور اُس کا پھل سب برباد ہو گیا۔ اِس عورت نے مجھ کو گمراہ کر دیا اور میں اندھا بن گیا۔ برہم کی پراپتی کمزور آدمیوں کو نہیں ہوتی۔ کام نے مجھ کو اسی وقت مار دیا جب میں برہم گیان حاصل کرنے کے قریب پہنچا تھا۔ اس کام پر دھتکار ہے" رشی اسطرح دیر تک اپنے آپکو بُرا بھلا کہتا رہا۔ پھر اپسرا سے کہنے لگا "مکار لڑکی! تو نے اندر کا کام کیا اور میرے تپ کا ناش کر دیا۔ جو لوگ سات قدم ساتھ ساتھ چلتے ہیں وہ دوست کہلاتے ہیں تو میرے ساتھ صدیوں رہی ہے۔ اس لئے میں شراپ سے تجھ کو بھسم نہ کرونگا۔ اس کے سوا تیرا قصور بھی کچھ نہیں ہے قصور میرا ہے

میں کام کو بس میں نہ رکھ سکا"+

جب مُنی بات کر رہے تھے پرم لوچا ڈر سے کانپ رہی تھی۔ مُنی نے پھر کہا جا چلی جا۔ اور وہ وہاں آکاش مارگ سے اندر لوک کو چلی۔ اُس کا جسم پسینا پسینا ہو گیا تھا۔ اور چونکہ درختوں کے اوپر سے گذری تھی۔ پسینہ اُن کی چوٹی پر گرا۔ اور وایو نے سب کو اکٹھا کیا۔ میں نے اپنے کرنوں سے اُسکی پرورش کی۔ اور چونکہ درختوں کی چوٹی پر اُسکی پرورش ہوئی تھی۔ اُس کا نام ماریشا رکھا گیا۔ اے پرچیتس! یہ کنیا تم کو درختوں سے ملیگی"+

"کنڈو مُنی اُس واقعہ کے پیچھے وشنو لوک کو گئے اور بھگوان کی بھگتی کرنے لگے اور اُنکی ستتی کی+

پرچیتس نے پوچھا "ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کنڈو مُنی نے کیا ستتی کی تھی"؟ اور سوم (چندر) نے جوابدیا۔ اُنکی ستتی یہ ہے:۔

پار کے پار ہو۔ وشنو اپار۔ نہیں کوئی پا سکے ہے پار تمہارا۔
بُدھی کے پار۔ اننت اگار۔ اگادھ۔ اگوچر۔ اپرم پارا
کشٹ ھرو۔ سوامی۔ پار کرو۔ بھو سندھ منجھار پڑا۔ دکھ پاؤں
ناتھ شنو بنتی یک میری۔ سناتھ کرو۔ تم پر بل جاؤں

اسطرح وشنو کی ستتی کرتے ہوئے کنڈو رشی نے مُکتی کا پد حاصل کیا"+

چندر بولے "میں تم کو اب یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ماریشا پہلے کون تھی۔ وہ پہلے جنم میں ایک راجہ کی بیوہ تھی اور اُس کے کوئی لڑکا بالا نہیں تھا۔ اسلیئے اُس نے وشنو کی پوجا کی اور وشنو پرسن ہو کر اُس پر پرگٹ ہوئے اور پوچھا تو کیا چاہتی ہے اُس نے جوابدیا۔ ناتھ میں ابھاگی ودھوا ہوں ایسا بردان دیجئے کہ مجھ کو اچھے بر ملیں اور

اُن سے جو لڑکا پیدا ہو وہ پرجاپتی بنے - اور یہ بھی بر دیجئے کہ میں معمولی طور پر پیدا
ہوں اور خوبصورت رہوں" وشنو نے کہا "ایسا ہی ہوگا - دوسرے جنم میں تجھ
کو دس شوہر ملیں گے - اور وہ سب کے سب نیکنام ہونگے اِن کے ذریعہ سے تیری
اولاد بہت ہوگی اور وہ تمام دنیا میں پھیلے گی" یہ کہکر وشنو انتردھیان ہو
اور یہ ماریشا وہی لڑکی ہے +

چندر کے کہنے پر پرچیتس نے ماریشا کے ساتھ شادی کی - اور پھر درختوں
پر ظلم کرنے سے باز آئے - اِس ماریشا سے دکش پرجاپتی پیدا ہوا - جو (پہلے
جنم میں) برہما کا لڑکا تھا - اور اِس سے بہت بڑی اولاد پیدا ہوئی - برہما کا حکم
اس نے چر - اچر لڑکوں کو پیدا کیا - دو پائے - چوپائے - نر - مادہ سب اس سے
پیدا ہوئے اس نے ان میں سے دس دھرم کو - تیرہ کشیپ کو اور ستائیس چندر
کو دئے - انھیں میں سے دیوتا - دیتیہ - ناگ - گائے - پکشی - گندھرب - اپسرا
وغیرہ پیدا ہوئے ہیں اُسی وقت سے میتھنی (عورت مرد کے میل سے) سرشٹی
ہونے لگی - سرشٹی تو پہلے بھی تھی - مگر اس سے پہلے قوت اِرادی - نظر - حس
خیال اور تپ سے رشی لوگ سنتان پیدا کیا کرتے تھے" +

میتریہ بولے "میں نے پہلے سُنا تھا کہ دکش برہما کے داہنے انگوٹھے سے
پیدا ہوئے تھے - اب وہ پرچیتس و ماریشا کے لڑکے و چندر کے پوتے کہے جاتے
ہیں - اِس سے مجھ کو کئی شبہے پیدا ہو رہے ہیں" +

پراشر نے جواب دیا "مرنا اور پیدا ہونا تمام جیوؤں میں برابر ہوا ہی کرتا ہے
اس سے دیویہ درشٹی والوں کو شبہ نہیں ہوتا - دکش اور دوسرے مُنی ہر وقت
رہتے ہیں اور پرلے میں اُن کا ابھاؤ ہو جاتا ہے - پہلے پیچھے پیدا ہونے سے کسی

میں بڑائی اور چھوٹائی نہیں مانی جاتی تھی۔ صرف تپ اور شکتی ہی کی وجہ سے آدمیوں میں کچھ کچھ اختلاف ہوتے تھے +

میتریہ نے کہا۔ برہما کے حکم سے دکش نے دیوتا۔ دیتیہ۔ گندھرب۔ ناگ اور راکشس کیسے پیدا کئے؟ +

پراشر نے کہا "دکش نے جس طرح رچنا کی اُس کا حال سنو پہلے اُس نے دیوتا۔ رشی۔ گندھرو وغیرہ بنائے۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ مانسی سرشٹی نہیں بڑھتی تب میتھنی سرشٹی کا بچار کیا تاکہ اُس کے ذریعہ خلقت بڑھے۔ اور ویرنا نامی پرجاپتی کے اسکنی نامی لڑکی سے شادی کی۔ اُس سے ۵۰۰۰ لڑکے پیدا کئے۔ جب نارو جی نے دیکھا کہ سرشٹی بڑھانا چاہتے ہیں اِن پانچ ہزار لڑکوں سے جن کے نام ہر یشو تھے یہ کہا کہ معلوم ہوتا ہے تم خلقت کو کثرت سے پیدا کرنا چاہتے ہو۔ تم کو نہیں معلوم کہ اس پرتھوی کا اوپر اور نیچے کا حصہ کتنے اور کیا ہیں اور ناوانوں کی طرح تم کو درمیانی طبقہ تک کا حال نہیں معلوم پھر کیوں اور کیسے سرشٹی کروگے اگر طاقت ہو تو پہلے اس کو دیکھو۔ اناڑی بنکر کام نہ کرو۔ ناروکی بات سنکر پانچ ہزار ہر یشو تحقیقات و تفتیش میں باہر نکلے اور پھر لوٹ کر نہیں آئے۔ جیسے سمندر کیطرف جانیوالی ندیاں واپس نہیں آتیں +

یہ تو چلے گئے۔ تب دکش نے ویرنا کی لڑکی سے پھر ایک ہزار لڑکے پیدا کئے اِن کا نام سب لاشسو تھا۔ ان کو بھی نارد نے بھگا دیا۔ اُنہوں نے سوچا "نارد سچ کہتے ہیں اور ہم کو اُسی راہ پر چلنا چاہئے جس پر ہمارے بھائی گئے ہیں جب ہم برہمانڈ کا پتہ لے لیں گے تب سرشٹی کریں گے اور وہ بھی منتشر ہوگئے اور واپس نہیں آئے تب سے ایسا کوئی بھائی نہیں رہا جو بھائیوں کی تلاش کرتا۔ یہ

عجیب خواص صرف اُن ہی مہاتماؤں میں تھا +

دکش نے دیکھا کہ نارد جی نے سب کو بھگا دیا۔ اس لئے اُن کو بد دعا دی کہ جاؤ تمہارا شریر جلد چھوٹ جائے اور تم پھر گربھ میں آؤ۔ یہ بد دعا دیکر دکش نے سوچا کہ لڑکے نارد کی وجہ سے بچنے نہ پاوینگے۔ اس لئے ساٹھ لڑکیاں پیدا کیں اُن میں سے دس دھرم کو تیرہ کشیپ کو۔ ستائیس چندرماں کو چار رشٹ نیمی کو دو بہوپتر کو دو انگرا کو دو کرشاسو کو دیں۔ اِن ساٹھ لڑکیوں کے نام یہ ہیں اُرُندھتی۔ وسو۔ یامی۔ لمبا۔ بھانو۔ مرُت وتی کے مرُت گن۔ وسو کے اٹھ وسو بھانو کے بھانو۔ مہورتبا کے مہورتج۔ لمبا کے گھوش۔ یامی کے ناگ وتھی آرُندھتی کے پرتھوی کے تمام جھنّے۔ سنکلپا کے سنکلپ +

وسو کے آٹھ وسو یہ ہیں۔ آپ۔ دھرو۔ سوم۔ دھر۔ انل۔ انل۔ پرتیوش پربھات +

آپ کے لڑکے ویرتار اڈیہ۔ شرم۔ شدانت۔ اور۔ دھونی چار ہیں دھرو کا لڑکا کال ہے۔ سوم کا ورچس جو ورچسون کا باپ تھا۔ دھر نے اپنی ستری منوہرا سے دروِن۔ ہُت ہویہ وہ۔ ششر۔ پران۔ و۔ رمن یہ پانچ لڑکے ہوئے +

انل کے دو لڑکے جو شیوا سے پیدا ہوئے تھے منوجو۔ اوجنات گتی تھے اگنی کا لڑکا کمار۔ سرکنڈے کے جو جھنّے میں پیدا ہوا تھا۔ اُس کے لڑکے ساکھہ۔ ویساکھہ۔ نیگمیہ۔ اور پرشتھاج ہیں +

کرتکاؤں کا لڑکا کارتکیہ کہلاتا ہے +

پرتیوش کا لڑکا رشی تھا جس کا نام دیول ہے۔ اس کے دونوں لڑکے

برہمہ گیانی تھے۔ واچسپتی کی خوبصورت اور دھرماتما بہن یوگ سدھا ہے جو تمام دُنیا میں محیط ہے اور اُس سے بے تعلق رہتی ہے اس کی شادی آٹھویں وسو پربھاس کے ساتھ ہوئی۔ اور اس سے وِشوکرمان پیدا ہوئے جو ہزاروں قسم کے صنعت و حرفت کے موجد ہیں۔ اور جو دیوتاؤں کے رتھ کو بناتے ہیں اور جن کی وجہ سے آدمیوں کو روزی نصیب ہوتی ہے +

اَجیک پاد۔ اہر ورد ہن۔ اَور۔ توشٹا یہی پیدا ہوئے اور توشٹا کا مشہور لڑکا وِشورُوپ ہوا۔ دُنیا میں گیارہ رُدر ہیں۔ یعنی ھر۔ بہرُوپ۔ ترمبیک اپراجت۔ شمبھو۔ کپردی۔ ریوت۔ مرگ ریادھیہ۔ وریشاکپی۔ سَرو۔ اور کپالن مگر اِن گیارہ رُدروں کے سو لڑکے ہوئے +

اب کشیپ کے ستریوں کے نام سُنو۔ اَدیتی۔ دِتی۔ دَنو۔ کالا۔ اَرِشٹا۔ سُرسا بسا۔ سُربھی۔ بنتا۔ تامرا۔ کرودھ بشا۔ اِرا۔ کدرو۔ مُنی +

اِن کے لڑکوں کے نام یہ ہیں جو تُشیت چاکشُش منونتر میں دیوتا گن کہلاتے تھے۔ جب ویوسوت منونتر کا زمانہ آنے لگا۔ سب نے بلکر صلاح کی کہ آؤ۔ اِس منونتر میں بھی جنم لیں تا کہ ہم ہی دیوتا بنے رہیں۔ چنانچہ جب ویوسوت منونتر آیا تو کشیپ کے اَدِتی ستری سے بارہ آدِتیہ ہوئے۔ وِشنو۔ شکر۔ اَریما۔ دھاتا توشٹا۔ پُوشا۔ ویوسوان۔ سَوِتا۔ مِتر۔ وَرُن۔ انش۔ بھگ۔ یہ بارہ تُشیت چاکشُش منونتر کے دیوتا گن اور ویوشوت منونتر کے آدتیہ ہیں +

چندرمان کے ستائیس ستریوں سے بڑے بڑے تیجسوی پُتر ہوئے +

اَرِشٹ نیمی کی ستری کے سولہ لڑکے۔ بہوپُتر کے چار لڑکیاں ہوئیں جو بجلی کہلاتی ہیں۔ انگرا کے پچیس وید کی رچاوَن کی ادھشٹاتری دیوتا ہوئیں

کر شناسو کے دیو پر ھرن نام پتر ہوئے - یہ تینتیس ۳۳ قسم کے دیوتا سب سہسر یگوں کے پیچھے پھر پیدا ہوتے ہیں اسی وجہ سے اِنکی پیدائش کا پھر بیان کیا جاتا ہے - یہ بالکل ویسے ہی پیدا ہوتا ہے جیسے سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کا حال ہے - اسی طرح کلپ کلپ میں دیوتا ہوتے اور ناش ہوتے رہتے ہیں +

کشیپ کی دِتی استری سے ھرنیہ کشیپ - و - ھرنیاکش دو لڑکے پیدا ہوئے اور ہم نے سنا ہے - دِتی ہی کے پیٹ سے سنگھہ کا نام لڑکی ہوئی تھی جو وپر چت کو بیاہی گئی تھی +

ھرنیہ کشیپ کے چار لڑکے ہوئے انوھلاد - ھرلاد - پرہلاد - سنگرہلاد - ان میں سے پرہلاد جی بڑے دھرماتما تھے - جو شری وشنو جی کے بڑے بھگت تھے - ھرنیہ کشیپ نے ان کو جلتی ہوئی آگ میں چھوڑا - مگر وہ وشنو کی بھگتی کی وجہ سے نہ جل سکے - رسّی سے باندھ کر سمندر میں ڈالوایا - تب زمین میں لرزہ آگیا - ہتھیاروں سے زخمی کرنا چاہا مگر اُن کو کچھ نقصان نہ پہنچا - سانپ اُن پر چھوڑے گئے - مگر کوئی بھی نہ کاٹ سکا - پہاڑوں سے نیچے گرائے گئے - مگر وہ زندہ بچ رہے - خشک کرنے والی ہوا کو اُن کی بربادی کے لئے مقرر کیا گیا مگر اُن کو کچھ صدمہ نہ پہنچا کیونکہ وشنو اُن کے دل میں بستے تھے - ہاتھیوں سے کچلنا چاہا مگر وہ نہ کچلے جا سکے - دیت راج کے پُروہتوں نے بہت کچھ کرپائیں لیں مگر ذرا بھی پیش نہ گئی - شمبر اسُر کی مایا نے کئی داؤ کھیلے مگر کچھ زور نہ چلا - بھگوان کا سودرشن چکر ہر وقت رکشا کے لئے موجود رہتا تھا - ان پرھلاد میں یہ خوبی تھی کہ سارے جگت کو اپنا روپ سمجھتے تھے کسی سے دشمنی نہیں تھی - یہ بڑے سادھو - مہاتما اور ستیہ وادی تھے +

سولھواں ادھیاء

میتریہ نے کہا۔ منی راج! آپ نے منو کے نسل کا مفصل حال کہہ سنایا مگر اب پرہلاد جی کا مفصل حال کہئیے۔ ہم اُس کو سُننا چاہتے ہیں۔ اِن کو دیتّوں نے کیوں ستانا چاہا۔ ہمارے دل میں کئی قسم کے شکوک پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اپنی نسل والوں کے ساتھ کوئی ایسا برتاؤ نہیں کرتا +

سترھواں ادھیاء

پراشر مُنی بولے "دتی کے بیٹے ھرنیہ کشیپ کو برھما نے بردان دیا تھا وہ مغرور ہو گیا۔ اور اِندر۔ کوبیر۔ چندرمان۔ یمراج سب کچھ اپنے آپکو سمجھنے لگا یگیہ کا بھاگ بھی کسی کو نہیں دیتا تھا۔ دیوتا بہت گھبرائے۔ اور آدمیوں کے رُوپ میں پرتھوی پر رہنے لگے۔ وہی اِندر وغیرہ سب کچھ بنگیا اور گندھرب اُس کے سامنے ناچنے لگے۔ وہ شراب پی کر بدمست رہتا اور سدھ لوگ اُس کی جے جے کرتے تھے۔ پرہلاد اِس کے بیٹے وشنو جی کے بھگت تھے۔ اور لڑکپن ہی سے بھگتی کرتے تھے +

جب پرہلاد۔ ابھی گورو سے پڑھا کرتے تھے وہ اُس کے ساتھ اپنے باپ کے پاس گئے۔ وہ اُس وقت متوالا ہو رہا تھا بیٹے کو دیکھ کر گود میں لے لیا اور پیار کرنے لگا اور پھر محبت سے پوچھا" بیٹے! تو نے کیا پڑھا ہے وہ ذرا ہم کو بھی سُنا دے۔ خاصکر جو بات کہ تم کو سب سے زیادہ پیاری ہو اُس کو سناؤ +

پرھلاد جی بولے "میں نے جو کچھ پڑھا ہے وہ یہ ہے کہ وشنو کا نہ آدی ہے نہ انت ہے نہ اُن میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ وہ جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے آدی کارن ہیں میں اُن ہی کو پوجتا ہوں" +

یہ سُن کر دیت سخت ناراض ہوا۔ اور اُن کے گورو کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا "بدذات براہمن! تو نے میرے لڑکے کو میرے دشمن کی پرستش اور تعظیم کرنی سکھائی ہے" گورو نے جواب دیا "آپ غصہ نہ کریں۔ میں نے یہ بات اِن کو نہیں سکھائی" ہرنیہ کشیپ نے پرھلاد سے سوال کیا "لڑکے! یہ سبق تجھ کو کس نے پڑھایا۔ کیونکہ تیرا گورو انکار کرتا ہے"؟ پرھلاد بولے "پتا جی! سب کے گورو بھگوان وشنو ہیں۔ اُن کے سوا اور کوئی کسی کو کیا پڑھا سکتا ہے" ہرنیہ کشیپ جھنجھلایا "احمق یہ وشنو کون ہے جس کا تو میرے سامنے نام لیتا ہے۔ میں ہی تینوں لوکوں کا مالک ہوں" +

راجہ نے کہا "کیا تیری موت قریب آگئی ہے جو وشنو کو ترلوکی کا مالک میرے رہتے ہوئے بتاتا ہے"؟ پرھلاد بولے "وشنو برہمہ ہیں وہی ہم سب کے پیدا کرنے والے ہیں اور پتا جی! آپ کو بھی اُن ہی نے پیدا کیا ہے۔ وہ ہی سب کے مالک ہیں۔ آپ غصہ کیوں کرتے ہیں"؟ ہرنیہ کشیپ چلا اُٹھا "کون پاپی اِس بیعقل کے دل میں سما گیا ہے کہ یہ اس طرح اول جلول بک رہا ہے" پرھلاد نے کہا "نہ صرف مجھ میں بلکہ سارے جگت میں وشنو سمائے ہوئے ہیں وہی ویاپک ہیں۔ اور وہی مجھ میں آپ میں اور سب میں ہیں" راجہ نے غصہ کے ساتھ کہا "اِس کمبخت کو اِس کے گورو کے گھر لیجاؤ۔ اُسی نے اس کو میرے دُشمن کی جھوٹی تعریف کرنی سکھائی ہے" +

اُس کا حکم سُن کر دَیت پرھلاد کو گورو کے گھر پہنچا آئے مگر اُن کی حالت کچھ بھی
نہ بدلی۔ تھوڑے دنوں بعد باپ نے پھر بلا کر شلوک پڑھنے کا حکم دیا۔ اور پرھلاد
جی نے یہ شلوک سُنائے " وہ وشنو جو چراچر جگت کے کارن ہیں مجھ پر پرسن ہوں"
ھرنیہ کشیپ کے تلوؤں میں آگ لگ گئی " اس نالائق کو ابھی قتل کرو۔ یہ زندہ
رکھنے کے قابل نہیں ہے"۔ یہ سُن کر بہت سے دَیت دوڑے۔ پرھلاد جی بولے
" اے دیتّیو! تمہاری تلواروں میں بھی وشنو بستے ہیں اس سئے میں ہلاک نہ ہو سکونگا"۔
مگر کسی نے نہیں سُنا۔ اُن پر تلواروں سے ضرب پر ضرب لگائے گئے۔ مگر پرھلاد
کو مطلق چوٹ نہیں آئی۔ اور وہ تھک گئے تب اُن کے باپ نے کہا " اچھا۔ اب
وِشنو کی اُستتی نہ کیا کرو"۔ پرھلاد جی بولے " مجھ کو کسی کا اس وقت تک ڈر نہیں ہے
جب تک اجر اور امر وشنو میرے ہردے میں باس کرتے ہیں اُن کے سُمرن کرنے
سے سارے دُکھ دُور ہوتے جائینگے" +

ھرنیہ کشیپ کا مزاج بگڑ چلا۔ اُس نے سانپوں کے چھوڑنے کا حکم دیا تاکہ
گستاخ و بیعقل لڑکے کو کاٹ کھائیں۔ کوھک۔ تکشک۔ اور اندھک نامی
سانپ نے اپنے پھن سے ان پر حملہ کئے۔ مگر پرھلاد کا دل وشنو کے دھیان میں
مگن تھا۔ نہ زہر نے اپنا اثر کیا نہ زخم آیا۔ تب دَیت راج نے اُن پر دِگج ہاتھیوں
کو ھُول دیا۔ وہ پرھلاد کو زمین پر گرا کر کچلنے لگے۔ مگر ھردے میں گوبند بستے تھے
اُن کے دانت کُند ہو گئے پرھلاد بولے " دیکھو۔ تمہارے ہاتھیوں کے دانتوں کا
کیا حال ہے سب کُند ہو گئے۔ یہ میری طاقت سے نہیں بلکہ جناردن کی طاقت
ہے" +

تب ھرنیہ کشیپ نے آگ کو جلانے کا حکم دیا۔ اور جب لکڑیوں کے انبار میں

آگ لگا کر اُن کو اُس میں ڈال دیا گیا - پرہلاد نے کہا " پتا جی! دیکھئے - آگ کیسی مشتعل ہے - مگر مجھ کو نہیں جلا سکتی - میرے لئے وہ کنول کے پتوں کی طرح ٹھنڈی اور خوشبودار ہے " +

پھر بھارگو بنس کے براہمن جو وید پاٹی تھے کہنے لگے " مہاراج! اپنے پُتر پر غصہ نہ کیجئے - ہم اِس کو سکشا دینگے اور آپ کے دُشمن (دشنو) کی بربادی کی تدبیر نکالیں گے یہ ابھی بالکل لڑکا ہے - لڑکے پر غصہ نہ کرنا چاہئے - اگر یہ ہری کا خیال نہ چھوڑیگا تو ہم ایسا جتن کرینگے کہ وہ بہ آسانی برباد ہو جائیگا " دیت راج نے یہ سُن کر پرہلاد کو آگ سے باہر نکالا - اور اُن کو براہمنوں کے حوالہ کر دیا +

گورو کے گھر میں رہ کر دیتوں کے لڑکوں کو اُپدیش کرنے لگا - " دِتی کے لڑکو! مجھ سے سچی بات سُنو - پیدائش - لڑکپن اور جوانی سب جیوؤں کے حصہ میں آتی ہیں اور اِن سب کا موت میں خاتمہ ہو جاتا ہے - یہ سب لوگ جانتے ہیں - وید کہتے ہیں مرکر جیو پھر شریر دھارن کرتا ہے - یہ پیدائش بغیر کسی سبب کے نہیں ہوتی - اور جب تک مرنا جینا لگا ہے تب تک دُکھ سے چھٹکارا نہیں ہوتا - نادان سمجھتے ہیں کہ بھوک پیاس کے دُور ہونے سے سُکھ ملتا ہے - مگر یہ غلطی ہے - دُکھ دُور نہیں ہوتا - بھرم میں پھنسے ہوئے آدمی دُکھ کو سُکھ سمجھتے ہیں - دیکھو جب اِندریاں تھک جاتی ہیں اُن میں حرکت کرنے کی طاقت نہیں رہتی - کیا یہ مجہولیت - سُستی اور آلس سُکھ ہے یہ اَدہم شریر کپھ - بات - اور پت سے بنا ہے - اسمیں بھلائی یا خوبصورتی کیا ہے! شریر - گوشت - لہو - رگ ریشے - جھلی - ہڈی اور بدبو سے بھرا ہے جو نرک کے سامان ہیں - سردی کی وجہ سے آگ اچھی لگتی ہے - پیاس پانی سے بجھتی ہے - بھوک کھانے سے جاتی رہتی ہے (مگر اِن کی سیری عارضی ہے) اِسی

طرح ان کے مخالفوں کی تدبیران کی ضد ہے۔ جو ستری کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے۔ وہ مصیبت کو گلے لگاتا ہے۔ زندہ مخلوق کے ساتھ محبت کرنا گویا دل کو کانٹوں سے چھیدنا ہے۔ اور جس کے گھر میں زیادہ سامان رہتا ہے وہاں دُکھ اور بھی زیادہ رہتے ہیں۔ وہ جہاں جائیگا۔ گھر کا خیال۔ دولت کے لُٹ جانے کا خیال۔ مال واسباب کے جل جانے اور تباہ ہو جانے کا خیال اُسکو ستاتا رہیگا۔ اس لئے سنسار میں پیدا ہونا دُکھ ہے۔ اگر ہمارے اس چھوٹے شریر کا یہ حال ہے تو کیا تم نہیں سوچ سکتے کہ اسی طرح یہ دُنیا دُکھوں سے بھری ہوئی ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ اِس بھوساگر میں صرف وِشنو ہی تمہارا سہارا ہے۔ اگر تم کہو کہ ہم لڑکے ہیں ہم کو کچھ نہیں معلوم ہے اتنا تو تم بھی جان سکتے ہو کہ جنمنا۔ مرنا بوڑھا ہونا شریر کا دھرم ہے۔ آتما اِس سے نیارا ہے۔ اِن باتوں سے ہم اپنے آپکو دھوکا دیتے ہیں اگر تم صرف کہو ہم ابھی لڑکے ہیں۔ ہمارا مقصد کام کرنا ہے جب بوڑھے ہونگے تو وچار کرینگے تو سُن رکھو۔ بڑھاپے میں جب اندریاں کمزور ہو جائینگی پھر کیا ہو سکیگا۔ آدمی ہمیشہ باتیں بنایا کرتے ہیں۔ اُن سے کچھ کرتے دھرتے نہیں بنتا۔ اور مُکتی نہیں حاصل کر سکتے۔ اور یُوں رو رو کر مر جاتے ہیں اِسی طرح کھیل کُود میں عمر چلی جاتی ہے جاہل بنے رہتے ہیں اور بُڑھاپا آجاتی ہے۔ اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ ہم سب لوگ گیان حاصل کریں اور لڑکپن جوانی۔ یا بڑھاپے کا خیال چھوڑ دیں اور کوشش کرتے ہوئے مکت ہو جائیں گے میں تم سے صرف اتنی بات کہتا ہوں۔ تم سمجھ سکتے ہو۔ میری باتوں میں سچائی ہے اس لئے تم وِشنو کا دھیان کرو۔ تاکہ بندھن سے چھٹکارا مل جائے اُس کا دھیان کرنا مشکل نہیں ہے روز روز اُن کا دھیان کرو۔ اور وہ تم کو بل دینگے اور دکھ

وِن سُمرن کرنے سے تمہارے پاپ دُور ہو جائینگے - اپنے دل کی ساری توجہ وشنو
میں لگادو - اور تب تم اس دنیا کے بکھیڑوں پر ہنسوگے - سنسار تین قسم کے
دُکھوں سے جل رہا ہے کسی سے نفرت نہ کرو - عقلمند مصیبت زدوں پر رحم
کرتے ہیں - مصیبت زدوں سے پیار کرو - اور جو اپنے کرم کے پھل سے دھن
دولت والے نظر آتے ہیں اُن سے بھی حسد و نفرت نہ کرو - کیونکہ حسد کرنے سے
آخر تم کو کیا نفع ملیگا - بلکہ اُن کے ساتھ ہمدردی کرو - کیونکہ دوسروں کی خوشی
میں خوش ہونا خود بہت بڑا پھل ہے - اگر کوئی تم سے دُشمنی کرتا ہے - و نفرت
کے ساتھ پیش آتا ہے - تو وہ بھی قابل رحم ہے - کیونکہ گیانی اُن کو بھرم میں پھنسا
ہوا دیکھتے ہیں اس وجہ سے کسی کے ساتھ بھی بُرائی کرنے کی ضرورت نہیں
ہے - سُنو - جو سچے ہیں اُن کا کیا حال ہوتا ہے - یہ سارا جگت وشنو رُوپ ہے
وشنو سے نیارا نہیں ہے - اس کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیئے - اس لئے غصہ
کو دل سے نکال دو - اور ایسے دائمی و مکمل سُکھ کی خواہش کرو - جو بھوت دیوتا
سُورج - اگنی - چندر - اندر اور وَرُن کے حد سے باہر ہے - اُس کو وایو - پرتھوی
یکش - دیت - ناگ کوئی بھی نہیں چھین سکتا - اور جس پر حیوان - انسان و
انسانیت کی کمزوریاں اپنا اثر نہیں ڈال سکتیں - انسانی کمزوریوں میں بیماری
نفرت - حسد - غصہ - خواہش و مزہ کا شمول ہے - یہ سُکھ ان سب کے پہنچ
سے دور ہے اور جو لوگ کیشو (وشنو) کا دھیان کرتے ہیں صرف اُن کو حاصل
ہوتا ہے - میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں - اس مکار دُنیا میں تم کو کہیں بھی
سُکھ نہ ملیگا - صرف وشنو ہی کے پرسن ہونے سے سُکھ ملتا ہے اگر وہ خوش
ہو جائے تو پھر کسی بات کا حاصل ہونا مشکل نہیں رہتا - دولت - خوشی - دھرم

یہ سب عارضی حالتیں ہیں۔ گیان کو پراپت کرو۔ اُس کا پھل اتنا قیمتی ہے کہ کوئی حساب نہیں کر سکتا"۔

اٹھارھواں ادھیاء

جب دیت داؤنے پرھلاد کا چرتر دیکھا۔ ھرنیہ کشیپ کو سب کچھ کہہ سنایا تاکہ وہ ناراض نہ ہو۔ اُس نے اپنے باورچیوں کو بلا کر کہا" میرا بے اُصول و بداندیش لڑکا دوسروں کو بھی ناپاک وعظ سُنایا کرتا ہے۔ تم جلد اُس کا کام تمام کرو۔ اُس کے کھانے میں زہر ملادو۔ اور اُس کو معلوم نہ ہونے پاوے۔ ذرا بھی پس و پیش نہ کرو۔ اُس کے مرنے ہی میں خیریت ہے"۔ اِن سبھوں نے کھانے میں زہر ملادیا۔ پرھلاد جی نے ہری کا نام لیا اور اُس کو کھا گئے۔ زہر نے ذرا بھی اثر نہیں کیا۔ یہ دیکھ کر باورچی ڈرے۔ راجہ سے جاکر کہا" پرھلاد زہر کھا گئے مگر کچھ بھی اُن کا نقصان نہیں ہوا"۔ تب راجا نے براہمن پُروہتوں کو بلا کر کہا" تم ایسی کریائیں کرو کہ پرھلاد مر جائے"۔ تب پروہت پرھلاد کے پاس گئے اور سام وید گا کر اُن سے کہا" راجکمار! تم برہما کے خاندان میں پیدا ہوئے ہو۔ اور دیت راج ھرنیہ کشیپ کے پُتر ہو۔ تم کیوں دیوتاؤں کے آدھین ہوتے ہو؟ کیوں وشنو کی بھگتی کرتے ہو؟ تینوں لوک تمہارے باپ کے آدھین ہیں۔ اسی طرح تم ہی اپنی باری پر پرتاپی ہو گے۔ وشنو کی ستتی سے باز آؤ۔ وہ دُشمن ہیں۔ باپ کو گوروؤں سے بھی زیادہ لوگ قابل عزت سمجھتے ہیں"۔ پرھلاد نے جواب دیا" یہ سچ ہے مریچی کا خاندان دُنیا میں بہت مشہور ہے۔ میرا باپ بہت طاقتور راجہ ہے۔ میں اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ باپ کی عزت گوروؤں سے بھی زیادہ

کرنی چاہئے۔ یہ سب باتیں میں جانتا ہوں۔ لیکن جب تم یہ کہتے ہو کہ وشنو کے آدھین نہ رہو۔ تو میں کیسے رضامند ہو جاؤں؟ ان لفظوں کے معنی میری سمجھ میں نہیں آتے" یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ مگر تھوڑی دیر بعد ہنسنے لگے" خوب! کیا کہنا ہے!۔ وشنو کی بھگتی کی ضرورت نہیں! صاحبو! آپ اچھے گورو ہیں! گورو لوگ ایسی ہی باتیں کرتے ہیں! سنو میں تم سے کہتا ہوں کہ وشنو کی کیوں ضرورت ہے اور اگر آپ کے کانوں کو دکھ نہ پہنچے تو میری بات ضرور سنو۔ انسان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ مکش کو پراپت کرے۔ اور جو ان سب باتوں کا اصلی ذریعہ ہے اُس کو ترک کر دیا جائے! دکش۔ مریچی اور دوسرے پرجاپتیوں نے وشنو سے سب کچھ حاصل کیا۔ دوسروں کو بھی ارتھ دھرم کام سب کچھ وشنو ہی سے ملا۔ اور جن لوگوں نے وشنو کو سمجھ لیا۔ اُن کو موکش پراپت ہوئی۔ وشنو کی بھگتی ہی دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش کی دینے والی ہے۔ اے براہمنو! وہی سب کچھ ہے پھر کیسے کہتے ہو کہ اسکی ضرورت نہیں ہے؟ زیادہ کیا کہوں۔ تم میرے گورو ہو۔ تم کو برا بھلا کہنا میرا دھرم نہیں ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے" پروہتوں نے کہا "لڑکے! جب تم کو آگ میں بھسم کیا جا رہا تھا ہم نے تمہاری رکشا کی۔ اور ہم کو اُمید تھی تم اپنے باپ کے دشمن کا پکش نہ کروگے اس لئے بچا لیا تھا۔ ہم نہیں جانتے تھے تم ایسے ناداں ہو۔ اگر تم کہنا نہیں مانتے تو ہم ایسی کریائیں کریں گے جن سے تم برباد ہو جاؤ گے" پرہلاد نے جواب دیا "جو مارتا ہے مارا جائیگا۔ جو رکشا کرتا ہے اُسکی رکشا ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنا آپ محافظ اور قاتل ہے۔ اور اُس کی نیکی بدی ساتھ رہتی ہے"+

یہ سُن کر پروہتوں کو غصہ آگیا۔ اور وہ منتر پڑھنے لگے جس کے اثر سے ایک

نہایت خوفناک عورت جس کے جسم سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ پرگٹ ہوئی۔ یہ پرھلاد کی طرف جھکی اور ترسول سے اُن کو مار دیا۔ اور دیکھو اُس ترسول کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے۔ اور وہ زمین پر گر پڑی۔ جس کے دل میں بھگوان بستے ہیں اُس کو بجُز بھی نہیں مار سکتا۔ کرتیا کو پرھلاد کے مارنے میں ناکامیابی ہوئی۔ وہ براہمن پُروھتوں کیطرف جھکی اور اُن ہی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ مگر اُسی وقت پرھلاد نے وِشنو سے پرارتھنا کی " بھگون! ان براہمنوں کی رکشا کیجئے" اور وہ پھر زندہ ہو گئے اور پرھلاد کو آشیرباد دیکر کہنے لگے " راجکمار! تم ہمیشہ جیتے رہو۔ تم کو دولت حکومت اور اولاد نصیب ہو" اور یہ سب واپس چلے گئے اور ہرنیہ کشیپ کو سارا حال کہہ سنایا +

اُنیسواں ادھیاء

جب ہرنیہ کشیپ نے سُنا کہ پُروھتوں کے منتر کا مطلق کچھ اثر نہیں ہوا اُس نے پرہلاد کو بلا کر پوچھا " تجھ میں ایسی طاقت کہاں سے آ گئی۔ کیا تو نے منتر سدھ کئے ہیں یا تجھ میں یہ پیدائشی وصف ہیں۔ پرھلاد جی اپنے باپ کے پاؤں پر جھکے اور کہنے لگے " جو کچھ مجھ میں شکتی ہے وہ نہ تو منتروں کی ہے اور نہ مجھ سے کبھی علیحدہ ہونے والی ہے۔ کیونکہ میرے من میں وِشنو بھگوان بستے ہیں۔ جو دوسروں کی بُرائی نہیں کرتا۔ بلکہ اُن کو اپنی طرح سمجھتا ہے اُس میں پاپ نہیں رہتا۔ بلکہ پاپ کا بیج بھی نہیں ہوتا۔ مگر جو اوروں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور من۔ بچن۔ کرم سے بُرائی کرتے ہیں وہ جنم مرن کا جال بناتے ہیں اور پھر جنم لیکر دُکھ اُٹھاتے ہیں یہ

کسی کا نقصان نہیں کرتا - اور نہ بچپن سے کسی کی بُرائی کرتا - بلکہ سب میں کیشو کو دیکھتا ہوں اور اپنا آتما سمجھتا ہوں - اُن کو بھوت - دیوتا یا من کا دُکھ نہیں ہوتا جن کا دل پاک صاف ہوتا ہے - اس لئے گیانی جو ہری کو سب میں دیکھتے ہیں سارے پرانیوں کو پیار کرتے ہیں" +

جب پرہلاد نے یہ باتیں کہیں - دیت کا مُنہ مارے غصہ کے سیاہ ہو گیا اس نے اپنے آدمیوں کو کہا کہ اِس لڑکے کو میرے محل سے نیچے گرا دو - تاکہ اِس کی ہڈیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں - دیتوں نے ایسا ہی کیا - مگر اُس کو پرماتما کا سمرن تھا اس لئے پرتھوی نے اپنی گود میں لے لیا - اور کچھ بھی صدمہ نہ پہنچا + پرہلاد کو صحیح سلامت دیکھ کر ہرنیہ کشیپ نے شمبر اسُر کو کہا " یہ لڑکا بڑا بُرا ہے تو اُس کو اپنی مایا (جادو) سے مار ڈال - پرہلاد سم درشی تھے شمبر اسُر سے بھی اُس کو کچھ دُشمنی نہیں تھی اُس نے مایا کے بہت سے داؤں پیچ کھیلے - مگر کچھ نتیجہ نہ ہُوا - بھگوان اُن کی سنبھال کرتے رہے - تب ہرنیہ کشیپ نے وایو کو اُن کے برباد کرنے کا حکم دیا - اس وقت پرہلاد نے ایشور کو یاد کیا - اور وایو خود بخود غائب ہو گئی +

جب شمبر اسُر ہار گیا اور وایو سے بھی کچھ نہ ہو سکا - پرہلاد جی اپنے گورو کے گھر چلے گئے گورو اُن کو نیتی سکھلانے لگے - جس کا موجد ادسنس ہے - اور راج کاج کے تمام کاروبار و فرائض جو بھرگو رشی نے بنائے ہیں سکھا دئے - کچھ دنوں پیچھے ہرنیہ کشیپ نے پھر اُن کو اپنے پاس بُلا بھیجا - اور پوچھا کہ تم نے نیتی پڑھی ہے بتاؤ راجہ کو اپنے دوست و دشمن و برابر کے ساتھ تین کال میں کس طرح سلوک کرنا چاہئے - اپنے مشیروں افسروں اور گھر کے آدمیوں و رعایا و مشتبہ آدمیوں کے ساتھ

اُس کے لئے کس طرح برتاؤ کرنے کی ضرورت ہے کس سے لڑنا اور کس سے ملنا چاہئے۔ کیسے قلعے بنانے چاہئیں۔ جنگلی اور پہاڑی قوموں کو کس طرح مغلوب رکھنا چاہئے۔ اور دل کی اندرونی شکایتوں کے دور کرنے کی کیا تدبیریں ہیں +

پرہلاد نے جواب دیا۔ یہ سچ ہے کہ میں نے سب کچھ پڑھا ہے مگر میں اُن کو پسند نہیں کرتا۔ کہتے ہیں سام۔ دام۔ بھید۔ ونڈ سے کام لینا ضروری ہے مگر آپ معاف کیجئے۔ میرا نہ تو کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ اور جہاں یہ حالت ہو۔ وہاں کوئی کیا کر سکتا ہے۔ گوبند میں نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ گوبند ہی بھگت ہے۔ وہ سب میں ہے اور سب اُس میں ہیں۔ پتا جی! وشنو تم میں ہیں مجھ میں ہیں اور سب میں ہیں اسلئے میں کسی دوست اور دشمن کو اپنے سے علیحدہ ہی نہیں سمجھتا۔ اسلئے اس قسم کا علم پڑھنا بالکل تضیع اوقات کرنا ہے۔ ہم کو صرف سچا گیان حاصل کرنا چاہئے۔ اگیان کو گیان سمجھنا اگیان ہے۔ کیا لڑکا آگ کو دیکھ کر اُسکو جگنوں نہیں سمجھتا؟ سچا کرم وہ ہے جس سے بندھن نہ پیدا ہو اور وہ گیان ہے۔ گیان ہی سے موکش ملتا ہے۔ دوسرے کرم السیہ ہیں اور وہ مداری کے کرتب ہیں اس لئے میں سب کو فضول سمجھتا ہوں۔ جو شے مفید ہے۔ مہاراج! میں اُس کو آپ کے سامنے مؤدبانہ پیرایہ میں عرض کرتا ہوں۔ جس کو بادشاہت اور دولت کی ہوس نہیں ہے وہ اگلے جنم میں اُن کو پاوینگے۔ سارے منشیہ بڑے ہونے کے لئے محنت کرتے ہیں مگر بڑائی قسمت سے ملتی ہے۔ اکثر نادان اور جاہلوں کو راج و سلطنتیں مل جاتی ہیں جو راج نیتی کا ذرا بھی علم نہیں رکھتے۔ اس لئے جس کو خوش قسمتی کی خواہش ہو اُس کو لہو دھرم کی کمائی کرے۔ جس کو مکتی چاہئے وہ سب کو یکساں سمجھے۔ دیوتا۔ آدمی۔ حیوان

پرند-کیڑے مکوڑے سب وِشنو کی صورتیں ہیں گو ظاہر میں جُدا جُدا نظر آتی ہیں-چر اور-اَچر جگت سب وشنو کا روپ ہے-جب یہ سمجھ میں آجاتا ہے پرماتما پرسن ہوتے ہیں اور اُن کے پرسن ہونے سے دُکھوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے"+

یہ سُن کر ہرنیہ کشیپ اپنے تخت سے اُچھل پڑا-لڑکے کو ٹھوکر ماری اور اسکی چھاتی پر اپنا پاؤں رکھ دیا اور ہاتھ مل کر کہنے لگا" ورچتی-راہو-بلی تم اس لڑکے کو مضبوط رسّوں سے باندھ کر سمندر میں پھینک دو-ورنہ دیت اور دانو اِس کے اُصول کی پیروی کرنے لگیں گے-سینکڑوں مرتبہ منع کیا-مگر میرے دُشمنوں کی ستتی سے باز نہیں آتا-گستاخ اور نافرمانبردار کی سزا موت ہے"+

دیتوں نے باندھ کر اُن کو سمندر میں ڈالدیا-جس وقت وہ سمندر میں ڈالے گئے اُس میں خاص قسم کا جوش پیدا ہوا-اور وہ اوپر اوپر تیرنے لگے-ہرنیہ کشیپ نے یہ حالت دیکھ کر حکم دیا کہ سمندر میں پہاڑ اور ٹیلے جھونک دو-اور اُس کو جسے آگ بھی نہیں جلاسکی پتھروں کے تودہ کے تلے دفن کردو-ایسا بدوضع لڑکا ایک طرح کی آفت ہے-نہ اسکو ہتھیار زخمی کرسکتے ہیں نہ سانپ کاٹ سکتے ہیں نہ ہوا سکھا سکتی ہے-نہ منتر برباد کرسکتے ہیں نہ ہاتھی کچل سکتے ہیں-وہ کسی طرح نہیں مرتا-اسلئے سمندر میں ہزاروں برس کے لئے اُس کو پہاڑوں کے تلے دبا کر دفن کردو"-دیتوں نے ایسا ہی کیا-مگر پرہلاد کو ذرا بھی فکر نہیں ہوئی وہ وشنو کی ستتی گاتے رہے+

یہ شبد-سپرش-روپ-رس گندھ تمہارا
یہ جگت تمہارا روپ-تم ہی آدھارا
تم بھوت-بھوشیت-ورتمان-جگ دیوا

ہم کریں گوبند مُرار - تمہاری سیوا
پربھو - کرپا کرو - جگدیش - بھگتی دو وانا -
ہم جانیں سار وستو - ہو - سچا گیانا -

بیسواں ادھیاء

پراشر مُنی بولے - جب پرہلاد نے ستتی کرنی شروع کی - وہ وشنو کے دھیان میں کچھ ایسے محو ہو گئے کہ اُن کو اپنے سے علیحدہ نہیں سمجھا - اپنی فردیت اور شخصیت بالکل بھول گئے - اور اُن کے دل میں وشنو ہی رہ گئے - اور سارا خیال جاتا رہا - جب وہ وشنو سے ملکہ ایک ہو گئے جن رسیوں سے وہ بندھے تھے سب ٹوٹ گئے - سمندر میں طوفان آ گیا - اور مچھ کچھ سب گھبرا گئے اور راجکمار کے اوپر جو پہاڑوں کا انبار تھا دور ہو گیا - اور وہ سمندر سے باہر نکلے جب باہری دُنیا کو دیکھا اُن کو پھر اپنی یاد آ گئی - اور اپنے آپ کو پرہلاد سمجھا - اور پھر وہ پُرشوتم بھگوان کی ستتی گانے لگے +

نمو نمو - پرمارتھ روپ بھگوانا
سوکشم ستھول روپ تیرے سب نانا
ویکت اویکت کلاؤں کا آدھارا
دُکھ کلیش سے رہت نرنتر نیارا
نتیہ - انوپ - روپ - جگت پتو سوامی
وِدیا اوِدیا سروپ - سکل گُن گرامی

چرن کمل پربھو نمسکار - گن گاؤں
کر پرنام استُتی - تم ہی میں مناؤں

جب اِس طرح کچھ دیر استتی کی - تو شری ہری اُن کے دل میں پرگٹ ہوئے۔ تب پرہلاد نے کہا - مہاراج! پرگٹ ہو کر درشن دیجئے - تب وشنو پتمبکش روپ میں دکھائی دئے اور کہا بر مانگو - پرہلاد بولے - دیا ساگر! آپ یہ بر دیجئے کہ جب جب جنم دھارن کروں - تمہاری بھگتی مجھ کو پراپت رہے - اور ساری باسناؤں سے مکت رہوں - وشنو بولے ایسا ہی ہوگا - اور کوئی بر مانگو - پرہلاد نے کہا میرے پتا نے آپ سے دشمنی ٹھان رکھی ہے اور اُس کی وجہ سے مجھ کو طرح طرح کے دُکھ دئے ہیں دُکھ دینا پاپ ہے اسلئے اے ناتھ! میرے پتا کے تمام پاپ دُور ہو جائیں - وشنو نے کہا یہ بھی منظور ہے اب اور کچھ مانگو - پرہلاد نے کہا چاہے میں کسی یونی میں جنم کروں آپ کی بھگتی برابر بڑھتی رہے کیونکہ آپ کی بھگتی ہی سچی مکتی ہے - وشنو نے اس کو بھی منظور کیا اور گپت ہو گئے - تب پرہلاد جی اپنے باپ کے پاس پہنچکر اُن کے چرن پکڑ لئے - باپ نے چھاتی سے لگایا - اور آنکھوں سے پریم کے آنسو برسائے اور دشمنی چھوڑ دی - پرہلاد پھر گورو کے گھر رہنے لگے اور جب شری نرسنگھ جی کے ہاتھ سے ہرنیہ کشیپ مارا گیا تو وہ دیتوں کے راجا ہوئے اور انصاف کے ساتھ راج کرنے لگے - اور ان کی بڑی اولاد ہوئی - جب اُن کا راج بیوہار چھوٹا - اُسوقت اُن میں پاپ پُنیہ کچھ بھی نہیں تھا - اور وہ موکش پد کو پراپت ہو گئے - جو اس کتھا کو پورنماشی - اماوس - اشٹمی وایکادشی کو پڑھیگا - ایشور کا بھگت ہوگا اور وشنو اُسکی رکشا کرینگے ؞

اکیسواں ادھیائے

پراشر منی بولے - اب دھرمیہ کشیپ کی اولاد کے بابت سنو - اُسکے چار لڑکے تھے - اُنمیں سے سنگھلاد کے آیشمان - شیوی - و - واشکل یہ تین لڑکے ہوئے پرھلاد کے وِروچن - وِروچن کے ولی - ولی کے باناسُر وغیرہ سولہ لڑکے ہوئے اُن میں باناسُر سب سے بڑا تھا +

ہرنیاکش کے بڑے طاقتور لڑکے الکور - شکونی - بھوت - سنتاپن - مہانابھ - مہاباھو - کال نابھ تھے یہ دِتی کے اولاد ہیں +

کیشپ کے اور ستری دنو سے دو مُوردہا - شنبر - شنکر - ایومکھ - شنکوشر کپل - الک چکر - مہاباھو - تارک - سور بھانو - مہابل - وِرش پردی - پلوما - وِپرچتی لڑکے پیدا ہوئے +

سور بھانو کے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام پربھا تھا - اور سرمشٹھا - وِدش پروَن کی لڑکی تھی - دو لڑکیاں اُپدانوی - د - ہے شر اور تھیں +

ویشوانر کی دو لڑکیاں پُلوما اور کالکا تھیں - دونوں کشیپ کو بیاہی گئی تھیں - اِن سے ساٹھ ہزار مشہور دانو پیدا ہوئے جو بیرحم - طاقتور اور خوفناک تھے اور پولوم اور کالکنج کہلاتے ہیں +

وِپرچتی کی ستری سنگھکا سے ونکیس - شلیہ - بلوان - ہنبھ مہابلی - باتاپی - نموچی - الول - ونجک - نرک - کال نابھ - سور بھانو اور طاقتور چکیہ یودھی مہابلی ہوئے - یہ بڑے مشہور دانو تھے - اِن سے دانو کی نسل دُنیا میں پھیلی - اور سینکڑوں و ہزاروں پُشت تک رہی +

دیت پرہلاد کے بنس میں، لوانک ورچ وغیرہ پتر ہوئے جو تپ کے لئے مشہور ہیں +

تامرا (کشیپ کی بیوی) سے چھ مشہور لڑکیاں سُوکی۔ سینی۔ بھاسی سُگریوی سوچی۔ گردھریکا پیدا ہوئیں۔ سُوکی سے طوطے۔ کوّے اور اُلّو۔ سینی سے باز۔ بھاسی سے چیل۔ گردھریکا سے گدھ۔ سوچی سے مُرغابی۔ سُگریوی سے گھوڑے۔ اونٹ اور گدھے پیدا ہوئے +

ونتا (کشیپ کے ستری) سے دو مشہور لڑکے گرڑ اور ارُن پیدا ہوئے پہلے کا نام سوپرنا ہے وہ پرندوں کا راجہ اور سانپوں کا دُشمن ہے +

سورسا کے لڑکے ایک ہزار کئی سروں والے سانپ ہوئے جو آسمان پر اُڑتے ہیں +

کدرو کے لڑکے کئی سروں والے طاقتور سانپ ہوئے جو گرڑ کے تابع رہتے ہیں۔ ان میں سیش۔ واسوکی۔ تکشک۔ سنک۔ سویت۔ مہاپدم۔ کمبلا۔ اسوتر۔ ناگ۔ کرکوٹک۔ دھننجے اور نیز دوسرے بڑے خوفناک اور زہریلے

کرودھ وسا کے یہاں تیز دانتوں والے سانپ ہوئے۔ جو زمین میں پرندوں کے درمیان یا پانی میں رہتے ہیں اور گوشت کھاتے ہیں +

سُربھی گائے اور بھینسوں کی ماتا ہے۔ ایرا سے درخت۔ بیل۔ لتا اور ہر طرح کی گھاس پیدا ہوئی۔ کھسا سے یکش۔ راکشس پیدا ہوئے۔ مُنی سے اپسرائیں ہوئیں اور ارشٹا سے گندھرب اُتپن ہوئے +

یہ سب کشیپ کے اولاد ہیں۔ چاہے وہ حرکت کرنیوالے ہوں یا بیحرکت ہوں۔ آنیوالی پُشتوں میں یہ بیحد و حساب بڑھ گئے۔ اے براہمن! یہ سورشٹی

منونتر کے واقعات ہیں۔ (موجودہ) ویوسوت منونتر ہیں۔ برہما نے ورُن کے یگیہ میں آہُتی کا وچار کیا تب سرشٹی ہوئی۔ اُن سے پہلے کی طرح سپت رشی ہوئے جو مانسی تھے۔ اور برہما ہی گندھرب۔ دیوتا۔ ناگ اور دانو کے پتامہ ہیں + دِتی کے لڑکے ضائع گئے۔ تب اُس نے کشیپ کو پرسن کیا۔ مُنی نے خوش ہوکر اُس کو بردان دیا۔ اُس نے یہ بر مانگا کہ میرا لڑکا اِندر کا برباد کرنیوالا ہو مُنی نے منظور کر لیا مگر ایک شرط مقرر کی "تمہارا لڑکا اِندر کا مارنیوالا ضرور ہوگا۔ بشرطیکہ تم پاک خیال اور پارسائی کے ساتھ اُسکو سو برس تک اپنے پیٹ میں رکھ سکو" یہ کہکر کشیپ چلے گئے۔ دِتی کو گربھ رہ گیا اور اُس نے پرہیزگاری اور نیکنامی سے زندگی بسر کرنی شروع کی۔ جب اِندر نے سُنا کہ دِتی کے پیٹ سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو اُس کو برباد کر دیگا۔ تو وہ بڑی عاجزی سے اُسکی خدمت میں رہنے لگے تاکہ موقع پاکر اُسکو نراش کر سکیں۔ آخرکار صدی کے آخری زمانہ میں اُن کو موقع ملگیا۔ دِتی ایک رات بغیر سندھیا کئے ہوئے سو گئی۔ اُسوقت اِندر نے اُس کے گربھ کے بہت سے ٹکڑے کر دئے لڑکا اِس طرح ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے پر چلّانے لگا۔ اندر اُس کو تسلّی دیتے رہے مگر بے سود۔ آخر اندر نے سات ٹکڑوں میں سے ہر ایک کے سات سات ٹکڑے کردئے۔ اور یہ مرُت (دایو) ہوگئے۔ مرُت نام ان کا اس وجہ سے ہوا کیونکہ اندر اُن کو برابر کہتے رہے "ما۔ رودِہ" یعنی مت روؤ اور وہ انچاس قسم کے دایو ہیں اور اندر بجر دھاری کے ساتھی دیوتا ہیں +

بائیسواں ادھیاء

جب پرتھو پرتھوی کے راجہ ہوئے - برہما نے برہمانڈ کے دوسرے حصوں کے بھی راجے مقرر کئے - سوم (چندر) ستارے اور سیاروں - براہمن اوشدھی - یگیہ اور تپ کا راجہ کیا گیا - ویسرون - راجوں کے راجہ - اور ورن پانیوں کے دامن جی سود یوتاؤں کے حکمران مقرر ہوئے - وشنو - آدیوں کے اور پاوک دسوؤں کے دکش پرجاپتیوں کے واسو وایو دیوتاؤں کے - اور پرہلاد دیت و داتوں کے دھرم راج پتروں کے - ایراوت ہاتھیوں کے - گرڑ پکشیوں کے - اچیشروا گھوڑوں کے - نندیشور گائے بیلوں کے - شیش سانپوں کے - سنگھ جنگلی جانوروں کے - پاکر کو درختوں کے راجے بنائے گئے - اس طرح ان سب کے سردار مقرر کئے گئے - اور سارے دشاؤں کے سوامی بھی بنائے - یعنی پورب دشا کے سوامی ویراج پرجاپتی کے بیٹے سودھنوا کو - دکشن دشا کے سوامی کردم پرجاپتی کے لڑکے شنکھپد کو - پشچم دشا کے سوامی رجس کے لڑکے کیتومان کو - اُتر دشا کے سوامی پرجنیہ پرجاپتی کے لڑکے ہرن رومن کو بنایا - اسطرح ساری دنیا کو سات حصوں و شہروں میں تقسیم کر کے اسکی حد بندی کر کے محفوظ کیا اور وہ انتظام آج تک چلا آتا ہے +

یہ سارے راجا وغیرہ - اور جو کچھ وشنو کے ماتحت ہیں - اور جو آیندہ ہونے والے ہیں وہ وشنو ہی کے بھاگ ہیں - کیونکہ وشنو ہی سب کے پالن پوشن کرنیوالے ہیں - دیوتا - دیت - دانو - ناگ - پشو - پکشی - منشیہ - برکش - پہاڑ - سیارے وغیرہ وشنو ہی کے بھاگ ہیں - جو کچھ ہے وہ سب وشنو میں ہے اور وشنو

سے ہے اور وشنو ہی اُسکی رکشا کرتے ہیں۔ وہ پیدا کرنیوالے ہیں۔ وہ پالن کرنے والے ہیں اور وہی سب کا ناش کرتے ہیں۔ اور یہ رج۔ ست۔ تم گُن سب اُن میں ہی ہے۔ چار رُوپ سے وشنو اُتپتی پالن اور سنگھار کرتے رہتے ہیں ایک رُوپ میں نظر نہ آنیوالے وشنو برہما کا روپ دھارن کرتے ہیں دوسرے روپ میں وہ مریچی وغیرہ پرجاپتی ہنکر سب کو پیدا کرنے میں تیسرا روپ اُن کا کال ہے۔ اور چوتھے رُوپ سے وہ سب میں محیط کُل اور دیاپک ہیں +

چوپایوں میں وہ راجسی ورتی ہیں۔ وہی منو ہیں۔ وہی پرجاپتی ہیں کال ہیں اُن میں اِن صورتوں میں ساتوک ورتی ہے۔ اور اسی سے پالن پوشن ہوتا ہے جب وہ تامسک ورتی دھارن کرتے ہیں۔ اور سب کو اگنی رُوپ ہنکر جلا دیتے ہیں اور چوتھی شکل میں وہ سب میں ویاپک رہتے ہیں۔ اے برہمن! یہ وشنو کے چار روپ ہیں +

برہما۔ دکش۔ کال۔ اور تمام جیو جنتو۔ هری ہی کی شکتیاں ہیں۔ رُدر اگنی۔ کال اور جاندار وہی ہیں۔ ابتدا میں وہ برہما کے رُوپ میں اُتپتی کرتے ہیں پھر پرجاپتی ہنکر سب کو ترقی دیتے ہیں و جانداروں کی کثرت دیتے ہیں برہما یا پرجاپتی اُن سے نیارے نہیں ہیں۔ کال یا ناش کرنیوالے رُدر اُن سے علیحدہ نہیں ہیں۔ یہ اُتپتی۔ پالن۔ سنگھار اُن کے تین گُنوں کا خاصہ ہے مگر وہ اپنے اصلی رُوپ میں اِن سے نیارے ہیں۔ یہ چار طرح کے خواص اُن ہی کے ہیں اور یہ وچارنے کی بات ہے +

میتریہ نے پوچھا۔ اے مُنی! تم برہمہ کے چار حالتوں کا مفصل بیان کرو اور یہ بھی کہو کہ پرم پد کیا ہے +

پراشر بولے - اے بہترے! وستوؤں کے کارن کو سادھن کہتے ہیں جس وستو کو سدھ (پراپت) کیا جاہتے ہیں۔ اُسکو سادھیہ کہتے ہیں جیسے مکتی کے خواہشمند یوگیوں کے لئے پرانایام سادھن ہے - اور جس کی مدد سے برہمہ کو پراپت ہو کر پھر جیو واپس نہیں آتا - وہ برہمہ سادھیہ ہے - یوگیوں کا گیان مکتی کے لئے ہے - وہی گیان بھوت پرمیشور کا پہلا بھید ہے - پھر برہمہ کے نزدیک پہنچنا اور مکتی کے لئے دُکھ اُٹھانا دوسرا بھید ہے - پھر اس سادھیہ اور سادھن کے ایک ہونے سے جو ادویت گیان ہوتا ہے - وہ تیسرا بھید ہے - اور جو اِن تینوں گیانوں کے چھوڑنے سے وشیش حالت رہتی ہے اور جو کہنے سننے میں نہیں آتا - اور وہ محض چیتن روپ ہے اُس کا کوئی لکشن نہیں ہے - شانت ابھے - شُدھ ہے ناش رہت ہے یہ وشنو کا پرم پد اور چوتھا انش ہے - جو یہاں تک پہنچ جاتا ہے پھر اُس کو پاپ پُنیہ نہیں ہوتا +

اُس برہمہ کے دو روپ ہیں - ایک مورتی - دوسرا امورتی - ایک کشر دوسرا اکشر - اکشر روپ سے وہ سب پرانیوں میں قائم ہیں یہ اکشر (ناش رہت) پر برہمہ ہیں اور سنسار کشر ہے - اسکو اس طرح سمجھو - جیسے ایک جگہ آگ بل رہی ہے - اور اُسکی روشنی دور دور تک پہنچتی ہے - وہی برہمہ ہے - وہاں جو چیز آگ کے قریب ہے وہاں زیادہ پرکاش رہتا ہے اور جو دور ہیں اُن کو کم برہما - وشنو - مہیش - یہ برہمہ کی خاص شکتیاں ہیں - اِن سے اُتر کر اِندر وغیرہ دیوتا ہیں - اِن سے نیچے دکش پرجاپتی وغیرہ - اِن سے نیچے پشو - پشوؤں سے نیچے جنگل کے جیو - اُن سے نیچے پرند - اِن سے نیچے سانپ وغیرہ کیڑے - مکوڑے اِن سے بہت نیچے درخت وغیرہ - اے مُنی! ایشور نت ہے

یہ جگت بھی نت ہے۔ اور شکتی والے وشنو۔ برہما۔ مہیش اُس کے اعلےٰ روپ ہیں۔ اور وہ رُوپ جس کا یوگی دھیان کرتے ہیں اور دھیان کرتے کرتے وہ اُن کے من میں آجاتا ہے وہی برہمہ ہے۔ یہ جگت کپڑے کی طرح اُسی ایشور میں دونوں طرف سے بنا ہوا ہے۔ اور اُسی میں پرگٹ ہوتا ہے اور اُسی میں مل جاتا ہے۔ وہ ایشور کشر اور اکشر روپ ہے۔ اور جیسے کوئی زیور اور کپڑے پہنتا ہے اُسی طرح اُس نے اِس جگت کو اپنے میں دھارن کر رکھا ہے +

میتر یہ بولے۔ اے مُنی! جس طرح وشنو نے لباس و زیور کی طرح اس جگت کو دھارن کر رکھا ہے۔ وہ مجھ سے فرمائیے +

پراشر نے جواب دیا۔ میں نے جو کچھ وسِشٹ جی سے سُن رکھا ہے وہ تم کو سناتا ہوں۔ اس سنسار کو بھگوان وشنو نے کوستبھ منی کی طرح دھارن کر رکھا ہے پردھان (لطیف پرکرتی) اُن میں شری وتس روپ ہے۔ پرکرتی وبُدھی اُن کے ہاتھ میں گدا کی طرح ہے۔ اہنکار اور دو طرح کے بھُوت (پنچ ماترا۔ و پنچ مہابھوت) اندریاں وغیرہ اُن کے ہاتھ میں شنکھ اور دھنش کی طرح ہیں۔ چنچل من کو وہ اپنے ہاتھ میں چکر کی طرح لئے ہوئے ہیں۔ ویجینتی مالا اُنکی پانچوں تتوں کی ملی ہوئی رچنا ہے۔ جسمیں شبد سپرش وغیرہ سب شامل ہیں۔ پانچ گیان اندریہ اور پانچ کرم اندریوں کو اُنہوں نے تیروں کی طرح دھارن کر رکھا ہے۔ جیسے میان میں تلوار رہتی ہے ویسے ہی وشنو نے گیان کو اگیان میں چھپا رکھا ہے۔ جو کبھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی چھپا رہتا ہے اسی طرح پرش پرکرتی۔ بُدھی۔ اہنکار۔ پرتھوی۔ وایو۔ آکاش۔ اگنی۔ جل۔ من۔ اندریاں۔ وِدیا۔ اودیا سب ھری میں رہتی ہیں اور اِن سب کو اُنہوں نے سارے پرانیوں کے اُپکار کے لئے دھارن کر رکھا ہے

پرکرتی پُرش اور سب جگت اصل میں وشنو روپ ہی ہے گیان اگیان۔ ست اَست سب اُنہیں میں ہے۔ وہی نت کال۔ سال۔ موسم۔ مہینہ۔ دن۔ رات۔ پل۔ وپل ہیں۔ بھور لوک۔ بھُوَر لوک۔ سور لوک۔ مہر لوک۔ جن لوک۔ ... ستیہ لوک اُن میں ہی ہے۔ وہ سب سے پہلے سب کے آدھار اور سب کے ستھتی کی جگہ ہیں۔ مورتی مان اور امورتی مان دونوں وہی ہیں۔ سارے وید۔ مہابھارت وغیرہ اتہاس۔ آیوروید دہنروید۔ اُپ وید۔ ویدانت۔ منوسمرتی وغیرہ دھرم شاستر۔ وید انگ۔ ویشیشک وغیرہ کھٹ شاستر۔ کلپ سوتر۔ کاویہ۔ سنگیت شاستر۔ یہ سب شبد مورتی وشنو ہی کی مُورتیاں ہیں کہاں تک کوئی گناوے۔ جو کچھ سنسار میں ہے سب ہری رُوپ ہے۔ کارن سب اُسی میں ہے وہ سنسار سے باہر ہو جاتا ہے ⁂

وشنو پوران کا پہلا انش سماپت

دوسرا انش

پہلا ادھیاء

پتر یہ بولے۔ اے مہامنی! میں نے اُتپتی کا بیان سن لیا۔ آپ نے کہا تھا کہ پریہ ورت اور اُتان پاد سوئمبھو منو کے دو لڑکے تھے۔ آپ نے دھرو کا حال بھی سُنایا مگر پریہ ورت کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔ اب اُن کی اولاد کا بیان کیجئے ۔

پراشر بولے۔ پریہ ورت نے کردم پرجاپتی کی لڑکی کامیا کے ساتھ شادی کی۔ اُس سے دو لڑکیاں سمراٹ اور ککشی ہوئیں اور دس لڑکے ہوئے جن کے نام یہ ہیں اگنی دھر۔ اگنی باہو۔ واپش مت۔ دیوتی مت۔ میدھس۔ میدھا تتھی۔ بھویہ۔ سون۔ پتر اور جیوتش مت یہ سب بڑے شور بیر اور جودھا تھے۔ انمیں سے تین یعنی میدھ۔ اگنی باہو۔ اور پتر ایوگی ہو گئے۔ اپنے پہلے کرموں کے واقعات کو یاد کر کے وہ راج کاج کے جال میں نہیں پھنسے اور جپ تپ نشکام کرنے لگے ۔

پریہ ورت نے پرتھوی کو سات حصوں میں تقسیم کیا اور ساتوں لڑکوں کو ایک ایک حصہ دیدیا۔ اگنی دھر کو جمبو دیپ۔ میدھا تتھی کو پلکش دیپ۔ وپشمت کو سالملی دیپ۔ جیوتشمت کو کوسل دیپ۔ دیوتی مت کو کرونچ دیپ۔ بھویہ کو ساک دیپ اور سون کو پشکر دیپ دیا اور وہ اپنے اپنے ملکوں میں راج کرنے لگے ۔

اگنی دھر جمبو دیپ کے راجہ کے نو لڑکے تھے - نابھی - کمپرش - ہری ورش الاورت - رامیہ - ہرن وان - کورو - بھدر اسو - اور کیتومال جو اپنی تپسیا کے لئے مشہور تھا +

اگنی دھر نے جمبو دیپ کو اپنے لڑکوں کے درمیان اس طرح تقسیم کیا - نابھی کو ہم ویش دیا جو (ہموت پہاڑ کے) دکن ہے - کمپرش کو ہیمکوٹ - ہری ورش کو نشدھ دیش - الاورت کو میرو پربت کا درمیانی حصہ - رمیہ کو وہ ملک جو میرو اور نیل پربت کے درمیان واقع ہے - ہرن وان کو سویت دیش دیا جو اُس کے پورب ہے - اور کورو کو وہ ملک جو سویت پربت کے شمال سلسلہ سرنگوت سے گھرا ہوا ہے - بھدر اسو کو میرو کے پورب کے دیش اور کیتومال کو گندھ مادھن - اسطرح اپنے لڑکوں کو ملک تقسیم کر کے اگنی دھر سالگرام میں جا کر تپ کرنے لگے +

کمپرش وغیرہ آٹھ دیسوں میں ہمیشہ پوری پوری خوشی رہتی ہے وہاں نہ تبدیلی ہوتی ہے نہ ضعیفی و موت کا ڈر رہتا ہے - نہ پاپ پنیہ کا کوئی بھید ہے نہ بہتر و بدتر کا خیال ہے نہ عمر کی وجہ سے کوئی فرق آتا ہے - ہر شخص زندگی بھر خوشی سے رہتا ہے +

نابھی کا دیش ہم تھا اُسکی میرو رانی کے پیٹ سے رشبھ پیدا ہوئے جن کے سو لڑکے تھے - اِن میں سے بھرت سب سے بڑے تھے - رشبھ نے انصاف اور عدل کے ساتھ راج کیا - کئی یگیہ کئے اور پھر بھرت کو راج سپرد کر کے پولستیہ اُشرم کو تپ کرنے چلے گئے - اور اس زور کے ساتھ تپ کیا کہ جسم پر صرف کھال ہی کھال رہ گئی - تب وہ برہنہ تن ہو کر گھومنے لگے اور مون ورت دھارن کر لیا

اور پھر پرم پد کو چلے گئے۔ جس دیش میں رشبھ جی کے بعد بھرت راج کرنے لگے
اُس کا نام بھارت ہو گیا +

بھرت نے دھرم کے ساتھ راج کیا۔ تب اپنے دھرماتما پُتر سومتی کو راج
دیکر سالگرام میں تپ کرنے چلے گئے۔ بعد اس کے وہ ایک برہمن کے گھر پیدا ہوئے
جس کا حال میں تم کو پھر سناؤنگا +

سومتی کا لڑکا اِندر دیومن تھا۔ اُس پرمیشٹھی اور پرمیشٹھی کا لڑکا پرتیہار
کے پرتیہرتری پیدا ہوا۔ اُس سے بھو۔ بھو سے اُدگیت۔ اُدگیت سے پرستار
اور پرستار کا لڑکا پرتھو تھا۔ پرتھو کے نکت۔ نکت کے گے۔ گے کے نر۔ نر
کے ویراج۔ ویراج کے دھیمت۔ دھیمت کے مہانت۔ مہانت کے منسیو۔
منسیو کے توشتری۔ توشتری کے ویرج۔ ویرج کے رج۔ رج کے ست جت +
اِس ست جت کے سو لڑکے تھے۔ جن میں وشوجیوتش سب میں بڑا تھا۔
اِن راجاؤں کے عہد میں بھارت ورش کے نَو حصّے تھے۔ اور یہ سب منونتر کے
اکہتر چتر یگیوں تک اس میں راج کرتے رہے +
یہ سوئمبھو منو کی اُتپتی کا بیان ہے جو وارا ہ کلپ کے پہلے منونتر میں تھے۔ اور
جن کی اولاد تمام دُنیا میں پھیل گئی تھی +

دوسرا ادھیا

میتریہ نے کہا۔ اے براہمن! آپ نے سوئمبھو منو کی سرشٹی کو بیان کیا اب
اِس پرتھوی کا کچھ حال سنائیے۔ اس کے کتنے حصّے ہیں۔ اسمیں کتنے سمندر

ہیں کتنے جزیرے ہیں کتنے پہاڑ ہیں کتنے جنگل اور دریا ہیں کتنی سلطنتیں ہیں - دیوتاؤں کے شہر - اُن کے سامان اور اُن کے خواص اور صورت کو بیان کیجئے +

پرماشر بولے - بہت اچھا - تم سُنو - میں صرف اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں - کیونکہ تفصیل و صراحت کے ساتھ ذکر کرونگا تو ایک صدی میں بھی اس کو ختم نہ کر سکونگا +

اس کے سات بر اعظم یہ ہیں - جمبو - پلکش - کُس - کرونچ - ساک - پُشکر اور ان کے گرد سات سمندر ہیں ایک لَون (نمک) کا - دوسرا اِکشو (ایکھ) کا - تیسرا سرپس (گھی) کا - چوتھا سُرا (شراب کا) پانچواں ددھی (دھی) کا - چھٹا دُگدھ (دودھ) کا - ساتواں جل (میٹھے اور تازہ پانی) کا +

جمبو دویپ سب کے بیچ میں ہے اور اُس کے درمیان میرو نامی سُنہلا پہاڑ ہے اسکی اونچائی چوراسی ہزار یوجن - گہرائی سولہ ہزار یوجن - اس کا قطر بتیس ہزار یوجن اور اُس کا قاعدہ (بُنیاد) سولہ ہزار یوجن ہے اور یہ پہاڑ اس پرتھوی میں کمل کے پھول کیطرح کٹورے کی شکل میں واقع ہے +

سرحد کے پہاڑ ہموت - ہیم کوٹ - اور نِشدھ ہیں جو میرو کے دکن میں ہیں - نیل - سویت - اور - سرنگین اُتر میں ہیں - دو درمیانی سلسلہ لاکھ یوجن ہیں - ہر ایک ان میں سے دس دس ہزار یوجن چھوٹے ہوتے گئے ہیں - انکی اونچائی دس ہزار یوجن اور چوڑائی بھی اتنی ہی ہے - وَرش (یعنی درمیانی ملک) یہ ہیں - بھارت[1] ورش ہموت پربت کے جنوب - کمپُرش[2] ہموت اور ہیمکوٹ کے درمیان اور آخالندکرکے شمال اور نشدھ کے دکن میں ھری[3] ورش ہے - رمیک

میرو کے اُتر میں نیل پربت سے سویت پربت تک چلاگیا ہے۔ ھرنیہ ۵ سویت اور سرنگیں پربتوں کے درمیان ہے۔ اور اُتر کورو سرنگین پربت کے پرے۔ بھارت کیطرح چلاگیا ان سب کا رقبہ نو ہزار یوجن ہے۔ اِلاورت کا بھی رقبہ اتنا ہی ہے۔ اور میرو پربت اِسی کا مرکز ہے۔ اِس ورش (ملک) میں چار پہاڑ کنارے کنارے ہیں۔ اور اُنکی اونچائی دس دس ہزار یوجن ہے۔ پوربی سلسلہ کو منڈار کہتے ہیں گندہ مادن دکن میں۔ وِپل پچھم میں اور اُتر میں سوپاءسو ہے۔ اِن میں سے ہر ایک میں بالترتیب کدمب۔ جامُن۔ پیپل اور برگد کے درخت ہیں جو گیارہ سو یوجن پہاڑوں پر جھنڈوں کیطرح کھڑے ہوئے ہیں۔ جمبودیپ کا نام اسی درخت کی وجہ سے ہوا۔ اُس کے پھل ہاتھیوں کی طرح بڑے ہوتے ہیں اور جب وہ پک جاتے ہیں پہاڑ کی چوٹی پر گرتے ہیں اور اُنہیں سے جمبوندی کی پیدائش ہے۔ جس کا پانی وہاں کے رہنے والے پیتے ہیں اور خوشی وتندرستی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں نہ تو اُن کو پسینہ ہوتا ہے نہ بدبو آتی ہے۔ دریا کے کنارے کی زمین جو جمبو کے عرق کو جذب کرتی ہے۔ ہوا کے ملائم جھونکوں سے خشک ہوکر سونا ہو جاتی ہے جس کو جمبوند کہتے ہیں وہاں کے سِدھ لوگ اُس کا زیور پہنتے ہیں +

بھدراسو دیس میرو کے پورب اور کیتومال کے پچھم ہے اور اِنہیں کے درمیان اِلاورت ہے۔ اِس کے پورب میں چیترارتھ جنگل دکن میں گندہ مادن جنگل۔ پچھم میں ویبھراج اور نندن نامی جنگل اُتر میں ہے۔ یہاں ہی چار جھیلیں ہیں جن کا پانی دیوتا پیتے ہیں اِن کا نام ارونود مہابھدر۔ الیتود اور مانس ہے + میرو پربت کی جڑ سے جو پہاڑوں کا سلسلہ نکلتے ہیں وہ کنول کی جڑ کی

طرح سے ملے ہوئے ہیں۔ پورب میں سیتانت۔ مگنُد۔ کُمارہی۔ مالیہ وت اور ویکنک چھوپ میں تریکوٹ۔ سسر۔ پتنگ۔ رُوچک۔ اور نشدھ ہیں۔ پچھم میں سکھی واس وَیدُریہ۔ کپل۔ گندھ مادن اور جرودھی ہیں۔ اُتر میں سنکھ کوٹ۔ رِشبھ۔ ہنس ناگ اور کالنجر ہیں۔ یہ میرو کے پیٹ وغیرہ عضوؤں سے لپٹے ہوئے ہیں +

میرو کی چوٹی پر برہما کی پوری آباد ہے جس کا رقبہ چودہ ہزار یوجن ہے اس کے چاروں طرف دشاؤں اور اُپ دشاؤں میں اندر وغیرہ لوکپالوں کی آٹھ پوری بستی ہیں اور وامن اوتار وشنو کے چرنوں سے نکلی ہوئی گنگا انترکش سے ہوتی ہوئی برہما کی پوری میں گرتی ہے۔ وہاں سے اسکی چار دھارہ ہو جاتی ہیں وہ سیتا۔ الک نندا۔ چاکشو اور بھدرا کہلاتی ہیں۔ پہلی دھار چھوٹے پہاڑوں کی چوٹی پر گرتی ہے اور میرو کے پورب میں بہتی ہوئی بھدراسو دیس سے ہوکر سمندر کو جاتی ہے۔ الک نندا دکن کو بہتی ہوئی بھارت ورش میں آتی ہے اور سات دریاؤں کی صورت بنکر سمندر کو جاتی ہے۔ چاکشو مغربی پہاڑوں سے گذرتی ہوئی سمندر میں جاکر گرتی ہے اور کیتو مال دیس کو سیراب کرتی ہے اور بھدرا اُتر کورو دیس سے بہہ کر شمالی سمندر میں گرتی ہے۔ الک نندا کی سات ندیاں یہ ہیں پہلی نالنی دوسری ہلادنی۔ تیسری پلاونی۔ یہ پورب کو جاتی ہیں۔ چوتھی سیتا۔ پانچویں چکشو۔ چھٹویں سندھو۔ یہ پچھم کو اور ساتویں گنگا نام سے بھگیرتھ کے ساتھ دکن کیطرف بہتی ہوئی ساگر میں ملتی ہے +

میرو نیل اور نشدھ پربتوں کے درمیان ہے اور مالیہ وت اور گندھ مادن کے بیچ ہے۔ یہ یہاں کنول کے پھول کیطرح واقعہ ہے بھارت۔ کیتو مال۔ بھدراسو اور اُتر کورو مثل چار پنکھڑیوں کے ہیں۔ جو سرحدی پہاڑوں کے باہری طرف

ہیں - جٹھر - دیوکوٹ - دو کوہستانی سلسلے شمال و جنوب کو جاتے ہیں اور نیل - ورنشدھ کے سلسلوں سے ملحق ہیں - گندھ مادن اور کیلاس - پورب و پچھم میں ہیں اور سمندر سے لیکر سمندر تک اُنکی چوڑائی اسّی یوجن ہے - پچھم میں نشدھ اور پاریاتر سرحدی پہاڑ پچھم میں ہیں - ترسنگ اور جٹھر وڑھی شمالی سرحد ہیں +

اِن کی وادیوں میں سِدّھ اور چارن وِچرتے ہیں اور انہیں میں لکشمی - وشنو اگنی - سورج و دوسرے دیوتاؤں کے محل ہیں اور اِن کے تلے گھاٹیوں میں یکش راکشس - دیت اور دانو وِچرتے رہتے ہیں - یہی سُورگ ہے - جہاں دھرماتما جاتے ہیں اور بُرے آدمی سینکڑوں جنم پانے پر بھی وہاں نہیں جا سکتے +

بھدراسو میں وِشنو ہے سرس (یعنی گھوڑے کا سر والا بکمہ) رہتا ہے - کیتومال میں واراہ کیصورت میں بھارت میں کُورم یعنی کچھوے کی شکل میں - کورودیش میں مچھہ یعنی مچھلی کی شکل میں رہتا ہے کیونکہ ہری ہی سب جگہ و یاپک ہیں - وہی سب میں ہیں اور سب کے سنبھالنے والے ہیں رکمپرش وغیرہ کے آٹھ طبقات میں کسی طرح کا رنج دُکھ - خوف و خطر - فکر و تردّد - بھوک پیاس - تھکاوٹ و ماندگی نہیں ہوتی - نہ وہاں کے رہنے والے کبھی کمزور ہوتے ہیں اور اُن کی عمر دس بارہ ہزار برس کی ہوتی ہے - اِندر وہاں پانی نہیں برساتے - کیونکہ وہاں پرتھوی پر پانی بہ کثرت رہتا ہے - اور نہ وہاں ست جگ - ترتیا - دواپر اور کلجگ وغیرہ کے اختلافات کی تمیز ہیں - ان میں سے ہر ایک ورشوں میں سات خاص پہاڑ ہیں جن سے سینکڑوں دریا بہتے ہیں +

تیسرا ادھیاء

پراکشر بولے۔ جو ملک کہ سمندر کے اُتر اور برفستانی پہاڑوں کے دکن میں واقع ہے بھارت ورش کہلاتا ہے کیونکہ یہاں بھرت کی اولاد آباد تھی۔ یہ کرم بھومی ہے اور یہاں کرم کرکے پرانی یا تو سُورگ کو جاتے ہیں یا مُکتی پاتے ہیں +

بھارت ورش کے سات پہاڑ یہ ہیں مہیندر۔ مالیہ۔ ساہیہ۔ سُکتیمت۔ رکش۔ وندھیا۔ اور پاری پاتر +

بھارت نو حصوں میں تقسیم ہے۔ یعنی اندر دیپ۔ کسیرومت۔ تامر درن۔ گبھستی مت۔ ناگ دیپ۔ سومیہ۔ گندھرب۔ وارن۔ آٹھویں دیپ سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اور وہ اُتر سے دکن تک ایک ہزار یوجن ہے +

بھارت کے پورب میں کیرات (وحشی) پچھم میں یَوَن اور درمیانی حصہ میں براہمن۔ کشتری۔ ویشیہ۔ شُودر بستے ہیں جو اپنے دھرم کرم یگیہ کیا کرتے ہیں اور شستر ویوہار۔ بنج بیوپار اور سیوا ٹہل کرتے ہیں +

ستدرو۔ چندر بھاگا اور دوسری ندیاں ہمالیہ کے دامن سے بہتی ہیں وید سمرتی وغیرہ پاری پاتر سے نکلتی ہیں۔ نربدا۔ سُرسا۔ وِندھیاچل سے۔ تاپتی پیوشنی اور نروِندھیا۔ رکش پربت سے۔ گوداوری۔ بھیم رتھی۔ کرشن وینی وغیرہ ساہیہ پربت سے۔ کِرت مالا۔ تامرپانی وغیرہ مالیہ پربت سے تریسا ما۔ رشی کُلیا۔ کماری وغیرہ شکتی مت پربت سے نکلتی ہیں۔ اِن پہاڑوں سے بیشمار ندیاں بہتی ہیں اور اُن کے کنارے بیشمار قومیں آباد ہیں +

بھارت ورش کی خاص قومیں یہ ہیں۔ کورو پنچال۔ درمیانی اضلاع

ہیں کامروپ والے پورب میں - پنڈر - کالنگ - مگدھ دکن میں - بالکل غربی حصہ
میں - سوراشٹر - شور - ابھیر - اربد اور پاری پاتر پربت میں - کاروش اور مالو-
سوویر - سندھو ہنجن - سالو بستے ہیں - ساکل اور مدراس کے باشندے رام
امبشٹھ - پارسیک وغیرہ ہیں - یہ قومیں اوپر کی ندیوں کا پانی پیتی ہیں اُن کے کنارے
آباد ہیں اور خوش ہیں +

بھارت ورش میں ست جگ - ترتیا - دواپر اور کلی یُگ کے دور آتے رہتے
ہیں - تپسوی تپسیا کرتے ہیں - دھرماتما آدمی یگیہ رچتے ہیں اور دان دیتے ہیں
تاکہ وہ سرگ لوکوں کو جاسکیں - جمبودیپ میں وشنو یگیہ ہتی ہے اور اُس کی پوجا
ہوتی ہے - دوسری جگہ دوسری شکلوں میں اُسکی پرستش کی جاتی ہے - اسلئے
بھارت ورش میں جمبودیپ سب سے بہتر ہے کیونکہ یہ کرم بھومی ہے - دوسرے
لوک بھوگ بھومی ہیں جب جنم جنم کے شبھ کرم اکٹھا ہوتے ہیں تب آدمی بھارت
ورش میں پیدا ہوتا ہے - اور دیوتا اکثر کہا کرتے ہیں "مبارک ہیں وہ لوگ جو
آدمی بنکر بھارت ورش میں جنم لیتے ہیں کیونکہ وہی سورگ یا مکتی کا دوار ہے مبارک
ہیں وہ لوگ جو اپنے شبھ کرموں کے پھل کو وشنو کے چرنوں میں ارپن کرکے اُس
کرم کشیتر میں جنم لیتے ہیں - ہم کو اتنی سمجھ نہیں ہے کہ ہمارے کرم کب چھین ہوجائینگے
اور ہم پھر کب شریر کے بندھن میں آوینگے - مگر اتنا جانتے ہیں کہ جو لوگ صحت عقلی
اور تندرستی کے ساتھ بھارت میں جنم لیتے ہیں +

چوتھا ادھیا

پراشر بولے - جس طرح جمبودیپ کھارے پانی کے سمندر سے گھرا ہے اسی

طرح سمندر پلکش ورش گھرا ہے جو جمبو دیپ سے رقبہ میں دونا ہے +
میدھا تتی اس پلکش دیپ کا راجہ بنایا گیا اس کے سات لڑکے تھے جن کے نام
تھے - شانتہیہ - شیشر - سکھودیہ - آنند - شیو - کشیمک - اور دھرو اور یہ دیپ ان کے درمیان
تقسیم کر دیا گیا - اور ساتوں حصے ساتوں راجاؤں کے نام سے مشہور ہوئے - یہ
مختلف سلطنتیں مختلف پہاڑوں سے گھری ہوئی تھیں جن کے نام یہ ہیں -
گومید - چندر - نارد - دندوبھی - سومک - سمن - ویبھراج ان پہاڑوں میں
دھرماتما لوگ دیوتاؤں کے ساتھ بستے ہیں - یہاں بہت سے پوتر ستھان ہیں اور
باشندے بہت دنوں تک جیتے ہیں - فکر و رنج اُن کے پاس نہیں پھٹکتا - اور
ہمیشہ خوش رہتے ہیں پلکش کے سات حصوں میں سات ندیاں بھی بستی ہیں
جن کے نام یہ ہیں - انوتپتا - سکھی - ویپاسا - تردِوا - کرمو - امرتا - سکرتا یہ
دیپ کے خاص پہاڑ و ندیاں ہیں - ان کے سوا ہزاروں ہیں جو اتنے بڑے نہیں
ہیں - جو لوگ ان کا جل پیتے ہیں خوش رہتے ہیں اور اُن میں کمی بیشی نہیں ہوتی
نہ وہاں ست یگ ترتیا کا جگ کو کوئی جانتا ہے - ایک طرح کا زمانہ رہتا ہے اور وہ
ترتیا کا زمانہ ہے جو دوسرا عہد کہلاتا ہے - ان (پانچ) دیپوں میں پلکش سے
لیکر ساک تک پانچ ہزار برس کی زندگی ہوتی ہے اور دھرم کا پنیہ ورن اور جاتی
وبھاگ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے - ان کے ورنوں کے یہ نام ہیں - اریک - کورو
ویونسا - بھاویہ یہ براہمن - کشتری - ویش اور شودر سے مطابقت رکھتے ہیں
اس دیپ میں پاکر کا بڑا درخت ہے (پلکش کو ہندی میں پاکر کہتے ہیں) اور دیپ
کا نام اُسی کی وجہ سے ہے یہاں ہری سوم (چندر) کی شکل میں پوجے جاتے
ہیں - یہ دیپ ایکھ کے رس کے سمندر سے گھرا ہوا ہے +

دُیتش مت۔ شالملی دیپ کے راجہ ہوئے اِن کے ہی سات لڑکے تھے اور
اُس کے سات حصّے اِنہیں کے ناموں سے مشہور ہیں اُن کے نام یہ ہیں سویت
ہریت۔ جیموت۔ روہت۔ ویدیوت۔ مانس۔ سوپربھ ایکھ کے اُس کا سمندر شلمل
دیپ سے گھرا ہوا ہے۔ اور وہ اِس سے دُگنا ہے۔ اسمیں سات خاص پہاڑوں
کے سلسلے ہیں جن میں جواہرات کی کھانئیں ہیں اور جو ایک ورش (ملک) کو دوسرے
ورش سے الگ کرتے ہیں۔ اِن کے نام یہ ہیں کوُمد۔ اُنّت۔ بلاہک۔ درونا کنک
بھیش۔ ککدُمت۔ درونا پربت میں اوشدھیاں بہت ہیں۔ دریا یہ ہیں۔ یونی
تویا۔ وِترشنا۔ چندرا۔ شُکلا۔ وِموچنی۔ نِورتی۔ اِس نِورتی سے تمام پاپ
ناش ہو جاتے ہیں۔ اِس دیپ کے براہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر کو کپل۔ اُرن
پیت۔ روہت کہتے ہیں۔ اور یہاں وِشنو کی بھگتی وایو کے سروپ میں کی
جاتی ہے۔ اور رہنے والے دیوتاؤں سے ملتے جُلتے ہیں۔ اِس دیپ میں ایک
بہت بڑا شالمالی (ریشمی روئی) کا درخت ہے جسکی وجہ سے اُس کا یہ نام ہے
اِس دیپ کے چاروں طرف سُرا (شراب) کا سمندر ہے اور وہ اُتنا ہی بڑا ہے
سُرا کا سمندر۔ بالکل کُش دیپ سے گھرا ہوا ہے۔ جو پہلے دیپ سے دُگنا ہے راجہ
جیوتش مت کے سات لڑکے تھے۔ اُدبھد۔ وینومت۔ سویرتھ۔ لمبن۔ دِھرتی
پربھاکر۔ کپل اور اِنہیں کے نام سے اُس کے سات ورش (ملک و جزیرے)
موسوم ہیں۔ یہاں آدمیوں کے ساتھ دیت۔ دانو۔ گندھرب اور دیوتا رہتے
ہیں۔ چار ورنوں کے نام یہ ہیں۔ دَمن۔ شُشمن۔ سنیہہ۔ مندیہہ اور وہ اپنے
اپنے دھرم کا پالن کرتے ہوئے برہما کے شکل میں وِشنو کی اُپاسنا کرتے ہیں اور
ادھرم کے عارضی پھل سے نجات پاتے ہیں۔ اِس دیپ کے سات سمندر و دِرُم

ھیم سیلیہ - دیوتی مت - پُشپاوت - کوشیشے - مندار اور سات ندیاں دھوت پاپا - شیوا - پوترا - سمتی - ودیودمبھس - مہاونیا - سرو پاپ ھارا ہیں - انکے سوا بہت سے چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور ندیاں ہیں - کُش دیپ کا نام اس وجہ سے ہے کہ وہاں کُش نامی گھاس کا ایک چکتا ہے - اُس کے کنارے گھی کا سمندر ہے جو اُتنا ہی بڑا ہے +

گھی کا سمندر کرونچ دیپ سے گھرا ہے جو کُش دیپ سے دُگنا ہے اِس دیپ کا راجہ دیوتی مت تھا - جس کے سات لڑکے تھے اور ساتوں کے نام سے ویپ کے سات حصے موسوم ہیں - اُن کے نام یہ ہیں - کوشل - ملگ - اُوشن - پیور - اندھ کارک مُنی - دُندبھی اور سرحدی پہاڑ جس کو گندھرب و دیوتا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں - کرونچ - وامن - اندھ کارک - دیواورت - پُنڈریک وت - دُندبھی اور مہاسیلیہ ہیں - انمیں سے ایکدوسرے دیپوں کے پہاڑوں سے دُگنے اونچے ہیں اور ایک دیپ بھی دوسرے سے اُتنا ہی دُگنا لمبا چوڑا ہے یہاں کے رہنے والے بیخوف ہوتے ہیں اور دیوتاؤں سے ملتے جلتے ہیں - یہاں برہمن - کشتری - ویش شودر کو پُشکر - پشکل - دھانیہ اور تشیہ کہتے ہیں وہ اِن بیشمار ندیوں کا پانی پیتے ہیں جنمیں سے سات بڑی ندیوں کے یہ نام ہیں - گوری - کمُدوتی - سندھیا راتری - منوجوا - شانتی اور پُنڈریکا - یہاں وِشنو کی پوجا رُدر کی صورت میں کی جاتی ہے - کرونچ دیپ کے کنارے دھی کا سمندر ہے جو اُتنا ہی بڑا ہے اور جو ساک دیپ سے گھرا ہُوا ہے +

بھویہ ساک دیپ کے راجہ کے سات لڑکے تھے جن کے ناموں سے دیپ کے ورشوں کے نام رکھے گئے ہیں - اُن کے نام سُنو - جلد - کمار - سُوکمار - منی وک

کوسوموده ـ مَوُداکی ـ مہادُرم اور سات پہاڑ جو ایک ورش کو دوسرے سے علیحدہ کرتے ہیں ـ اُدے گری ـ جلادھار ـ ریوتک ـ سیام ـ امبکیہ ـ رامیہ کیسری ہیں ـ یہاں ساک (ساکھو) کا بہت بڑا درخت ہے جسکے پاس سِدّھ ـ گندھرب وِہار کرتے ہیں اور جو ہوا اُس سے لگ کر بہتی ہے خوشی بخشتی ہے ـ اُسی درخت کی وجہ سے اس کا نام ساک دیپ ہوا ـ یہاں بھی چار وَرن کے آدمی بستے ہیں اور یہاں سات پاپ دھونیوالی ندیاں ہیں ـ جن کے نام یہ ہیں سوکُماری ـ کُماری ـ نالنی ـ دھینوکا ـ اِکشو ـ وینوکا ـ گبھستی اِن کے سوا ہزاروں چھوٹے موٹے پہاڑ اور ندیاں ہیں ـ جَلَد اور دوسرے وَرشوں کے رہنے والے جب اِندر لوک سے گذر کر وہاں جاتے ہیں ـ تب ان کا پانی پی کر ترپت ہو جاتے ہیں ـ یہاں کبھی کوئی دھرم سے بیمکھ نہیں ہوتا ـ چار وَرنوں کے نام یہ ہیں میراگ (برہمن) ـ ماگدھ (کشتری) ـ مانس (ویش) ـ مندگ (شودر) ـ یہاں وشنو کی پُوجا سورج کی شکل میں کی جاتی ہے ـ ساک دویپ دُودھ کے سمندر سے گھرا ہوا ہے جو اُتنا ہی بڑا ہے جتنا بڑا دیپ ہے +

کشیر (دُودھ) کا سُمدر پُشکر دیپ سے گھرا ہوا ہے ـ جو ساک دیپ سے دُگنا ہے اِس کا راجہ سَوَن تھا اس کے دو لڑکے مہاویر اور دھاتکی تھے اس لئے اُن کے ناموں سے یہاں صرف دو ورش ہیں اور اُن کے درمیان ایک پہاڑ کا سلسلہ ہے جس کو مانسوتر کہتے ہیں اور جو دائرہ کی شکل میں گھوما ہوا ہے یہ پہاڑ اونچائی میں پچاس ہزار یوجن ہے ـ اور اتنی ہی اُسکی چوڑائی ہے اور دیپ کے درمیان مالا کی شکل میں نظر آتا ہے ـ ان میں سے مہاویر ورش پہاڑ کے باہر ہے ـ اور دھاتکی ورش اُس کے دائرہ کے اندر ہے اور یہاں گندھرب اور

وچرتے رہتے ہیں۔ پُشکر میں نہ تو اور ندیاں ہیں نہ پہاڑ ہیں۔ اس دیپ کے آدمیوں کی عمر دس ہزار برس کی ہوتی ہے۔ اور اُن کو بیماری۔ رنج۔ غصہ یا موہ نہیں ستاتا نہ یہاں دھرم ہے نہ ادھرم ہے۔ نہ کوئی مارتا ہے نہ مارا جاتا ہے۔ نہ راگ ہے نہ دویش ہے نہ لالچ ہے نہ حسد ہے۔ نہ کسی میں اخلاقی کمزوری ہوتی ہے کیونکہ یہاں سچ اور جھوٹ بھی نہیں ہے۔ غذا خود بخود پیدا ہوتی ہے اور رہنے والے صرف اُنکی خوشبو سونگھہ کر رہتے ہیں۔ آدمی اور دیوتا دونوں ایک ہی سوبھاو و شکل کے ہوتے ہیں۔ نہ جاتی و ورن کی تمیز ہے۔ نہ دھرم و کرم ہے۔ کوئی بھی وید۔ پوران سمرتی۔ نیتی کو نہیں جانتا اور نہ کوئی کسی کی سیوا کرتا ہے۔ پُشکر اصل میں سُورگ ہے۔ جہاں سب سُکھی رہتے ہیں۔ اِس دیپ میں ایک نیگرودہ کا درخت ہے جس پر برہما رہتے ہیں جسکی دیوتا دانو پوجا کرتے ہیں۔ پُشکر دیپ تروتازہ پانی کے سمندر سے گھرا ہوا ہے جو دیپ کے برابر لمبا چوڑا ہے +

یہ سات سمندر اور سات دیپوں کا بیان ہے۔ اور ان میں دوسرا پہلے سے دُگنا ہوتا گیا ہے۔ تمام سمندروں میں ہمیشہ اُسی مقدار میں رہتا ہے۔ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ جیسے کڑاہی کا پانی گرمی کیوجہ سے جوش کرتا ہے ویسے ہی چاند کے بڑھنے گھٹنے سے اُنمیں کمی بیشی پرتیت ہوتی ہے اور بڑھتا گھٹتا نظر آتا ہے مختلف سمندروں کے پانی پانچسو دس اِنچ تک بڑھتے ہیں +

صاف وتازہ پانی کے بعد اُس سے دُگنا لمبا چوڑا سونے کی زمین ہے جہاں کوئی جاندار شے نہیں رہتی۔ وہاں سے لوکالوک پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جو دس ہزار یوجن چوڑے اور اتنے ہی اونچے ہیں۔ اور انکے بعد چاروں طرف اندھیرا ہے۔ اور اِس اندھیرے کے بعد انڈے کا چھلکا ہے +

اے میترے! یہ پرتھوی اور اس کے دیپ۔ سمندر۔ پہاڑ اور باہری چھلکے کی حد پچاس کروڑ یوجن ہے۔ یہ سب جانداروں کی ماتا ہے۔ اسی میں تمام لوک اور بھوت (عناصر) رہتے ہیں[1] +

پانچواں ادھیاء

پراشر بولے۔ اے میترے! میں نے پرتھوی کا وستار تم کو سنا دیا۔ اس کے اوپر سات لوک ہیں اور نیچے بھی سات ہی لوک ہیں۔ اسکی سطح سے نیچے کی گہرائی ستر ہزار یوجن ہے اور پاتال کے سات طبقے دس ہزار یوجن تک نیچے گئے ہیں ان سات طبقات کی تفصیل سنو۔ اتل۔ وتل۔ نتل۔ گبھستی مت۔ مہاتل۔ سوتل اور پتال اُنکی زمین بھی مختلف طرح کی سفید۔ سیاہ۔ سرخ۔ زرد۔ ریتلی اور پتھریلی اور سونے کے رنگ کی ہے۔ اور وہاں بڑے بڑے محل بنے ہوئے ہیں جن میں دانو۔ دیت۔ یکش اور ناگ بستے ہیں۔ ایک دفعہ نارد منی نے دیوتاؤں کی سبھا میں آکر کہا کہ سورگوں سے بھی زیادہ سکھ پاتالوں میں ہے۔ کیونکہ وہ منی سے روشنی ہوتی ہے۔ دیت۔ دانو کی لڑکیاں گھومتی رہتی ہیں انکو دیکھ کر تپسوی بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ وہاں سورج کی روشنی پہنچتی ہے مگر گرمی نہیں جاتی رات کو چاند روشنی دیتا ہے مگر سردی نہیں پھیلاتا۔ دانو شراب و خوشگوار عرق پی کر متوالے بنے رہتے ہیں اور اُن کو پتہ بھی نہیں رہتا کہ کیسے وقت گذرتا ہے

[1] ناظرین۔ اس بیان کو روحانی نقطہ نگاہ سے دیکھیں۔ اصطلاحات اور ناموں پر غور کریں اُس وقت اُن کے دل میں کوئی بھی شک اور شبہے پیدا نہ ہونگے + (شیو)

وہاں خوبصورت باغ - نہریں اور جھیلیں ہیں جن میں کنول کھلتے ہیں - اور کویل کی سریلی آواز سے آسمان گونج جاتے ہیں - خوبصورت زیور خوشبو دار عطریات کی لپٹ سے دماغ معطر ہو جاتا ہے - بین - بانسری - مردنگ - اور نقاروں کی صدا سے کان خوش ہوتے ہیں اور پاتال کے رہنے والے وانو - دیت خوش رہتے ہیں +

سات پاتالوں میں وشنو کا تموگن روپ شیش کی صورت کا ہے - جن کی خوبیوں کو کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا - سورگ کے دیوتا ان کو اننت کہتے ہیں اور سب ان کی پوجا کرتے ہیں - ان کے ہزار سر ہیں انکی کلغیوں کے ہزاروں ہیرے سب کو روشنی دیتے ہیں - دنیا کے فائدہ کی نظر سے دہ دیتوں کو طاقتور نہیں ہونے دیتے اور اس طرح آنکھ گھماتے ہیں گویا نشہ میں ہیں - کان میں ایک ہی کنڈل ہے - ایک ہی مکٹ - اور ایک مالا ہے اور سفید پہاڑ کی طرح چمکتے رہتے ہیں - ان کا لباس نیلے رنگ کا ہے - اور سفید مالا پہنے ہوئے دوسرے کیلاش کی طرح نظر آتے ہیں - ان کے ایک ہاتھ میں ہل ہے اور دوسرے میں موسل ہے - وارونی انکی سیوا کرتی ہے جو خود انکی تیج ہے ان کے منہ سے ہر کلپ کے آخر میں زہریلی آگ نکلتی ہے - اور وہ رودر روپ ہیں جو بلرام سے علیحدہ نہیں ہیں - تین لوکوں کو بھسم کر ڈالتی ہے +

سیش نے ساری دنیا کا بوجھ اپنے سر پر اسی طرح سے اٹھا رکھا ہے جیسے کوئی سر پر تاج پہنتا ہے - اور وہی سات پاتالوں کی بنیاد ہیں انکی شکتی ان کا تیج اور ان کے سوبھاؤ کا بیان کوئی نہیں کر سکتا - دیوتاؤں کو بھی ان کی سمجھ نہیں ہے جس نے سارے جگت کو پھولوں کی مالا کیطرح دھارن کر رکھا ہے - انکی طاقت

کے بیان کرنے کی کس کو سمرتھ ہے۔ جب اُنکی نشیلی آنکھیں چکر کھانے لگتی ہیں۔ دُنیا خوف سے کانپ اُٹھتی ہے۔ گندھرب۔ اپسرا۔ سِدّھ۔ کِنّر۔ اُرگ۔ چارن اُنکی ستتی نہیں کر سکتے۔ اسلئے وہ اننت کہلاتے ہیں۔ چندن جس کو ناگ دیوتاؤں کی ستریاں پیستی ہیں اُن کے سانس سے اُڑ جاتا ہے اور تمام سُورگ میں اسکی خوشبو پھیل جاتی ہے +

گرگ رشی نے سیش کو پرسن کیا تھا۔ جس سے اُن کو جوتش وِدیا حاصل ہوئی۔ اور بُرائی بھلائی کا گیان اُن کو ہونے لگا +

پرتھوی جو سیش کے سر پر ہے اپنی باری پر دوسرے کرّوں کی مالا کو معہ اُن کے تمام دیت۔ دانو۔ دیوتا اور منشیوں کے تقویت دیتی ہے +

چھٹواں ادھیاء

پراشر بولے۔ اے مُنی! اب میں تم نرک کا کچھ حال سناؤنگا جو پانی اور پرتھوی کے نیچے واقع ہیں اور جہاں پاپی رہنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں +

مختلف نرکوں کے نام یہ ہیں۔ رورو۔ سُوکر۔ رودھ۔ تال۔ وِشاسن مہا جوالا۔ پتت کُمبھ۔ لَوَنا۔ وِموہن۔ رُدھرآند۔ وَیترنی۔ کرمیسا۔ کرم بھوجن اسی پت رَون۔ کرشن۔ لالا بھکش۔ داڑن۔ پوے وہا۔ پاپا۔ وھنی جوالا ادھی سِرس۔ کال سُوتر۔ تمس۔ اَوِیچی۔ سوبھوجن۔ اپر تِشٹھا۔ اور مہا اویچی۔ یہ سب اور دوسرے نرک۔ یم کی راج کے مختلف صوبے ہیں۔ یہاں کشٹ اور اگنی بھیانک ہیں اور پاپی انہیں میں ڈال دئے جاتے ہیں +

جو شخص جھوٹی گواہی دیتا ہے یا طرفداری کیوجہ سے جھوٹ بولتا ہے وہ رَورَو
نرک میں پڑتا ہے۔ جو شخص اسقاط حمل کرتا ہے۔ شہر کو لوٹتا ہے گائے کو مارتا ہے
یا آدمی کا گلا گھونٹتا ہے وہ رودھ نرک میں جاتا ہے۔ براہمن کا مارنے والا۔ سونا
چرانے والا۔ شراب پینے والا سوکر (سُوّر والے) نرک میں گرتا ہے اور اُس کے
ساتھی بھی وہاں جاتے ہیں۔ کشتری یا ویش کا مارنے والا۔ گورو پتنی کے ساتھ
بھوگ کرنیوالا۔ تال نرک میں ڈھکیل دیا جاتا ہے۔ جو بہن کے ساتھ زنا کرتا ہے
یا راج بھاٹ خواہ ایلچی کو مارتا ہے اُس کے لئے پتت کُمبھ نرک ہے۔ اپنی بیوی
کا بیچنے والا۔ جیلخانہ کا داروغہ۔ گھوڑوں کا تاجر۔ اور ساتھیوں کا چھوڑنے والا
پتت لوہ نرک میں جاتا ہے۔ لڑکی یا پُتر بہُو کے ساتھ زنا کرنیوالا مہا جوالا نرک کا
ادھیکاری ہوتا ہے۔ گورو کی بیعزتی کرنیوالا۔ (بڑوں کو) گالی دینے والا۔ ویدوں
کی نندیا کرنیوالا۔ ویدوں کا یا ویدوں کی تعلیم کا بیچنے والا۔ منع کی ہوئی عورت کا
ہم صحبت یہ سب لَوَن (نمک) نرک گامی ہیں۔ چور۔ نت نیم کا مذمت کرنیوالا
ومَوہ (بھرم) نرک کا بھاگی ہے۔ اپنے باپ۔ براہمن اور دیوتاؤں سے نفرت
کرنیوالا۔ جواہرات کا برباد کرنیوالا کرم بھکش نرک میں جاکر کیڑے کھاتا ہے۔ دوسروں
کے نقصان کی نیت سے منتر جپنے والا کِرمِسی (کیڑوں کا) نرک کا مستحق ہوتا ہے
جو کمبخت اتیتھی و دیوتاؤں کے بھوگ دینے سے پہلے کھاتا ہے۔ لال بھکش
نرک میں سزا پاتا ہے۔ تیر بنانے والا۔ تلوار۔ نیزہ و دوسرے ہتھیار کا کاریگر وساسن
(وسانده) نرک میں دُکھ بھوگتا ہے۔ ناجائز دان لینے والا ادھومکھ نرک جاتا ہے
یہی حال اس کا بھی ہوتا ہے جو ان ادھکاریوں کے یہاں یگیہ کراتے ہیں یا جوتش
کا بیوپار کرتے ہیں۔ جو براہمن ہو کر لاکھ۔ گوشت۔ شراب۔ تل یا نمک بیچتے ہیں

یا قتل کرتے ہیں جو پُوَیوَہ نرک جاتے ہیں اسی نرک میں گائے - بلّی - مرغ - بکری کبوتر - یا چڑیا پالنے والے بھی ڈھکیلے جاتے ہیں - جلّاد - مچھلی بیچنے والے - زانی کا ساتھی زہر دینے والا - مُخبر - اپنی عورت کا ناجائز کمائی کھانے والا - پربھ کے دن کام کرنے والا - فسادی - مکّار دوست - شگُن وچارنے والا - گنواروں میں دھرم یگیہ کرنے والا - رُدھیر آندھ نرک کے باسی ہوتے ہیں - شہد کا چھتّا بگاڑنے والا - گاؤں لوٹنے والا - ویترنی نرک (خون کے کنوئیں) میں پڑتا ہے - جھنجھڑا بنانیوالا - ناپاک - دوسرے کی زمین لینے والا - مکر سے روزی کمانے والا - کرشن نرک کا دُکھ سہتا ہے - جو یونہی درخت کاٹتا ہے - اَسی پتر وَن نرک کے قابل ہے - بھیڑ کا پالنے والا - ہرن کا شکار کرنیوالا واہنی جوالا نرک میں جلتا ہے - یہی حال کمہاروں کا ہوتا ہے - وَرَت کا توڑنے والا - اپنے پنتھ یا مذہب کا منحرف - سنڈانس نرک کا کلیش اُٹھاتا ہے - مذہبی طالبعلم جو دن کو سوتا ہے اور یونہی جس کو خواب ہو جاتا ہے اور وہ جن کو اُن کے چھوٹے دھرم کی سکشا کرتے ہیں سوا (کتا) بھوجن نرک میں جاتے ہیں یہ اور ایسے سینکڑوں نرک ہیں جہاں پاپی سزا پاتے ہیں - جتنی بدکاریاں ہیں اُتنی ہی سزاؤں کی جگہیں ہیں جو اپنا جاتی بیوہار نہیں کرتے اور من نیچ کرم سے اسکو توڑتے ہیں وہ بھی نرک گامی ہیں - سُورگ کے دیوتا اِن نرک گامیوں کو اُلٹے سر کے بل چلتے ہوئے نظر آتے ہیں - دیوتا ان کے نرک کے دُکھوں کو دیکھتے ہیں سرشٹی میں چر - اچر دونوں ہی ہیں - مچھلی - پرند - حیوان - انسان - پاک آدمی - دیوتا - مُکت جیو سب کے درجے ہیں یہ درجہ بدرجہ چھوٹے بڑے ہیں اور اُسی کے موافق اُن کو مکتی پرمینت جزا و سزا ملتی رہتی ہے - جو شخص پاپ کی پرائشچت نہیں کرتا نرک میں جاتا ہے ۔

اے میترے! رشیوں نے سارے پاپوں کی پرائشچت بتائی ہے - بڑے پاپوں
کے لئے بڑے تپ کرنے پڑتے ہیں - چھوٹوں کے لئے چھوٹے پرائشچت ہیں لیکن
جو کرشن وشنو کی بھگتی کو مکھیہ سمجھتے ہیں - ان سب سے کہیں بہتر ہیں جس کو پاپوں
سے دُکھ ہے اُس کو چاہئے کہ ہری کا سُمرن کرے - رات دن - صبح - شام - دوپہر -
اُنہیں کے گُن گایا کرے اور اُن کے پاپ دور ہو جائیں گے - ہری کے سمرن سے
سنسار کے پاپوں کا بوجھ اُتر جاتا ہے - اور اُن کے پوجنے والے چونکہ سُورگ تک کی
اِچھیا نہیں رکھتے - نت مُکتی پا جاتے ہیں - جو خاموشی میں ہری کا جاپ کرتا ہے -
اِندر کے راج کی بھی پرواہ نہیں رکھتا - کیونکہ اگر سُورگ سے پھر لوٹ آنے کا خطرہ
ہے تو پھر اسکی بڑائی کیا ہوئی - مگر واسودیو کے سُمرن کا پھل مختلف ہے اسکی مدد
سے نت نِروِرتی ملتی ہے - اس لئے اے مُنی! جو رات دن وشنو کا سُمرن کرتے ہیں
نرک نہیں جاتے اور اُن کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں +

سُورگ اُسکو کہتے ہیں جس سے من کو خوشی ہو - نرک اُسکو کہتے ہیں جس سے
من کو دُکھ ہو اسلئے ادھرم نرک ہے - دھرم سُورگ ہے - یہی بات خوشی ناخوشی راگ
دویش و غصہ وغیرہ کے معاملہ میں سمجھ لو - جو ایک وقت خوشی کا باعث ہے دوسرے
وقت وہ دُکھ کا باعث بنجاتا ہے - اور وہی پھر دویش راگ کا کارن ہوتا ہے - اس سے
یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سکھ دُکھ در اصل کوئی چیز بطور خود نہیں ہیں - یہ صرف من
کی مختلف حالتوں کا نام ہے - ست صرف گیان ہے - مگر گیان بھی بندھ و موکش کا
کارن ہو سکتا ہے کیونکہ یہ سنسار گیان ہی تو ہے - اُس سے کچھ ہی مختلف نہیں ہے
اور اسلئے اے میترے! ودیا اور اودیا دونوں گیان میں ہیں +

نرک - سُورگ - کا بیان ہو چکا - اب تم کیا سننا چاہتے ہو؟

ساتواں ادھیاء

بیتر بولے اے منی! تم نے پرتھوی کا حال سُنا دیا۔ اب دوسرے لوکوں کا حال سناؤ۔ بھوَرلوک وغیرہ و دوسرے دِوّیہ تارا منڈل کے حال جاننے کی خواہش ہوتی ہے +

پراشر بولے۔ سُورج و چاند کی کرنوں سے جہانتک روشنی پہنچتی ہے مع سمندر اور پہاڑوں کے وہی پرتھوی لوک ہے۔ جتنی لمبی چوڑی و جس شکل کی پرتھوی ہے۔ اُتنا ہی بھوورلوک بھی ہے۔ اِس سے لاکھ یوجن دوری پر سورج لوک ہے سُورج لوک سے اُتنا ہی دُور چندر لوک ہے۔ چندر لوک سے ایک لاکھ یوجن دور تاراگن منڈل ہے۔ وہاں سے دو لاکھ یوجن پر بُدھ منڈل۔ بُدھ منڈل سے دو لاکھ یوجن دور شُکر منڈل اور شُکر سے دو لاکھ یوجن دور منگل ہے منگل سے دو لاکھ یوجن دور برہسپتی اور برہسپتی سے دو لاکھ یوجن دور سنیچر۔ و سنیچر سے ایک لاکھ یوجن پر سپت رشیوں کا ستھان ہے۔ اور یہاں سے ایک لاکھ اونچے دھرو کا ستھان ہے۔ بس ترلوکی اتنی ہی ہے۔ جسمیں بھور۔ بھوور۔ سورلوک شامل ہیں۔ یگیہ ورت کرنیوالے یہاں ہی تک پہنچ سکتے ہیں +

دھرو سے ایک کروڑ یوجن اونچے مہرلوک ہے۔ اس سے دو کروڑ یوجن اونچے جن لوک ہے۔ جہاں برہما کے پُتر سنک وغیرہ رہتے ہیں ان کی عمر ایک کلپ کی ہوتی ہے۔ یہاں سے آٹھ کروڑ یوجن اونچے تپ لوک ہے۔ جہاں ویراج نام والے دیوگن رہتے ہیں۔ تپ لوک سے چار کروڑ یوجن ستیہ لوک ہے۔ جہاں پہنچ جانے سے پھر جنم مرن نہیں ہوتا۔ اِسی کو برہم لوک بھی کہتے ہیں +

جہاں تک انسان پیادہ پا جا سکتا ہے وہ پرتھوی بھور لوک ہے ۔ پرتھوی اور
سورج کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھوور لوک ہے ۔ یہاں تک سدّھ مُنی کی گتی ہے
سُورج لوک اور دھرو لوک کے بیچ میں چودہ لاکھ یوجن کا فاصلہ ہے اُس کو سور لوک
کہتے ہیں ۔ یہ ترلوکی عارضی ہے ۔ کیونکہ برہما کے نت پرلے میں ناش ہو جاتے
ہیں ۔ جن لوک ۔ تپ لوک اور ستیہ لوک دائمی ہیں ان چھ لوکوں کے بیچ میں مہر لوک
ہے ۔ نت پرلے میں اس کا ناش نہیں ہوتا ۔ صرف اتنا البتہ ہوتا ہے کہ جیو اونچے
لوکوں کو بھاگ جاتے ہیں یہ سات لوک اوپر کے اور سات نیچے کے بیان کئے گئے
برہمانڈ کی تفصیل بس اتنی ہی ہے ۔ یہ سب انڈے کے چھلکے سے ویسے ہی
گھرا ہوا ہے جیسے بیج کے اوپر چھلکا ہوتا ہے اُس کے اِرد گرد پانی ہے جو زمین
کے قُطر سے دس گنا پھیلا ہوا ہے ۔ پانی اگنی سے گھرا ہوا ہے ۔ اگنی وایو سے
وایو آکاش سے ۔ آکاش اہنکار سے اور اہنکار بُدھی سے ۔ ان میں سے ہر ایک
دوسرے سے دس گُنا زیادہ ہے ۔ ان سب کے آخر پر دھان ہے جو بیحد و حساب
ہے اور جس کی حد کا شمار نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے اسکو لامحدود ۔ مہا پرکرتی ۔ اور
برہمانڈ کا کارن کہتے ہیں یہ برہمانڈ ہزاروں ۔ لاکھوں ۔ کروڑوں ہیں اور
ویسے ہی ہیں جیسا کہ ان میں سے ایک کا بیان ہوا ہے ۔ پرکرتی اور پُرش میں
کوئی بھید نہیں ہے ۔ جیسے لکڑی میں آگ ۔ تلوں میں تیل ۔ ویسے ہی پرکرتی
میں پُرش ہے ۔ پردھان و پُرش دونوں وِشنو کی شکتی سے گھرے ہوئے ہیں
سرشٹی کے وقت پرکرتی پُرش کے علیحدہ کرنے کا سبب وشنو کی شکتی ہے ۔ کیونکہ
وہی اِن دونوں کو چیتن کرتی ہے ۔ جیسے پانی کی رطوبت کو بھاپ کے ذریعہ ہوا
اپنے میں ملا رکھتی ہے ۔ اُسی طرح وشنو کی شکتی پُرش و پردھان روپ ہو کر

جگت کو گرہن کرتی ہے - جڑ - شاخ - پتے سب بیج سے پیدا ہوتے ہیں - اسی طرح
پرکرتی و پرش سے مہت تتو وغیرہ ہوتے ہیں پھر اِن سے پرتھوی پانی وغیرہ اور
اِن سب سے دیوتا وغیرہ اور اُن کے لڑکے بالے - جیسے بیج سے بیج پیدا ہونے سے
درخت کا ناش نہیں ہوتا - اُسی طرح پرتھوی وغیرہ بھوتوں سے جو بنتے ہیں پرتھوی
وغیرہ کا اُن کے سبب سے ناش نہیں ہوتا - جیسے آکاش وکال وغیرہ کے مٹنے سے
درخت کے کارن ہوتے ہیں ویسے ہی وشنو ہر ایک چیز کا کارن ہیں - جس طرح
پودھے کے تمام حصے چاول کے بیج میں پہلے ہی سے موجود رہتے ہیں مثلاً جڑ
تنہ پتے - شاخ - کلی - پھل - پھول - دودھ - ناج - چھلکا - باتی وغیرہ اور پھر
بتدریج اُس بیج سے پیدا ہوتے ہیں - اُس طرح وشنو کی شکتی سے دیوتا - منشیہ
وغیرہ کرہا نوسار بنتے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں +

وشنو ہی برہمہ ہیں اُنھیں سے یہ جگت پیدا ہوتا ہے - وہ آپ جگت ہیں
جگت اُن کے آسرے ہے - اور اُنھیں میں ہے - برہمہ وشنو کا پرم پد ہے - اور
وہی ویکت اویکت کا مول کارن ہے - اور یہ چراچر جگت اُسی سے نکلا ہے وہ آدی
کارن ہے - ظاہری نظر آنیوالا جگت اُسی کا روپ ہے اور اُس میں لے ہو جاتا
ہے - اور اُسی کے آشرت ہے - وہی یگیہ کرنیوالا ہے وہی یگیہ ہے وہی پھل کا
دینے والا اور آپ ہی پھل روپ ہے - اور وہ خود ہی یگیہ کرنے کا ہے سوا ہری کے
اور کچھ بھی نہیں ہے +

آٹھواں ادھیاء

پراشر بولے - میں نے تم کو برہمانڈ کا حال عام طور پر سنایا - اب سورج وغیرہ

کے قد و قامت و موقع کے متعلق سنو +

سورج کا رتھ نو ہزار یوجن لمبا ہے اُس کا ڈنڈا اٹھارہ ہزار یوجن - دُھرا ایک کروڑ ستاون لاکھ پچاس ہزار یوجن - اور اس میں ایک پہیہ لگا ہے جسمیں تین نابھی (جاڑا - گرمی - برسات) ہیں ۱؎ اداوتسر وغیرہ پانچ آرے - چھ موسم چھ پٹی - اور یہ کال چکر سمت سر ہے - اس رتھ کا ایک دُھرا اور بھی ہے جو پینتالیس ہزار پانچسو یوجن لمبا ہے - جوئے کے دو آدھے آدھے حصے اُسی طرح بالترتیب ہیں - چھوٹا دُہرا کی سنبھال دھرو سے ہے اور بڑے دُہرے کے سر جس سے پہیہ ملحق ہے مانس پربت پر گھومتا ہے - سات گھوڑے ویدوں کے سات چھند - گایتری - برہتی - اُوشنیہہ - جگتی - ترشٹبھ - انشٹبھ اور پنکتی چھند ہیں اندر پوری مانسوتر پربت کے پورب کی طرف ہے - یم لوک دکن کی طرف ہے ورن لوک پچھم میں ہے اور سوم لوک اُتر میں ہے ان کے دوسرے نام بالترتیب وسوُوک سارا - سامیہ منی - مکھیا - وبھاوری ہیں +

دکشنائن میں سورج بہت جلد چلتے ہیں اس لئے دن چھوٹے ہوتے ہیں اُترائن میں آہستہ آہستہ رفتار ہوتی ہے - اس لئے دن بڑے ہوتے ہیں رات دن ہونے کے سبب سورج ہی ہیں - اور یوگیوں کے کلیش ناش کرنے کے مارگ بھی وہی ہیں - دن کے دوپہر میں سورج نارائن جس جگہ پہنچتے ہیں اُس کے ٹھیک اُتر میں اس وقت آدھی رات ہوتی ہے - نکلتے وقت سب دیپوں میں پورب ہی میں دکھائی پڑتے ہیں وڈوبنے کے وقت پچھم میں - جہاں جس دیش کے لوگ سورج کو نکلتے دیکھتے ہیں وہی وہاں اُن کے اُدے ستھان کی جگہ

۱؎ اداوتسر - سموتسر - پری وتسر - ونسر - ادیت سر برسونکی پانچ مختلف قسمیں ہیں +

ہے۔ جہاں ڈوبتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں وہی وہاں کا است استھان ہے۔ ورنہ
اصل تو یہ ہے کہ نہ سورج کبھی نکلتے ہیں نہ ڈوبتے ہیں کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ نکلے
ہی ہوئے رہتے ہیں۔ اُدے۔ است دراصل دکھانے اور نہ دکھانے کو کہتے ہیں۔
جب وہ نظر آتے ہیں اُدے کہا جاتا ہے۔ جب نظر نہیں آتے وہ است کہا جاتا ہے

جب سورج اندر پوری وغیرہ میں ٹھہرے ہوئے جس پوری میں رہتے ہیں
اُس کو اور دو اُس کے آگے والوں کو پرکاش کرتے ہیں۔ انہیں نگروں کے دو کونوں
میں بھی پرکاش کرتے ہیں۔ جب کسی کونے والی دِشا میں آ جاتے ہیں تو جس میں
ہیں۔ اُس کے پیچھے والے کونے کے دو پوریوں کو اودے ہونے سے دوپہر تک
پرکاشتے ہیں +

سورج جہاں پہلے دکھائی دیتے ہیں وہ پورب دِشا ہے جہاں ڈوبتے ہیں
وہ پچھم ہے اور پورب کیطرف رُخ کرکے کھڑے ہونے سے داہنے طرف دکن اور
بائیں طرف اُتّر ہوتا ہے +

جب کسی کے سامنے سورج پرکاشتے ہیں تو اُس کی بغل کے طرف اور اُس
کے پیچھے بھی پرکاش کرتے ہیں۔ مگر سومیرو پربت پر جو برہما کی سبھا ہے اُس کو
نہیں پرکاش کرتے کیونکہ وہاں خود پرکاش وا پرکاش ہوتا ہے۔ اُن کی کرنیں
وہاں کے تیز پرکاش کی وجہ سے لوٹ آتی ہیں۔ اس لئے تمام دیپ دیپانتر
میرو پربت کے اُتّر میں ہیں +

جب شام کو سورج است ہونے لگتے ہیں تو اُن کی روشنی کچھ کچھ آگ میں
رہجاتی ہے۔ اسی وجہ سے رات کے وقت آگ کا پرکاش دُور سے ہوتا ہے۔ اور
دن میں آگ کی روشنی کا چوتھا حصہ سورج میں چلا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے

سورج اور بھی زیادہ دن کو چمکیلا ہو جاتا ہے۔ روشنی و گرمی جو سورج اور آگ سے نکلتی ہیں۔ انداز کے موافق ملکر رات و دن میں روشنی و گرمی کیا کرتی ہیں۔ جب سورج اُترائن یا دکشنائن ہوتے ہیں۔ دن یا رات پانی میں چلے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دن کو پانی سیاہ نظر آتا ہے اور رات کو سفید معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب ہوتے ہی دن پانی میں پہلا جاتا ہے +

سورج جتنی دیر میں پرتھوی کے تیسویں حصہ کو طے کرتے ہیں اُسکو مہورت کہتے ہیں۔ جب مکر راشی میں سورج جاتے ہیں اُسکو اُترائن کہتے ہیں۔ اُترائن جب آدھا گذر جاتا ہے اور میکھ کو سنکرانتی لگتی ہے۔ اُسے وشودت کہتے ہیں تبھی رات دن برابر ہوتے ہیں پھر رات چھوٹی ہونے لگتی ہے۔ پھر جب کرک راشی میں سورج جاتے ہیں اُس کو دکشنائن کہتے ہیں اس ائن میں سورج بہت جلد چلتے ہیں اس سے دن جلد گذر جاتا ہے۔ دکشنائن میں دن بارہ مہورت میں ہی ختم ہوتا ہے اور رات اٹھارہ مہورت کی ہوتی ہے مگر ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا صرف کہیں کہیں ہوتا ہے اترائن میں سورج کم چلتے ہیں اساڑھ کے مہینہ میں دن بھر میں اٹھارہ مہورت اور رات کیوقت بارہ مہورت چلتے ہیں۔ جیسے پہئے کی نابھی آہستہ آہستہ چلتی ہے اور اپنی جگہ ہی پر رہتی ہے۔ اور آرے جلد جلد چلتے نظر آتے ہیں اسی طرح جیوتش چکر کے اندر بیٹھے ہوئے سورج بہت کم چلتے ہیں مگر چلتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ جیسے کمھار کے چکر کی نابھی گھومتی ہوئی اپنی ہی جگہ پر رہتی ہے اسی طرح سورج اپنی ہی جگہ پر رہتے ہیں اور چکر گھومتا جاتا ہے۔ دکشن اور اُتر دشاؤں کے درمیان چلتے ہوئے سورج کی وجہ سے رات اور دن ہوتے ہیں۔ جب دن کے وقت سورج زیادہ چلتے ہیں تب رات کے وقت کم۔ جب رات کے وقت زیادہ تب دن میں کم۔ مگر چاہے تیز چلیں

یا آہستہ - اُسی عرصہ میں بارہ راشیوں کو طے کر جاتے ہیں ان میں سے چھ کو دن میں اور
چھ کو رات میں پار کرتے ہیں اور انہیں کی وجہ سے رات اور دن کی بڑائی چھوٹائی
ہوتی ہے - اُترائن میں رات کو جلد اور دن کے وقت زیادہ چلتے ہیں اور دکشنائن
میں دن کو زیادہ اور رات کے وقت کم - رات کو اُشا کہتے ہیں اور دن کو ویوشٹ
اور ان دونوں کے بیچ میں سندھیا ہوتی ہے - سندھیا کے وقت راکشس
سورج کو کھا جانے کیلئے دوڑتے ہیں کیونکہ اُن کو پرجاپتی نے بدُعا دی تھی کہ
دن کو تمہارا شریر اَکشئے (لافانی) رہیگا - اور روز تم مرتے بھی رہوگے
یہی وجہ ہے کہ سندھیا کے وقت سورج اور راکشسوں میں لڑائی ہوا کرتی
ہے - یہی وجہ ہے کہ براہمن - کشتری - ویش جو گایتری منتر پڑھ کر جل اُچھالتے
ہیں - وہ جل راکشسوں کو تیر کی طرح لگتا ہے - اور وہ جل جاتے ہیں - اگنی
ہوتر میں جو پہلی آہوتی دیجاتی ہے اُس سے سورج بڑھتے ہیں - اونکار شری
وشنو کا نام ہے اُس کے اُچارن کرنے سے سب راکشس ناش ہو جاتے ہیں
سورج خود وشنو کے تیج ہیں - ورنہ اونکار سے اُن کو مدد نہ ملتی - اسی سبب سے
گایتری منتر - و - ابھی منتر کا جل - اُن سندیہہ نام راکشسوں کو برباد کر دیتا
ہے - اسلئے آدمی کو سندھیا کے وقت سارے کام چھوڑ کر سندھیا اُپاسنا
ضرور کرنا چاہیئے - کیونکہ اُس وقت جو کوئی سندھیا نہیں کرتا وہ گویا سورج کو
مارتا ہے - اور پاپ کرتا ہے +

جب براہمن سندھیا کے جل سے راکشسوں کو مارتے ہیں تو سورج اپنے
ساٹھ ہزار بال کھلیوں کے ساتھ جگت کا پالن کرتے ہوئے چلاتے ہیں +
پندرہ مرتبہ پلک مارنے کو کاشٹھا کہتے ہیں تیس کاشٹھا کی ایک کلا تیس

کلا کی ایک مہورت - تیس مہورت کے رات دن ہوتے ہیں - دن رات میں تو کمی بیشی ہوتی ہے مگر سندھیا ہمیشہ ایک مہورت کی ہوا کرتی ہے - اسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی +

جب آدھے سورج نکل آتے ہیں - اسوقت تین مہورت کا کال (وقت) ہوتا ہے اس لئے جو تین مہورت کے اندر سنان کر لیتا ہے وہ پراتسنائی کہلاتا ہے تین مہورت دن کا پانچواں بھاگ ہے - پراتھہ (صبح) کال سے تین مہورت تک سنگو نام کال ہوتا ہے - اس کے بعد تین مہورت تک مدھیاہن کال - مدھیاہن کال کے پیچھے تین مہورت کا اپراہن کال - اپراہن کال کے پیچھے اتنا ہی سایہ کال پندرہ مہورت کا اکثر دن ہوتا ہے - اور میکھہ کی سنکرانتی سے منتھن کی سنکرانتی تک اٹھارہ مہورت کا بھی کہیں کہیں ہوتا ہے - پندرہ مہورت کا دن صرف اُس وقت تک ہوتا ہے جب سورج میکھہ و تُلا میں آتے ہیں +

دکشنائن میں رات اور اُترائن میں دن بڑھنے لگتے ہیں - جب دن چھوٹے اور رات بڑی ہوتی تب دن شرد اور بسنت رُت میں وِشووت ہوتے ہیں تُلا و میکھہ کے سورج میں دن رات برابر ہوتے ہیں - کرک راشی کے سورج سے دھن تک دکشنائن اور مکر سے لیکر منتھن تک اُترائن ہوتا ہے +

پندرہ رات دن کا پکش ہوتا ہے - دو پکش کا ایک مہینہ ہوتا ہے - دو مہینوں کا رِتو - تین رِتوؤں کا اَیَن اور دو اَیَن کا سال ہوتا ہے جس کو برس و سمت سر کہتے ہیں - اور جو چاندر - ساون - سورہ اور ناکشتر کے چار نام ہے مدھ ہے +

اماوس سے اماوس تک چندرماس ہوتا ہے چاہے جس تتھی سے اُس کا شمار کرو

ساون ماس تیس ہی دن کا ہوتا ہے۔ سورج جتنی دیر میں ایک راشی کو بھوگتے ہیں۔ اُسے سَور ماس کہتے ہیں۔ جتنے دنوں میں سب نکشتر گذر جاتے ہیں اُنکو ناکشتر ماس کہتے ہیں +

اور جب سالوں کا شمار ہوتا ہے اُنہیں سے یُگوں کا حساب لگایا جاتا ہے اُن میں (۱) سمّت سر (۲) پریہ وتسر۔ (۳) انووت سر (۴) اِداوت سر (۵) اِدوتسر بھی یُگ ہے +

سومیت کی اُتر کے طرف جو شرِنگوان نام پہاڑ ہے اُس کے تین شرِنگ (چوٹیاں) ہیں اسی سے وہ شرِنگوان کہلاتا ہے۔ شرد اور بسنت رُت میں سورج مدّھیہ ریکھا (خط استوا) سے وکشن اُتر نہیں دیتے میکھ وغیرہ راشیوں میں وِشووت ریکھا پر رہتے ہیں تب ہی دن رات برابر پندرہ پندرہ مہورت کے ہوتے ہیں۔ جب تک سورج کرتکا کے پرتھم چرن تک پہنچتے ہیں تب تک چندرمان وشاکھا کے چوتھے چرن تک ضرور پہنچ جاتے ہیں جب سورج وشاکھا کے تیسرے چرن تک جاتے ہیں۔ تب چندرمان کرتکا کے سر پر پہنچتے ہیں۔ تب ہی پُنیہ دینے والا وشووت کال ہوتا ہے۔ تب دیوتا۔ پتر اور برہمنوں کو دان دینا چاہئے کیونکہ یہ دان دینے کا خاص وقت ہے۔ اور اس وقت جو شخص دان دیتا ہے۔ وہ کرتارتھ ہو جاتا ہے۔ دن۔ رات۔ مدّھیان (دوپہر)۔ آدھی رات۔ ماس۔ کلا۔ کاشٹھا۔ چھن۔ پورنماسی اور اماوسیا۔ سب پُنیہ دایک ہیں +

ماگھ۔ پھاگن۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ یہ چھ مہینے اُترائن کے اور ساون۔ بھادوں۔ کنوار۔ کاتک۔ اگہن۔ پوس یہ چھ مہینے دکشنائن کے ہیں +

اے میترے! پہلے جس لوکالوک پربت کا ذکر ہو چکا ہے۔ اُس پر سُدھاما۔ شنکھہ پال۔ ہرنیہ رَوم۔ و۔ کیتومان یہ چار لوکپال چاروں دِشاؤں میں ٹھہرے ہیں۔ یہ سب اکیلے رہتے ہیں۔ بواہ نہیں کرتے۔ نہ اِن کو اپنی ماں کا بھی خیال رہتا ہے +

اگست سے اُتر وا جبیتھی کے دَکن۔ ویشوانر مارگ کے باہر پیتری لوک کی گلی ہے وہاں اگنی ہوتر کرنیوالے رشی رہتے ہیں و پربرہمہ کو ہردے سے جپتے ہیں۔ اور وید پرچار۔ وورن آشرموں وغیرہ کی مریادا چلانے کے لئے کبھی کبھی آدمیوں میں پرلے تک جنم لینے والے رہتے ہیں اور سورج کے دکشن مارگ میں ٹھہرتے رہتے ہیں +

ناگ بیتھی کے اُتر اور سپت رشیوں کے دکن میں دیوتاؤں کے آنے جانے کا مارگ ہے۔ اُس میں جیتندریہ۔ سِدّھ۔ برہمہ چاری رہتے ہیں اور اولاد کی نِندیا کیا کرتے ہیں اسی وجہ سے موت پر غالب ہیں +

اور سورج کے اُتر مارگ میں اٹھاسی ہزار رشی ٹھہرے رہتے ہیں جتب پرلے نہیں ہوتی تب تک یہ وہاں ہی رہتے ہیں۔ کیونکہ ان میں لالچ۔ اِندری بھوگ۔ دشمنی وغیرہ کا کچھ بھی سنسکار نہیں ہوتا۔ نہ کسی کے عیب کو دیکھتے ہیں نہ کسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ امرت روپ ہیں اور ترلوکی کے پرلے تک قائم رہتے ہیں۔ جو اِس ستھان کو پہنچ جاتا ہے وہ پھر نہیں مرتا۔ کیونکہ برہمہ ھتیا کا پاپ اور اشومیدھ وغیرہ یگیوں کا پھل صرف پرلے کے پہلے ہی پہلے ہوتے ہیں +

دھروجی کے نیچے تک پرتھوی کا پرلے میں ناش ہوتا ہے۔ رشیوں کے دھروکے ستھان کے اوپر تیسرے آکاش میں وِشنو پد وَیکنٹھ ہے۔ یہ جتندریہ۔

اور پاپ رہت یوگیوں کا ستھان ہے۔ جو یہاں جاتے ہیں پھر واپس نہیں آتے۔ یہی وشنو کا پرم پد ہے۔ جہاں دھرم اور دھرو ہیں وہ وشنو کا پد ہے۔ وشنو سارے جگت سے ملے جُلے ہوئے سب میں محیط ہیں۔ سب کی پیدائش وہاں ہی سے ہوتی ہے۔ یہ یوگیوں کے بوِیک گیان سے جانا جاتا ہے۔ اسی میں دھرو جی ٹھہرے ہیں دھرو میں تمام تارا گن گُتھے ہیں۔ اور میگھ گن بھی ہیں۔ جو ہمیشہ پانی برسایا کرتے ہیں جس سے اناج ہوتا ہے اور جس اناج سے آہوتی دی جاتی ہے +

وشنو جی کے پرم پد سے گنگا جی کی اُتپتی ہوئی جو پاپ کی دھونے والی ہیں۔ اِن جٹ وشنو کے بائیں چرن کے نکھ میں ہے۔ دھرو نے اس کو اپنے سر پر قائم کر رکھا ہے۔ سپت رشی اُسی میں تپسیا کرتے ہیں۔ چندر ماں اُس کے ملنے سے چمکتے ہیں جب یہ نیچے گری سومیرو پربت آئی اور چار دھاروں سیتا۔ الک نندا۔ چاکشو۔ اور بھدرا میں تقسیم ہوگئی۔ الک نندا کو مہادیو جی نے سو برس تک اپنے سر پر پریم کے ساتھ رکھ چھوڑا تھا۔ اور جس نے سگر کے پاپی اولاد کو تار کر سُورگ میں بھجوا دیا۔ جو اس میں نہاتا ہے اُس کے پاپ دھو جاتے ہیں جو لڑکے تین برس تک اپنے پتروں کو اس کا پانی دیتے ہیں انکو بڑا اُپنیہ ہوتا ہے۔ دوج جو اس دریا میں یگیہ پتی کا یگیہ کرتے ہیں۔ ساری کامناؤں کو پوری کر لیتے ہیں۔ سنت جو اسمیں سنان کرتے ہیں کیشو کا دھیان کر کے مکتی پاتے ہیں جو اس کو دیکھتا ہے چھوتا ہے اس میں نہاتا ہے رات دن اسکی ستتی گاتا ہے اِسکی اِچھیا کرتا ہے۔ اور سو لوجن رکھ بھی گنگا گنگا کیا کرتا ہے اس کے پہلے جنموں کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں۔ جہاں سے گنگا نکلی ہے وہ وشنو کا تیسرا پد ہے +

نواں ادھیاء

پراشر بولے - اے میترے! سرو شکتیمان بھگوان کا جو تارا اسکے روپ آکاش میں ہے اُسکی پونچھ (دُم) پر دھروجی ہیں جب وہ گھومتے ہیں تو اپنے ساتھ چاند سورج کو بھی گھماتے ہیں - اور جب یہ گھومتے ہیں تو ان کے ساتھ تمام نکشتر و تاروں کا منڈل چکر کی شکل میں گھومتا ہے - کیونکہ سورج - چاند - ستارے یہ سب پَوَن روپی بندھن سے دھرو میں بندھے ہوئے ہیں - اس سُوسمار کے آکار والے تارا چکر کا آدھار شری وشنو ہیں اور راجہ اُتّان پاد کے لڑکے دھروجی وشنو کے حکم سے اس کی پونچھ پر براجمان ہیں اور اس تارا منڈل میں جو جیو بستے ہیں سب کے آدھار بھگوان ہی ہیں - دھرو کے آدھار کے تار اگن اور دھرو ہی میں سورج ٹھہرے ہیں اور سنسار میں جتنے چراچر پرانی ہیں سب کے آدھار سورج ہی ہیں - یہ جگت جس طرح سورج کے آدھار ہے وہ مجھ سے سنو +

آٹھ مہینوں کے اندر سورج سارے پانی کو جو سب کا جوہر ہے کھینچ لیتے ہیں اور پھر چار مہینے پرتھوی پر برساتے ہیں - پانی سے ناج پیدا ہوتا ہے اور ناج سے سب کا پالن پوشن ہوتا ہے - سورج اپنے خشک کرنیوالے کرنوں سے زمین کے نمی کو جذب کرتے ہیں اور اُس سے چندرمان کا پالن کرتے ہیں چندرمان ہوا کے نلوں کے ذریعہ اوس (شبنم) بادل پر چھڑکتے ہیں یہ بادل دُھواں - بھاپ اور اگنی کے بنتے ہیں - ہوا پانی کے بھاپ کو روک رکھتی ہے اس لئے ان بادلوں کو اُبھڑ (ابر) کہتے ہیں کیونکہ اُن کا جل نہیں گرتا - تاہم جب ہوا کی وجہ سے اُن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں - پانی کا ذخیرہ نیچے کیطرف رجوع ہوتا ہے

اور کال کے پریرنا سے شدھ ہو کر برستا ہے - اے میترے! جہاں سے سورج پانی کو جذب کرتے ہیں اُنکی چار صورتیں ہیں - سمندر - دریا - زمین اور جاندار جس پانی کو سورج آکاش گنگا سے کھینچ لیتے ہیں اس کو اپنے کرنوں سے برساتے ہیں اور جن پر یہ شدھ جل پڑتا ہے وہ شدھ اور نرمل ہو جاتے ہیں - اُن کے پاپ دُور ہو جاتے ہیں اور وہ نرک کو نہیں جاتے - سورج کے چمکتے وقت جو جل برستا ہے وہ آکاش گنگا کا ہوتا ہے اور اُس کو سورج کی کرنیں ہی برساتی ہیں - اگر ایسے وقت پانی برسے جب آسمان بادلوں سے صاف نظر آ رہا ہو اور سورج کرتکا میں ہوں تو سمجھ لو وہ جل دِشاؤں کے ہاتھی اپنے سونڈھوں سے چھڑک رہے ہیں اور وہ آکاش گنگا کا جل ہے - یہ دونوں قسم کے جل بڑے پوتر ہیں اور ان میں نہانے سے بڑا پنیہ ہوتا ہے - اور جو پانی بادلوں سے برسا کرتا ہے اُس سے اناج اوشدھی وغیرہ پیدا ہوتی و بڑھتی ہیں جن سے سنسار جیتا ہے - اسی سے اناج یگیہ کئے جاتے ہیں جن سے دیوتا پرسن ہوتے ہیں - اس لئے اسی جل کے آدھار پر یگیہ وید - براہمن وغیرہ ورن - دیوتا - پشو - پکشی سب ہیں +

دسواں ادھیاء

پراشر بولے - جن اُتر اور دکشن دشاؤں کے بیچ میں سورج چلتے ہیں اُن کے ۱۸۰ منڈل (دقیقہ) ہیں یعنی ایک ایَن میں سورج ۱۸۰ مرتبہ گھومتے ہوئے چڑھتے اُترتے چلتے ہیں - اُن کے رتھ پر ایک آدتیہ - ایک رشی ایک گندھرب - ایک اپسرا ایک راکشش - ایک یکش - ایک سرپ - یہ سات پرانی ہمیشہ رہتے ہیں چیت

کے مہینہ میں دھاتری آدتیہ - پولستیہ رشی - کرتستھلی اپسرا - واسوکی سرپ - رتھ
کرت یکش ہیتی راکشس - تمبرو گندھرب - یہ سب سورج کے رتھ پر رہتے ہیں
بیساکھ کے مہینہ میں آریما آدتیہ - پولہہ رشی - رتھوج یکش - پنجکستھلی اپسرا
پرہیتی راکشس - کچھہ نیر سرپ - نارد گندھرب - رہتے ہیں +
جیٹھ مہینہ میں متر آدتیہ - اتری رشی - تکشک سرپ - میکا اپسرا - پورشیئہ
راکشس - ہاہا گندھرب - رتھستھون یکش رہتے ہیں +
اساڑھ کے مہینہ میں وسشٹ رشی - ورن آدتیہ - رمبھا اپسرا - ہوہو گندھرب
رتھ چتر یکش - رتھ چتر سرپ - بدھ راکشش رہتے ہیں +
ساون کے مہینہ میں اندر آدتیہ - وشواوسو گندھرب - سرودت یکش
ایلاپتر سرپ - انگرا رشی - پرم لوچا اپسرا - سرپ راکشس رہتے ہیں +
بھادوں کے مہینہ میں دیوسوان آدتیہ - اگرسین گندھرب - آپورن یکش
بھرگو رشی - انم لوچا اپسرا - شنکھہ پا سرپ - بیاگھر راکشس رہتے ہیں +
کنوار کے مہینہ میں پوشا آدتیہ - سوروچی گندھرب - بات راکشس -
گوتم رشی - دھننجے سرپ - سوشین گندھرب - گھرتاچی اپسرا +
کاتک کے مہینہ میں وشواوسو (دوسرا) گندھرب - بھردواج رشی - پرجنیہ
آدتیہ - ایراوت سرپ - تارکشیہ یکش - وشواچی اپسرا - سینج گندھرب -
سینج راکشس +
اگھن مہینہ میں انشو آدتیہ - تارکش (دوسرا) یکش - مہاپدم سرپ - چترسین
گندھرب - ودیوت راکشس - کشیپ رشی - اروسی اپسرا +
پوس کے مہینہ میں - کرتو رشی - بھگ آدتیہ - ارنایو گندھرب - سپھورج

راکشس - کرکوٹک سرپ - اَرِشٹ نیمی یکش - پورب چتی اپسرا +
ماگھ مہینہ میں توشٹھا آدتیہ - جمدگنی رشی - کمبل سرپ - تلوتما اپسرا - برہما
پیت راکشس - کرتوجت یکش - دھرتراشٹر گندھرب +
پھاگن مہینہ میں وشنو آدتیہ - اشوتر سرپ - رمبھا اپسرا - سوریہ ورچی
گندھرب - ستیہ جت یکش - یگیاپیت راکشس - وشوامتر رشی +
رشی سورج کی ستتی کرتے - گندھرب گاتے - اپسرا ناچتی - راکشس رتھ
کو حرکت دیتے - سرپ رتھ میں بندھے ہوئے - یکش کرنوں کا انتظام کرتے - آگے
آگے چلتے ہیں یہ ساتوں اپنا اپنا کام کرتے ہیں اور انہیں سے بارش وغیرہ کا
اہتمام ہوتا ہے +

گیارھواں ادھیاء

میتریہ نے کہا۔ آپ نے سورج کے رتھ کے ساتھ ہمیشہ رہنے والے سات
شخصیتوں کا بیان کر دیا - گرمی اور سردی کا سبب بتا دیا - کہ یہ سب وشنو کی شکتی
کے ماتحت ہیں - لیکن اب تک آپ نے سورج کے فرائض نہیں بتائے - کیونکہ اگر یہ
ان کے سات ساتھی ہی گرمی و سردی کے باعث ہیں تو پھر سورج سے بارش کیسے
ہوتی ہے - اگر سچ مچ یہ ان ساتھیوں کے ملے جُلے رہنے کا کام ہے تو پھر سورج
کے نکلنے ڈوبنے کا مطلب کیا ہے؟ +

پراشر بولے - سورج گو ان ساتوں سے اپنے رتھ میں ملے ہوئے ہیں مگر
اُن کے سردار ہیں اور اُن سے جدا ہیں - وشنو کی مہان شکتی دید ہیں - جو رگ سام یجر

سام کہلاتی ہے یہی دنیا کو پرکاش کرتی ہے اور اُس کا پاپ دور کیا کرتی ہے یہی سرشٹی کے وقت وشنو کے روپ میں ہر جگہ موجود رہکر پالن پوشن کرتی ہے اور تین ویدوں کی شکل میں سورج میں رہتی ہے - یہ روشن وجود جو ہر مہینہ پرگٹ ہوتے ہیں - وشنو ہی کی تین وید والی شکتی ہے - جو ستاروں کو متحرک کرتی رہتی ہے - رگوید کی رچائیں صبح کو چمکتی ہیں یجر کے منتر دوپہر کو اور بر ہد تھنتر و سام کے دوسرے حصے دوپہر کے بعد ظہور کرتے ہیں یہ تینوں وشنو کی شکتیاں تین ناموں سے پرسدھ ہیں اور بھی سورج کی حیثیت پر اثر انداز ہیں +

یہ وشنو کی تین قسم کی شکتیاں صرف سورج ہی تک محدود نہیں ہیں - کیونکہ برہما پُرش (وشنو) - رُدر - بھی اُسی جوہر سے ہیں - پیدا کرنا برہما کا کام ہے جو رگ وید ہے اس کا نام وشنو ہے - پالن پوشن کرنا وشنو سے متعلق ہے یہ یجر وید ہے سنگھار رُدر کرتے ہیں جو سام وید ہیں +

وید روپی تین شکتی رج - ست اور تم ہیں - ست کا گن سورج میں رہتا ہے اور انہیں کی وجہ سے پرکاش ہوتا ہے - اور ستارے چمکتے ہیں - اور یہ سات وجود اُن کی کرنوں سے اندھکار کو دور کرتے ہیں اور یہ وجہ ہے کہ رشی اُن کی ستتی پڑھتے ہیں - گندھرب گان کرتے ہیں اپسرائیں خوشی سے ناچتی ہیں - اور راکشس ویکش و دوسرے خوفناک گن اُن کے کام میں شریک رہتے ہیں وشنو اس مہاشکتی کے روپ میں ہیں یہ نہ ڈوبتے ہیں نہ نکلتے ہیں - سورج کے سات انگوں میں ملے جلے ہیں اور اُن سے پھر بھی علیحدہ ہیں - جس طرح آدمی شیشہ سامنے رکھ کر اپنا ہی مُنہ کا عکس دیکھتا ہے اُسی طرح یہ وشنو کی شکتی ہے اور ہر مہینہ میں سورج کے ساتھ رہتی ہے +

اے براہمن! یہ سورج رات اور دن کے باعث بنکر ہمیشہ گردش میں رہتے ہیں
اور ان کی وجہ سے دیوتا - پرجاپتی اور آدمی پرسن ہوتے ہیں - سورج کی سُکھمنا کرن سے
چندرمان کا پالن ہوتا ہے - کرشن پکش میں چندرمان کم ہو جاتے ہیں - دیوتا ہمیشہ اُن
کے امرت کا پان کرتے ہیں اور اماوس تک پیتے ہیں اسی طرح چودس کے آخر میں صرف
دو انش چندرمان میں رہ جاتے ہیں - اماوس کے دن پتر پیتے ہیں اس وجہ سے
سب دیوتاؤں کی ترپتی سورج ہی سے ہے +

بارھواں ادھیاء

پراشر بولے - چندرمان کے رتھ میں تین پہیے ہیں اور کُند کے پھولوں کی
طرح سفید رنگ کے دس گھوڑے جُتتے ہیں - اور ناگ بیتھی والے اشون نکشتر وغیرہ
میں چندرمان کا رتھ چلتا ہے - دھرو کے آدھار پر ہونے سے سورج کی طرح ان کی
چال میں بھی کمی و بیشی ہوا کرتی ہے - سورج کے گھوڑے کلپ کے آد میں ایک مرتبہ
نادھے جاتے ہیں اور وہ کلپ بھر چلا کرتے ہیں - کیونکہ اُن کی پیدائش امرت سے
ہے - بھوک پیاس نہیں لگتی - چندرمان کے امرت کو اماوس تک میں دیوتا پی جاتے
ہیں - تب پھر سورج ایک کرن سے اُن کو ترپت کر دیتے ہیں - جس طرح کرشن پکش
کی پریوا سے اماوس تک دیوتا چندرمان کی ایک ایک کلا کو پی لیتے ہیں اُسی طرح اُسی
قاعدہ سے ایک ایک کلا سورج بڑھاتے جاتے ہیں - اور وہ پورنماسی میں پورے
ہو جاتے ہیں - دیوتا پھر اُن کو پینے لگتے ہیں کیونکہ اُن کی خوراک امرت ہے - ۳۶۳۳۳
دیوتا چندرمان کے امرت کو پیتے ہیں - جب دو کلا رہ جاتی ہے - سورج کے منڈل پہ چلے

جاتے ہیں اس وجہ سے نہیں دکھائی دیتے۔ اُسی تتھی کو اماوسیا کہتے ہیں اُس رات سے ایک رات پہلے وایک دن وہ پانی میں بستے ہیں۔ پھر درختوں میں اور پھر سورج منڈل کو چلے جاتے ہیں۔ جب چندرمان درختوں میں بستے ہیں اُس وقت جو شخص درخت کاٹتا ہے۔ اُس کو برہم ہتیا کا پاپ لگتا ہے۔ جب پندرھویں کلا میں چوتھائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ تب پتر لوگ پیتے ہیں اُتنے ہی کے پینے سے ایک مہینہ تک ترپت (آسودہ) رہتے ہیں پتر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ سومیہ۔ ورہشد۔ اگنشواتا + سوکل پکش میں دیوتاؤں کی ترپتی ہوتی ہے کیونکہ یگیہ وغیرہ اُسی پکش میں کئے جاتے ہیں۔ کرشن پکش میں پتروں کی ترپتی ہوتی ہے کیونکہ پتری کریا کرشن پکش میں ہوتی ہے +

درختوں کی ترپتی پانے والے کرنوں سے ہوتی ہے اور انہیں سے درخت و اناج وغیرہ سینچے جاتے ہیں۔ و اِسی سے آدمیوں کی سُستی وگرمی دور ہوکر تازگی ملتی ہے +

بُدھ کا رتھ جل واگنی سے بنا ہے اسمیں آٹھ پیلے رنگ کے گھوڑے جُتے ہیں اور ہر طرح سے وہ خوبصورت ہے۔ شُکر کا بھی رتھ ہے۔ منگل جی کا رتھ طلائی اور آٹھ کونوں کا ہے۔ اور چمکیلے لال رنگ کے آٹھ گھوڑے ہیں۔ برہسپتی کے سنہلے رتھ میں بھی آٹھ پیلے رنگ کے گھوڑے ہیں اور وہ ایک راشی میں ایک برس رہتے ہیں سنیچر کے رتھ میں کالے رنگ کے گھوڑے جُتے ہیں اِن کی چال آہستہ آہستہ ہے یہاں تک کہ ایک راشی کو ڈھائی برس میں پورا کرتے ہیں۔ راہو کے رتھ میں بھونرے کے رنگ کے آٹھ گھوڑے ہیں رتھ کا رنگ بھی ایسا ہی ہے۔ اس کے رتھ میں جُتے ہوئے گھوڑے برابر پرے تک چلتے ہیں۔ سورج سے نکل کر راہو جب کبھی طاقتو

ہو جاتا ہے تو چندرماں کو پرتھوی کے سایہ میں ڈالکر گرست کر لیتا ہے اور چندرماں میں داخل ہو کر اماوسیا کو موقع پاکر سورج کو گرستا ہے۔ ویسے ہی کیتو کے بھی رتھ میں ہوا کے ایسے تیز اور دھوئیں کے رنگ کے آٹھ گھوڑے جتے ہیں یہ گھوڑے بڑے سخت ہیں ✤

اے بیتر کا سارے گرہوں کے رتھ پَون روپ رسّی سے دھرو میں بندھے ہوئے گھومتے رہتے ہیں۔ جتنے تارا ہیں اُتنے ہی پَون کی رسّیاں ہیں۔ یہ سب بندھے ہوئے گھومتے وقت کچھ دھرو کو بھی گھماتے ہیں جیسے کولھو پر چڑھے ہوئے لوگ آپ بھی گھومتے جاتے ہیں اور کولھو کو بھی کچھ گھماتے ہیں۔ پَون کا نام پرواہ اس وجہ سے ہے کہ وہ آگ کی چرخی کے چکر کی طرح گھومتے ہوئے ستاروں کے ساتھ رہتا ہے ✤

جس سششومار چکر میں سے دھرو قائم ہیں اُسکی ستھتی کا حال سنو۔ دن کو جو پاپ آدمی کرتے ہیں وہ رات کو سششومار (تارا منڈل) کے درشن سے مٹ جاتے ہیں اور چودہ برس عمر بڑھتی ہے۔ اس ششومار روپ تارا منڈل کا داہنا جبڑا اُتان پاد نام نکشتر ہے۔ یگیہ بایاں ہے۔ مستک پر دھرم ہیں اور ہردے میں نارائن ہیں۔ اشونی۔ کمار دونوں چرن ہیں۔ ورن اور ارجمان اُن کے دو پچھلی ٹانگیں ہیں۔ سمبتسر اُپستھ اِندری اور متر گدا ستھان ہیں۔ پونچھ میں اگنی۔ مہیندر کشیپ اور دھرو ہیں اور یہ چاروں ستاروں کا سمودائے کبھی غروب نہیں ہوتا ✤
میں نے تم کو پرتھوی اور تارا گن کے حال سنائے جمع نکشتر سمندر اور پہاڑوں کے باشندوں کو بیان کر دیا۔ اب اختصار کے ساتھ کچھ اور سنو ✤
جل وشنو کا شریر ہے۔ اس سے کنول کے آکار میں پرتھوی معہ سمندر او

پہاڑوں کے پیدا ہوئی - تارا گن وشنو ہیں - جنگل - پہاڑ - دیپ - دریا - سمندر وشنو ہیں - جو کچھ ہے اور جو نہیں ہے وہ سب وشنو ہی ہے - وہ سب کے سوامی ہیں - گیان سروپ ہیں - اور سبھی ہیں مگر وہ کوئی چیز نہیں ہیں جو کہا جائے کہ وہ یہ ہے اس لئے تم کو سوچنا چاہئے کہ پہاڑ - سمندر - دیپ دیپانتر وغیرہ یہ سب اُس کی تو ریاں ہیں - جب شُدھ وسنت گیان پراپت ہو جاتا ہے اور منشیہ کرم رہت ہوتا ہے اور دوشوں سے پوتر ہو جاتا ہے - تب یہ سب پدارتھ جو بھاسنا روپی درخت کے پھل ہیں غائب ہو جاتے ہیں - تب سب شُدھ روپ ھری ہی ہو جاتے ہیں پھر جنم نہیں ہوتا - نہ کوئی چیز رہتی ہے نہ کسی کا آد - انت - بھید رہتا ہے - ایک روپ پرمیشور ہی رہتا ہے - پھر کوئی پدارتھ کیسے رہنے لگی؟ جیسے پرتھوی سے گھڑا بنتا ہے گھڑے سے ٹکڑے ہوتے ہیں - ان ٹکڑوں کے پس جانے سے سفوف ہوتا ہے اور پھر پرتھوی بن جاتے ہیں - اسی طرح منشیہ کا حال ہے - اس وقت پھر کیا رہتا ہے؟ اے براہمن! سنسار میں کوئی وستو کبھی وکہیں نہیں ہے صرف وگیان ہی وگیان ہے - رنج کرموں کے بھید سے وستو نانا پرکار کی پرتیت ہوتی ہے - شُدھ نرمل ایک رس وگیان بھگوان واسودیو ہیں - جن کے باہر کچھ نہیں - میں نے تم سے سب کچھ بیان کر دیا - گیان سروپ اور ستیہ سروپ پرمیشور کے آدھار پر سب سنسار ہے ❊

تیرھواں ادھیاء

تیترے بولے - اے رشی! میں نے سُن لیا کہ سارا جگت وشنو کے آدھار پر ہے

آپ نے وعدہ کیا تھا کہ بھرت کا حال سنائیں گے۔ اب اُس کو پورا کیجئے کہ ایسے راجہ جو ہمیشہ تپ کرتے تھے کیسے بھرم میں پڑ گئے۔ اور اُن کی مُکتی میں روکاوٹ آ گئی اور پھر براہمن کے گھر جنم لینا پڑا +

پراشر بولے۔ سنو۔ راجہ بھرت سالگرام نامی پوّتر ستھان پر بہت دنوں تک تپ کرتے تھے۔ اُن میں وبادھرہ تھا۔ جتندر یہ تھے۔ اور ہمیشہ وشنو کے ناموں کا جاپ کرتے تھے۔ خواب میں بھی جاپ بند نہیں ہوتا تھا اور اُسی کے دھیان میں محو رہا کرتے تھے۔ وہ لکڑی۔ پھول۔ اور کُشا صرف پوجا کے نمت لیتے تھے اور کوئی کرم نہیں کرتے۔ نشکام ریتی سے دھیان میں مگن رہتے تھے +

ایک موقع پر اُن کا گذر مہاندی کے کنارے ہوا۔ جب وہ سنان ونت کرم کر چکے اُسی جگہ ایک ہرنی جس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ دریا کے کنارے پانی پینے آئی جب وہ پانی پی رہی تھی شیر کی گرج سنائی دی۔ ہرنی ڈر گئی۔ اور خوف کے مارے اُچھل پڑی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے پیٹ کا بچہ پانی میں گر گیا اور وہ مر گئی اس کا بچہ پانی میں غوطہ کھانے لگا۔ راجہ نے یہ حالت دیکھی۔ دل میں دیا آئی اور اُس کو پکڑ لیا تاکہ وہ ڈوب نہ جائے۔ اور اپنے آشرم میں لا کر کھلا پلا کر اُسکی پرورش کی۔ جب یہ بچہ بڑا ہوا وہ ادھر اُدھر گھاس چرا کرتا اور جب کبھی دور جاتا اور کسی جنگلی جانور کو دیکھ لیتا تو کودتا ہوا بھرت کے پاس دوڑ آتا۔ صبح کو وہ گھر سے باہر نکل جاتا اور شام کو واپس آ جاتا +

بھرت اس بچہ کو دل سے پیار کرنے لگے اور اُسکی سلامتی اور حفاظت کیلئے اکثر فکر میں رہا کرتے۔ اُس کا خیال بُری طرح دل پر متصرّف ہو گیا۔ اُنھوں نے راج کاج سب چھوڑ دئے تھے۔ لڑکے بالے دوست و عزیزوں سے مُنہ موڑ

بیٹھے تھے یہ بھی اتفاق کی بات تھی کہ وہ اس ہرن کے بچہ کو اس قدر پیار کرنے لگے
وہ اکثر سوچا کرتے تھے کہ کہیں اُسکو بھیڑیا یا چیتا نہ پھاڑ کر کھا جائے - اور جہاں ذرا
اس کے آنے میں دیر ہوتی وہ فکرمند ہو جایا کرتے تھے اور کہہ اُٹھتے تھے آج
کیا ہو گیا کہ وہ اب تک نہیں آیا - اگر وہ آ گیا ہوتا تو میں بہت خوش ہوتا +

اس قسم کے خیالات سے اُن کے یوگ دھیان میں فرق آ گیا - اور بچہ کے
خیال نے مُنی کے دل پر پورا پورا قبضہ کر لیا - اُن کا خیال اُسی کے ساتھ رہنے
لگا - اور وہ شخص جس نے آل و اولاد کو ایشور کی عبادت کے خیال سے ترک کر دیا تھا
ایک وحشی جانور کی محبت میں پھنس گیا - جس وقت مُنی کے مرنے کا وقت آیا - بچہ
اُن کے پاس بیٹھا ہوا اُسی طرح رو رہا تھا - جیسے کوئی لڑکا اپنے باپ کے مرنے پر
آنسو بہاتا ہے - مرتے وقت مُنی نے اُسکی طرف نگاہ کی - اُن کا دل اُمنڈ آیا - اور
سوائے اُس کے اور کسی بات کا خیال نہیں رہا +

چونکہ موت کے وقت دل میں ہرن کا خیال مضبوطی کے ساتھ موجود تھا - وہ
جمبو مارگ نامی جنگل میں ہرن کی شکل میں پیدا ہوئے - مگر اتنی بات تھی کہ اُن
کو اپنے پہلے جنم کی باتیں یاد رہی تھیں - اس وجہ سے سنسار سے وراگی ہو کر
وہ پھر سالگرام میں آئے اور گھاس اور پتوں پر بیٹھ کر اُن کرموں کے دور کرنے
کا سادھن کرنے لگے - جن کی وجہ سے ہرن کی یونی میں جنم لینا پڑا تھا - آخر
اُنھوں نے کچھ عرصہ کے بعد اس شریر کو بھی تیاگ دیا - اور ایک براہمن کے گھر پیدا
ہوئے - یہاں بھی اُن کے حافظہ کو نقصان نہیں پہنچا - ساری اگلی باتیں یاد تھیں
جس گھر میں وہ پیدا ہوئے تھے وہ تپسیوں کا گھر تھا - اور وہ لوگ بڑی سختی کے
ساتھ کریا کرم کرتے رہتے تھے - چونکہ ان میں گیان شکتی پہلے ہی سے تھی اِن کو

آتما اور پرکرتی کا سچا انبھو ہو گیا۔ آتم گیان کے سبب سے وہ دیوتا و دوسرے پرانیوں کو پرتیکش دیکھنے لگے۔ یہاں نہ اُن کا یگیوپویت ہوا نہ ویدوں کے پڑھنے کی ضرورت لاحق ہوئی نہ کچھ سنجم کیا نہ جپ تپ کی پرواہ کی۔ جب کبھی کوئی سوال کیا جاتا مُبہم جواب دیتے جو ویاکرن کے موافق غلط ہوا کرتے تھے۔ جسم میلا کچیلا رہتا تھا۔ اور میلے کپڑے بھی پہنے رہتے تھے۔ مُنہ سے رال ٹپک رہی ہے۔ کسی بات کا خیال نہیں۔ لوگ ان کو نفرت و حقارت سے دیکھنے لگے۔ دُنیا کا خیال بھگتوں کے لئے زہر قاتل ہوتا ہے جس تپسوی کی حقارت کی جاتی ہے وہی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس لئے جو شخص دھرم کے مارگ پر چلتے ہیں وہ بلا اکراہ آدمیوں کے لعن و طعن کو برداشت کرتے ہوئے اُن سے الگ تھلگ رہتے ہیں ہرنیہ کے گربھ کے صلاح اُن کے دل میں اثر پذیر ہو گئی۔ اور وہ دُنیا کی نگاہ میں باولے بن گئے۔ وہ کچے دانے پھل پھول کھا لیا کرتے تھے۔ جو مل گیا اُسی پر گذران کر لیا۔ اور اس کو عارضی و ناپائدار سمجھتے تھے۔ جب باپ مر گیا۔ وہ کھیت میں کام کرنے کے لئے بھیجے گئے بھائی اور بھتیجے بدسلوکی کرتے تھے۔ اچھا کھانا نہیں دیتے تھے مگر چونکہ وہ جسم کے موٹے تازے اور ظاہرا ناداں نظر آتے تھے۔ ہر شخص اُن سے خوب خدمت کرایا کرتا اور جو کچھ جی میں آتا معمولی اُجرت دیدیتا۔ اور وہ خوشی سے اسکو قبول کر لیتے +

ایک دن راجہ سوویر کے نوکر نے ان کو دیکھ لیا چونکہ جاہل براہمن تھے اُس نے یونہی مفت میں اُن سے کام لینے کی دل میں ٹھان لی۔ اور راجہ کے پالکی اُٹھانے کی خدمت سپرد کی +

کسی موقع پر راجہ کو کپل آشرم میں جانے کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ اِکشومتی

دریا کے کنارے جاکر وہ مُکتی وغیرہ کے معاملہ میں رشی سے کچھ سوال کریں۔ یہ دُنیا دُکھوں سے بھری ہوئی ہے۔ راجہ کو ویراگ ہو چلا تھا۔ اس لئے وہ پالکی پر سوار ہوا۔ اور بھرت کو بھی اوروں کے ساتھ پالکی اُٹھانے کے لئے کہا گیا۔ بھرت کے گیان کی آنکھیں کھُلی تھیں۔ اور اپنی پورانی کہانی یاد تھی۔ اس لئے پُرانے کرموں کے سنسکاروں کے دگدھ کرنے کا خیال دل سے دور نہیں ہوا تھا۔ پالکی کندھے پر اُٹھالی۔ اور سنبھال سنبھال کر قدم رکھنے لگے۔ اُن کی آنکھ کہیں اور جگہ ٹھہری ہوئی تھی۔ راجہ نے دیکھا کہ پالکی اونچی نیچی ہوتی ہے۔ کہاروں سے کہا۔ دیکھو پالکی کو اچھی طرح لے چلو۔ مگر اُس کے چال میں تبدیلی نہیں آئی۔ تب اُس نے پوچھا۔ اِس بیقاعدگی کا کیا سبب ہے تم لوگ سیدھے کیوں نہیں قدم اُٹھاتے؟ جب بار بار شکایت ہونے لگی کہاروں نے مجبور ہو کر کہا ’’ہم کیا کریں یہ شخص اُچھل اُچھل کر چلتا ہے۔ اس کا پاؤں برابر نہیں پڑتا‘‘ راجہ نے ان سے سوال کیا۔ کیا تم تھک گئے۔ ابھی تو بہت فاصلہ بھی نہیں طے کیا۔ دیکھنے میں تو ہٹے کٹے معلوم ہوتے ہو۔ تم کو تھکاوٹ کیسے ہو سکتی ہے؟ بھرت نے کہا ’’میں ہٹا کٹا نہیں ہوں اور نہ میں نے پالکی اُٹھا رکھی ہے۔ میں تھکا بھی نہیں ہوں اور نہ مجھ میں تھکاوٹ کا گمان ہو سکتا ہے‘‘۔ راجہ بولا ’’یہ کیا کہتے ہو۔ میں صاف دیکھ رہا ہوں کہ پالکی تمہارے کندھے پر ہے۔ اور تم موٹے تازے ہو اور بوجھ اُٹھانے والے اکثر تھک جاتے ہیں‘‘۔ بھرت نے پوچھا ’’پہلے تم مجھ کو یہ بتادو کہ تم نے میرے کس روپ کو دیکھا ہے‘‘ اس وقت میں کہونگا کہ کمزوری اور طاقت کس میں ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ پالکی میں نے اُٹھائی یا پالکی میرے اوپر ہے غلط ہے۔ اے راجہ! میں جو کچھ کہتا ہوں اُس کو سنو۔ پاؤں زمین پر ہیں پاؤں کو ٹانگوں نے سنبھال رکھا ہے

ٹانگوں کا آدھار پیٹ ہے پیٹ کا آدھار ٹانگیں ہیں - پیٹ سینہ کے آشرے ہے
سینہ پیٹ کے آشرے ہے - اور کندھے اور بازو سینہ کے آدھار پر ہیں - پالکی کندھے
پر ہے - میرا بوجھ کیسے ہُوا - جو پالکی میں بیٹھا ہے وہ شریر ہے - جہاں شریر ہے
وہاں میرا تیرا اپنا ہے - میرا تیرا سب بھوتوں سے بنا ہے اور بھوت ہی گُنوں کی
پریرنا سے شریر کا روپ دھارن کرتے ہیں - یہ گُن جو ست - رج - اور تم ہیں کرم
کے آدھار ہیں - کرم اگیان سے پیدا و اکٹھا ہوتا ہے اور طرح طرح کے حالات و
واقعات اُس پر اثر انداز ہوتے ہیں - آتما جو نہ مرتا ہے ہمیشہ شانت رہتا ہے
گُنا نیت ہے پرکرتی کے پرے ہے اور ایک ہی ہے - وہ سارے شریروں میں
بغیر کمی و بیشی کے ہے - اور جب اُسمیں کمی و بیشی کا امکان نہیں ہے تو پھر مجھ کو
کیسے کہا جا سکتا ہے کہ میں موٹا اور تازہ ہوں - اگر پالکی کندھے پر ہے کندھا شریر
پر ہے - شریر پاؤں پر ہے پاؤں پرتھوی پاؤں پر ہیں تو جو کچھ بوجھ مجھ پر ہے
وہ تم پر بھی ہونا چاہیئے جب آدمیوں کا سوبھاؤ مختلف ہو تو وہاں ماندگی کا سوال
ہو سکتا ہے - جس سے پالکی بنی ہے اُسی سے تم بھی بنے ہو - میں بھی بنا ہوں -
اور سارے لوگ بنے ہوئے ہیں یہ بھوتوں کے مجموعے ہیں" +

اتنا کہکر بھرت چُپ ہو گئے - اور پالکی لئے ہوئے آگے کی طرف بڑھے - راجہ
پالکی سے کود پڑا - اور جلدی سے اُن کے پاؤں پر گرا " اے برہمہ رشی! تم میرے
اوپر دیا کرو - پالکی کو اُتار کر رکھ دو - اور مجھسے کہو - تم کون ہو جو اس مُوڑھ بھیس
میں چھپے ہوئے ہو" بھرت نے کہا " راجہ! سُنو - میں کون ہوں - اس کا کہنا مشکل
ہے - آدمی پھل کی اِچھیا سے اور جگہ آیا جایا کرتا ہے - اور سُکھ دُکھ کا بھوگ شریر کے
اُتپتی کا کارن ہے - شریر اس واسطے دھارن کیا جاتا ہے کہ کرموں کا پھل بھوگا

جائے ۔ تمام زندہ وجود کے پیدا ہونے کا سبب دھرم یا ادھرم ہے ۔ تم مجھ سے کیوں ایسا فضول سبب پوچھتے ہو؟ راجہ نے کہا " بیشک ۔ دھرم اور ادھرم پیدائش کے کارن ہیں اور انسان محض پھل بھوگنے کے لئے ایک شریر سے دوسرے شریر میں آتا جاتا رہتا ہے لیکن جو کچھ تم نے کہا ہے کہ تم اپنی اصلیت نہیں بتا سکتے ہیں اسی کو پوچھتا ہوں ۔ کسی شخص کے لئے اپنی اصلیت بتانا کیوں غیر ممکن ہے ؟ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو " میں " کہے تو اس کا نقصان کیا ہے " ۔ بھرت بولے " اس میں شک نہیں کہ " میں " کے استعمال سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ۔ مگر یہ لفظ خود بھرم ہے کیونکہ آتما " میں " نہیں ہے زبان سے " میں " نکلتا ہے ۔ ہونٹھ ۔ دانت اور تالو زبان کی مدد کرتے ہیں ۔ یہی اظہار کے ذریعے ہیں انہیں سے بانی نکلتی ہے اگر یہ بانی کے اوزار جو " میں " لفظ کو اُچارن کرتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ بانی " میں " ہے اور ایسا کہنا انوچت ہوگا ۔ انسان کے جسم میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کتنے عضو ہیں ۔ ان میں سے تم کس کو " میں " کہوگے ۔ اگر کوئی شخص مختلف ہو تو البتہ کہا جائے کہ یہ " میں " ہوں ۔ یہ " وہ " ہے جب سارے شریروں میں ایک ہی آتما ہے تو یہ کہنا کہ " میں کون ہوں " تم " کون " ہو غلطی ہے ۔ " میں " کون ہوں ؟ تم راجہ ہو ۔ یہ پالکی ہے ۔ یہ کہار ہیں ۔ جس پر تم بیٹھے ہو وہ لکڑی کی بنی ہوئی ہے یہ کہنا بھی کہ یہ تمہارے ہیں غلطی ہوگی ۔ پالکی جس میں تم بیٹھے ہو لکڑی کی بنی ہے لکڑی درخت سے آئی ہے پھر کیا ؟ یا تو یہ درخت ہے یا لکڑی ہے ۔ لوگ یہ نہیں کہتے کہ راجہ لکڑی یا درخت پر بیٹھا ہے نہ یہ کہیں گے کہ وہ لکڑی کے ٹکڑے پر بیٹھا ہے ۔ پالکی لکڑی کے ٹکڑوں کے ملنے سے بنی ہے ۔ اسلئے تم خود ہی نتیجہ نکالو کہ پالکی اور درخت میں کیا فرق ہے ۔ پھر چھاتے کی مختلف لکڑیوں پر غور

کرو۔ پھر چھاتا کہاں رہ جاتا ہے؟ یہی منطق اپنے اور میرے نسبت استعمال کرو عورت۔ مرد۔ گائے۔ بکری۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ چڑیا۔ درخت یہ سب کرموں کی شکل وصورتیں ہیں جس کو دنیا میں راجہ کہا جاتا ہے یا راجہ کا نوکر خواہ اور کچھ کہا جاتا ہے اصل میں کوئی اصلیت نہیں رکھتا۔ یہ صرف وہم اور خیال محض ہے۔ دُنیا میں کون ایسی چیز ہے جو یہاں تبدیل نہیں ہوتی اور وقت پاکر مختلف ناموں سے نہیں پُکاری جاتی؟ تم راجہ ہو اپنے باپ کے لڑکے ہو۔ اپنے دُشمنوں کے دُشمن ہو۔ اپنی جورو کے خاوند ہو۔ اپنے لڑکوں کے باپ ہو۔ میں تم کو کیا کہوں؟ تمہاری کیا حیثیت ہے؟ تم سر ہو کہ پیٹ ہو؟ یا وہ تمہارے ہیں؟ کیا تم پاؤں ہو؟ یا وہ تمہارے ہیں؟ اے راجہ! تم اپنے جسم کے تمام اعضا سے مختلف ہو۔ اب سوال کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے سوچو کہ میں کیا ہوں۔ اور جب حقیقت کُھل گئی میرے لئے کیسے ممکن ہے کہ میں کسی قسم کے تمیز کے ساتھ "میں" کا لفظ استعمال کروں"۔

چودھواں ادھیاء

پراشر بولے۔ اس سچی تقریر کو سنکر راجہ بھرت سے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے "جو کچھ آپ نے کہا ہے سب سچ ہے۔ مگر اس تقریر کے سننے سے میرے دل میں بھرانتی پیدا ہوگئی تم نے گیان کو درسایا ہے جو سب میں ویاپک ہے اور جو پرم تتو ہے۔ مگر یہ کہنا کہ "پالکی میں نے نہیں اُٹھائی"۔ "یہ جسم مجھ سے مختلف ہے" "بھوت کرم کی وجہ سے بدلتے رہتے ہیں"۔ "گُن کرم کے جوہر ہیں"۔ ان سے آپکی کیا مُراد ہے؟ اس قسم کے اُصول کے سننے سے میرا دل اشانت ہوگیا میرا ارادہ

کپل رشی کے آشرم میں جانے کا تھا۔ مگر میں نے تمہاری تقریر سنی اور تمہاری طرف متوجہ ہو کر زندگی کے اعلےٰ مقصد سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔ رشی کپل وشنو بھگوان کے ایک انش ہیں جو بھرم کے ناش کرنے کے لئے سنسار میں آئے ہیں اور سچ مچ اُنہوں نے مہربانی کر کے مجھ کو وہی باتیں بتائی تھیں جن کا تم نے ذکر کیا ہے پھر تمہارے شرن میں آیا ہوں۔ تم سمندر ہو جسمیں گیان کا جل بھرا ہے"۔

بھرت نے جواب دیا "تم پھر مجھ سے وہی بات پوچھتے ہو کہ سب سے اُتم کیا ہے؟ تمہارا یہ سوال نہیں ہے کہ زندگی کا بڑا مقصد کیا ہے؟ مگر بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جو اچھی ہیں اور وہ زندگی کا بڑا مقصد ہو سکتی ہیں۔ جو دولت۔ اولاد و راج کے لئے دیوتاؤں کو پوجتا ہے وہ اُس کے لئے اچھا ہے۔ جو سُورگ کا خواہشمند ہے اُس کے واسطے کریا کرم اور یگیہ اچھے ہیں مگر سب سے اُتم نشکام کرم ہے جس میں کچھ خواہش نہیں ہوتی۔ اور سب کچھ پراپت ہو رہتا ہے۔ یوگیوں کے لئے یوگ سادھن اچھا ہے لیکن گناہوں کا گیان سب سے اچھا ہے جو آتما میں لین ہونا چاہتے ہیں۔ ہزاروں چیزیں اچھی ہیں مگر یہ زندگی کے اعلےٰ اعلےٰ مقصد نہیں ہیں۔ اور مجھ سے سنو میں کیا کہتا ہوں۔ دولت زندگی کا سچا مقصد نہیں ہو سکتی کیونکہ دھرم سے اس کا تیاگ ہوتا ہے اور یہ باسنا پیدا کرنیوالی ہے پُتر میں بھی سچائی نہیں کیونکہ پھرادروں کی نسبت بھی یہی کلمے استعمال کرنے پڑینگے۔ یہی لڑکا کسی وقت دوسروں کا باپ بن جاتا ہے۔ اس لئے جو نت ست ہے وہ اس جگت میں نہیں ہے۔ یہاں ہر چیز کا کوئی نہ کوئی کارن ہے اور اس لئے وہ ناشمان اور محدود ہیں۔ اگر راج کا حاصل کرنا بڑا منورتھ ہے تو یہ یاد رہے کہ راج کبھی ہے اور کبھی نہیں ہے۔ اگر رگ۔ سام و یجر کے موافق

یگیہ کرنا مقصد ہے۔ تو اس کو مگن رکھو جو چیز جس سے پیدا ہوتی ہے وہ اُسی کے سبھاؤ کی ہوتی ہے۔ مٹی کا گھڑا مٹی ہی ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں میری لکڑی گھی کوشا گھاس جن سے یگیہ کیا جاتا ہے مٹنے والی ہیں اس لئے یگیہ کا پھل بھی ناشمان ہوگا۔ گیانی کہتے ہیں کہ اگر ست نت ہے تو انت پدارتھوں سے اُس کی پراپتی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر تم یہ خیال کرو کہ نشکام ہو کر کرم کیا جائے اور کوئی اچھیا نہ رکھی جاوے۔ تو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ کرم مقصد نہیں ہیں بلکہ گئی اور مقصد حاصل کرنے کے ذریعے ہیں۔ آتما کا چینتن گیان کے نمت زندگی کا مقصد مانا جاتا ہے مگر وہاں آتم اور اناتم کی تمیز رہتی ہے ست میں تمیز نہیں ہے۔ آتما کا آتما کے ساتھ سنجوگ ہونا بڑا مقصد ہے مگر یہ ہی جھوٹ ہے۔ کیونکہ ایک چیز جو مختلف ہے وہ مختلف ہی رہیگی ایک کیسے ہوگی۔ اس لئے تم مجھ سے سنو۔ آتما سب میں ایک ہے محیط ہے۔ مکمل ہے جنم مرن سے رہت ہے۔ نہ وہ بوڑھا ہوتا ہے نہ کمزور ہوتا ہے سب گیان ہے مکت ہے اور کسی سے اُس کا سنبندھ نہیں اس کا نہ نام ہے نہ روپ ہے اور وہ بھُوت۔ بھوشیہ۔ ورتمان میں کبھی نہیں بدلتا۔ یہ گیان کہ آتما ایک ہے اور سب میں ایک ہے سچا گیان ہے اور یہی پرم پُرشارتھ ہے۔ یہ گناہوں کا گیان ہے ہوا بانسری کے سوراخوں سے نکلتی ہوئی مختلف طرح اظہار کرے مگر وہ ایک ہی ہے چاہے اس کی شکلیں جدا جدا ہوں۔ جس وقت یہ تمیز آجاتی ہے خود بخود بھید بھاو جاتا رہتا ہے +

پندرھواں ادھیاء

پراشر بولے۔ یہ کہکر بھرت جی خاموش ہوئے تھوڑی دیر بعد پھر کہنے لگے۔" راجہ

سُنو! پہلے زمانہ میں رِبھو جی نے جو کچھ نِگادہ براہمن سے کہا تھا وہ میں تم کو سناتا ہوں رِبھو جی برہما کے پُتر تھے۔ وہ سوبھاؤ ہی سے پوتر اور گیانی تھے۔ نِگادہ پُلستیہ کے لڑکے اور رِبھو کے شاگرد تھے +

پولستیہ وار نگر نامی ایک شہر میں دیوکا ندی کے کنارے رہتے تھے۔ وہاں ہی ایک خوبصورت باغ میں رِبھو کے شاگرد نِگادہ رہا کرتے تھے۔ جب دیوتاؤں کے ہزار برس گذر چکے۔ رِبھو جی اپنے چیلے کے دیکھنے کے لئے آئے۔ اور وشو دیو یگیہ بھون کے دروازے پر کھڑے ہوگئے۔ نِگادہ نے اُن کو دیکھ لیا۔ اور ارگھیہ لیکر ملنے کو دوڑے اور اپنے گھر لے آئے اور جب ہاتھ پاؤں دھوئے۔ نِگادہ نے اُن سے کھانے کے لئے پوچھا +

رِبھو جی بولے "براہمن! تمہارے گھر میں کس طرح کا کھانا ہے کیونکہ میں ایسے ویسے کھانے کا شائق نہیں ہوں +

نِگادہ نے کہا۔ میرے گھر جَو۔ چاول اور دال ہے۔ ان میں سے آپ کو جو پسند ہو اُس کو قبول کیجئے +

رِبھو بولے۔ ان میں سے مجھ کو کچھ بھی پسند نہیں ہے۔ مجھ کو شکر میں پکائے ہوئے چاول اور گیہوں کی چپاتی دو۔ اور دودھ۔ دہی اور مٹھائی بھی لاؤ +

نِگادہ نے اپنے گھر میں کھانا تیار کرنے اور اتیتھی کے کھلانے کا حکم دیا +

نِگادہ کی بیوی نے اُن کا حکم سُن کر میٹھا اور چرپرا کھانا تیار کیا اور رِبھو کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ اور جب تک وہ کھاتے رہے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ جب وہ فارغ ہو چکے اسطرح بات چیت ہوئی :-

نِگادہ نے کہا۔ مہاراج! آپ نے سیر ہو کر کھالیا؟ اور اب آپ کا من پرسّن

ہوا؟ آپ اب کہاں رہتے ہیں؟ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اور کہاں سے آرہے ہیں؟
رِبھو بولے "اے براہمن! جب بھوکے آدمی نے کھانا کھالیا تو اُس کو ترپت
ہونا چاہئے۔ تم ایسا سوال کیوں کرتے ہو کہ بھوک رفع ہوگئی؟ جب پرتھوی کا تتو
گرمی کی وجہ سے ہضم ہو جاتا ہے بھوک لگتی ہے۔ جب نمی جذب ہو جاتی ہے پیاس
لگتی ہے۔ بھوک پیاس شریر کے دھرم ہیں ہمارے نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے شریر
ہی نہیں ہے۔ اس لئے بھوک پیاس نہ ہونے سے ہم ہمیشہ آسودہ رہتے ہیں من
کا سنتوش اور خوشی یہ دونوں چِت کے دھرم ہیں جس کے چِت نہیں اُس سے پوچھو
اور تم نے یہ سوال کیا ہے کہ کہاں رہتے ہو؟ کہاں جاؤ گے؟ کہاں سے آتے
ہو؟ اِن کا جواب سنو۔ جو پُرش سب جگہ محیط اور سب میں موجود ہے اُس سے یہ
پوچھنا ہی غلط ہے۔ ہم نہ کہیں جانے والے ہیں نہ آنیوالے ہیں نہ ایک دیش
مخصوص کے رہنے والے ہیں۔ اور "تم" "ہم" "ہمارا" یہ کچھ بھی نہیں ہے
میٹھی چیز کچھ بھی نہیں اور نہ تم نے ہمارے زبان کو اُس سے موٹی کی ہے اور
اگر یہ کہو کہ یہ کیسے ممکن ہے تو سنو جس کو بھوک لگتی ہے اُس کے لئے سب
اچھے ہیں جس کو بھوک ہی نہیں اسکو اچھی چیز بھی خراب معلوم ہوتی ہے کبھی
کبھی کڑوی چیز بھی میٹھی پرتیت ہو جاتی ہے اور میٹھی کڑوی لگتی ہے۔ کیا آد۔
انت اور مدھیہ میں ناج برابر خوشگوار ہی بنا رہتا ہے؟ نہیں۔ جیسے مٹی کی دیوار
کو مٹی لگا کر مضبوط کیا جاتا ہے اُسی طرح یہ پرتھوی سے پیدا ہوا جسم جو۔ گیہوں۔
گھی۔ تیل۔ دودھ۔ دہی۔ گڑ۔ پھل سے مضبوط بنا رہتا ہے میٹھی اور کڑوی
چیز کا خیال چھوڑ کر من کو ایک حالت پر قائم کرو۔ کیونکہ سمتا۔ سم بھاونا مکتی کا
کارن ہے

رِبھوجی کے اِن بچنوں کو سُنکر نِگادہ اُن کے پاؤں پر گرے اور کہنے لگے "آپ مجھ پر پرسن ہو جئے۔ اور یہ فرمائیے کہ وہ کون ہے جو میرے اُپکار کے خیال سے یہاں آیا ہے تاکہ میری بھرانتی دور ہو جائے"؟ رِبھوجی نے جوابدیا "میں رِبھو تیرا گورو ہوں۔ میں تجھ کو گیان سکھانے آیا تھا۔ گیان سکھا کر اب میں چلا جاؤنگا"+ اِس طرح کہہ کر اور شاگرد کا پرنام لیکر اور اُس کو کرتارتھ کر کے رِبھوجی چلے گئے +
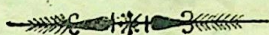
سولھواں ادھیاء

دوسرے ہزار برس گذر جانے پر رِبھوجی پھر نِگادہ کے شہر کو گئے۔ تاکہ اور بھی گیان سکھاویں۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک راجہ جلوس کیساتھ شہر میں داخل ہو رہا ہے اور اُن کے شاگرد نِگادہ دور کھڑے ہوئے ہیں اور بھیڑ بھاڑ سے الگ ہیں۔ پیاس کی وجہ سے مُنہ خشک ہو گیا ہے اور ہاتھ میں اینِدھن اور کُش گھاس لئے ہوئے ہیں +

رِبھوجی اُن کے پاس گئے۔ اور اجنبی کی طرح اُن کو نمسکار کیا اور پوچھا کہ "آپ سب سے الگ تھلگ کیوں کھڑے ہیں"؟ نِگادہ نے جوابدیا کہ راجہ کی سواری شہر میں داخل ہو رہی ہے۔ چونکہ بھیڑ بہت ہے۔ میں اُس سے بچ کر رہنا چاہتا ہوں"۔ رِبھوجی بولے "براہمن! میں دیکھتا ہوں کہ تم گیانی ہو۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہاں کون راجا ہے کون پرجا ہے"۔ نِگادہ نے جوابدیا "جو شخص بڑے ہاتھی پر رعب داب کے ساتھ بیٹھا ہے وہ راجا ہے۔ اور دوسرے لوگ اُسکی رعایا و خدمتگار ہیں۔ رِبھوجی نے

...ہا تم نے ایک ہی وقت میں مجھ کو ہاتھی اور راجا کو دکھایا اور اِس بات کا خیال نہیں ...یا کہ وہ کن خصوصیتوں کی وجہ سے تمیز کئے جاتے ہیں۔ اب مجھ سے کہو۔ ان کے ...رمیان کیا فرق ہے؟ کیونکہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کون ہاتھی اور ...ن راجہ ہے" نگادہ بولے "ہاتھی نیچے ہے راجہ اوپر ہے۔ اس بات کو تو شخص ...مجھ سکتا ہے" رِبھو جی نے کہا "تاہم۔ میں جو بات پوچھتا ہوں اُس کا جواب دیجئے ...نیچے کی اصطلاح سے تمہاری کیا مراد ہے۔ اور تم "اونچا" کس کو کہتے ہو"؟ اس سوال ...سنکر نگادہ اچھل پڑے اور رِبھو جی کے اوپر آکر کہنے لگے "یہ تمہارے سوال کا جواب ...ہے۔ میں راجہ کی طرح اوپر ہوں اور تم ہاتھی کی طرح نیچے ہو۔ اس مثال سے تم کو ...سمجھانا ہی مراد تھا" رِبھو جی نے کہا "بہت اچھا۔ تم راجا کی طرح ہو۔ اور میں ...ہاتھی کی طرح ہوں۔ اب مجھ سے یہ کہو کہ ہم دونوں میں سے "تم" اور "میں" کس کیلئے ...ہے۔ کون "تم" ہے اور کون "میں" ہے +

جب نگادہ نے یہ بات سُنی اس اجنبی شخص کے پاؤں پر فوراً گر پڑے اور ...کہنے لگے۔ بلاشک آپ میرے گورو رِبھو جی مہاراج ہیں۔ سوائے میرے گورو کے اور ...ان شخص ادویت پر اسطرح سمجھتا ہے" اس کے جواب میں رِبھو جی بولے "میں ...تمہارا گورو ہوں رِبھو میرا نام ہے اور تمہاری سیوا سے خوش ہوکر میں تم کو گیان سکھانے ...آیا ہوں" یہ کہہ کر رِبھو جی وہاں سے چل دئے اور اُن کے شاگرد کی سمجھ میں آگیا کہ ادویت ...پر کیا ہے۔ وہ سب کو اپنے سمان اور اپنے کو سب کے سمان سمجھنے لگے۔ اور پُورن ...گیان پاکر مکت ہو گئے +

اے راجہ سووِیر! اسی طرح تم بھی اپنے آتما کو اس جگت سے علیحدہ نہ سمجھو۔ ...آکاش ایک ہے کہیں نیلا ہے کہیں سفید ہے۔ اسی طرح آتما ہے۔ اصل میں وہ

ایک ہی ہے۔ مگر متعدد آدمیوں میں مختلف نظر آتا ہے۔ سب میں وہ ایک ہے اُس وشنو کے سوا اور کہیں کچھ بھی نہیں ہے تمیز اور بھید کے بھرم کو چھوڑ دے" + پراشر بولے۔ اس گیان کو سُنکر راجہ کی آنکھیں کھُل گیئں۔ اُس نے بھید بھاؤ کو چھوڑ دیا۔ اور مُکتی و پرم پد کو پراپت کر لیا۔ اور بھرت نے جواب برہمن کے شریر میں تھے اپنے پہلے جنم کی گتی کو یاد کر کے پورا گیان حاصل کر لیا۔ اور ہمیشہ کے لئے جنم مرن سے چھٹکارا پا گئے +

اس کتھا کے پڑھنے والے جو تتو کو سمجھ جائیں گے مُکتی کے یوگیہ ہنیں گے +

تیسرا انش

پہلا ادھیاء

میترے بولے - آپ نے پرتھوی - سمندر - سورج وغیرہ تارا منڈل دیوتا رشی آدی وانسان چرند و پرند وغیرہ سب کا حال سنا دیا - اب میری خواہش ہے کہ آپ سب منونتروں کے مالک اندر وغیرہ دیوتاؤں کی کتھا سنائیں +

پراشر بولے - میں تم کو منونتروں کا حال سناتا ہوں - سوئمبھو - سوروچش - اُوتمی - تماس - رَیوت - چاکشُش منونتر گذر چکے ہیں موجودہ منونتر ویوسوت منو کا ہے جو سورج کا لڑکا تھا +

کلپ کے شروع میں جو سوئمبھو منو ہوئے ہیں اُن کا چرترمعہ اُن کے رشی وغیرہ کے سُن چکے ہو - اب سوروچش منونتر کا حال سنو - اس منونتر کے دیوتا پاراوت اور تُوشت کہلاتے ہیں اور اندر کا نام وِپشچت تھا - سات رشی اُرج ستمبھہ - پران دت - وتولی - اگنی رِشبھہ - نشور - و - اَروریورت تھے - منو کے لڑکوں کا نام چیتر کمپرش وغیرہ تھا +

تیسرا یعنی اُوتمی منونتر میں سوشانتی اندر تھا - سودھامان - سبنہ شیو - پرورشن - اور واسورتی - یہ بارہ بارہ دیوتاؤں کے پانچ گُن تھے - وِسشٹ جی کے پُتر سات رشی تھے - اج - پرشو - دِوّیہ وغیرہ منو کے لڑکے تھے - ترتم

منو کے ایک لڑکے کا نام تامس تھا +

چوتھے منو تامس کے منونتر کے دیوتا سروپ - ہری - ستیہ - سُدھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی ستائیس ستائیس قسمیں ہیں اندر کا نام سِکھی ہے جیو تر وھاما - پرتھو - کاویہ - چیتر - اگنی - ونک - پیور سپت رشی ہیں تامس کے لڑکے نر - کھیاتی - شنت سے - جنو جنگھا وغیرہ ہیں +

پانچویں منونتر کا منو ریورت تھا - اندر - وِبھو تھا - اور دیوتا پریتابھ - بھوت رج - وکنٹھ - سومیدھا تھے اور چودہ چودہ قسم کے چودہ چودہ گن دیوتا تھے - ہرنیہ روم - ویدشری - اُردھ باہو - وید باہو - سودھا - پرجنیہ - مہامنی سپت رشی تھے - ریوت کے لڑکے بل بندھو - سوسم بھاویہ - ستیک وغیرہ تھے - جو بڑے بڑے پرتاپی راجہ ہوئے ہیں +

سوروچش - اُتم - تامس - ریوت - یہ چار منو پریہ ورت کے بنس میں تھے ان کو پریہ ورت نے وشنو کی بڑی بھگتی سے پایا تھا - اور یہ اسی وجہ سے منونتروں کے منو ہوئے +

چاکشش چھٹویں منونتر کا منو ہوا - اس کے اندر منو جو تھے اور پانچ قسم کے دیوتا آدیہ - پرسرت - بھویہ - پرتھک - دیروکاہ - مہانو بھاو اور لیکھہ تھے - سومیدھا - ویرج - ہوشمان - اُتم - مدھو - اتی نام - سہشنو سپت رشی تھے - اُرو - پُرو - ستیہ دیومن وغیرہ لڑکے تھے +

موجودہ یعنی ساتویں منونتر کے منو سورج کے لڑکے شرادھ دیو ہیں جن کا نام ویوسوت بھی ہے - آدتیہ - وسو - رودر - دیوتا اور اندر پُرندر ہیں وسشٹ کشیپ - اتری - جمدگنی - گوتم - وشوامتر - بھردواج سپت رشی ہیں -

اِکشواکو - نبھگ - دھرشٹ - شریاتی - نرشینت - نام بھاگ - دِشٹ - کروپ
پرشدھ - یہ نو لڑکے ہیں - یہ سب بڑے دھرماتما وشنو کے بھگت تھے اِن سب
منونتروں میں دیوتاؤں کے درمیان ایک ایک وشنو کا اوتار بھی رہتا ہے - جس طرح
کہ سوئمبھو منونتر میں یگیہ جی کا اوتار ہوا جو آکوتی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے +

جب سورو چیش منونتر ہوا تو شیت دیوتاؤں کے ساتھ اَجت نامی اوتار ہوا
تیسرے منونتر میں سینتا کے گربھ سے توشیت دیوتاؤں کے ساتھ ستیہ جی پرگٹ
ہوئے - تامس منونتر میں ھری نام دیوتاؤں کے ساتھ ھری کا اوتار ہوا - ریوت
منونتر میں سمبھوتی کے بطن سے مانس نام دیوتاؤں کے ساتھ مانس جی پرگٹ ہوئے
چاکشش منونتر میں ویکنٹھ نام بھگوان ویکنٹھا ستری کے پیٹ سے اوتار دھارن
کیا - ان کے ساتھ ویکنٹھ نام والے دیوتا تھے +

اس وَیوسوت منونتر میں کشیپ جی کے ستری ادتی میں وامن جی کا اوتار
ہوا - جنہوں نے تین پیر سے تین لوکوں کو ناپ لیا اور بلی راجہ سے چھین کر اندر
کو دیدیا - اور پرندر کو بے فکر بنا دیا +

وشنو شبد ”وِس“ دھاتو سے نکلا ہے جس کے معنی گھیرنے کے ہیں اور
وہ سارے جگت میں پوری پورن ویاپک ہیں - منو - سپت رشی - منو کے پُتر -
اندر وغیرہ یہ سب وشنو کی شکتی کے ظہور ہیں +

دوسرا ادھیاء
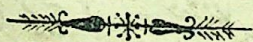
میترے بولے - اے مُنی! سات منونتروں کے حالات سنائیے - اب جو

منونترا نیوالے ہیں۔ اُن کا حال سنائیے +

پراشر بولے۔ سورج کے ستری سے جس کا نام سنگیا تھا۔ تین لڑکے پیدا ہوئے۔ شرادہ دیو منو [1]۔ یمراج [2]۔ اور یمی [3]۔ شرادہ دیو منو کو ویوست منو بھی کہتے ہیں۔ سنگیا (سنجنا) سورج کا تیج نہ برداشت کر سکی۔ اس لیئے اُس نے اپنے شکل کی ایک ستری چھایا نام سورج کی خدمت کے لیئے دی۔ اور آپ جنگل کو تپسیا کرنے چلی گئی۔ سورج نے سمجھا کہ یہ چھایا اپنی ہی ستری ہے۔ اس لیئے چھایا سے سنیچر۔ تپتی لڑکی۔ اور ساورنی منو تین اولاد پیدا کئے۔ ایک دن یمراج نے دیکھا کہ ہماری ماں سنیچر وغیرہ سے زیادہ پیار کرتی ہے۔ اس لیئے اُسی کے مارنے کے لیئے پاؤں اُٹھایا۔ چھایا نے اُس کو شراب دیا کہ تمہارا پاؤں نشٹ ہوجائے تب سورج اور یمراج کو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور ہی ستری ہے اس لیئے پُتر کو بددعا دیتی ہے۔ تب سورج نے پوچھا۔ چھایا نے جواب دیا۔ میں سنگیا کی چھایا ہوں وہ اُتر کے کورو دیش میں تپسیا کرنے گئی ہے۔ تب سورج وہاں گئے۔ دیکھا کہ سنگیا گھوڑے کی صورت میں تپسیا کر رہی ہے تب وہ خود گھوڑے بنے اور اسونی [1]۔ کمار [2] اور ریوت [3] تین لڑکے اُس سے پیدا کیئے اور اُس کو اپنے گھر لائے اور وشوکرمان کو بلا کر کہا کہ میرے تیج کو کچھ کم کر دو۔ اُنہوں نے سورج کو خراد پر چڑھا دیا۔ جس سے اوپر کا چھلکا کم ہو گیا اور وہ سنگیا کے ساتھ رہنے لگے اس تراش خراش سے سورج کے تیج کے سات حصے نکل گئے صرف ایک حصہ رہگیا وہ نہ چھل سکا۔ کیونکہ وہ وشنو کا خاص تیج تھا۔ اُس کو زوال نہیں ہے۔ پھر وشوکرمان نے جو تیج تراش کر کے نکالا تھا وہ زمین پر گر پڑا۔ اُسی سے وشوکرمان نے وشنو کا سودرشن چکر۔ رُدر کا ترسول۔ کوبیر کی پالکی۔ کھڈاین کا بھالا۔ اور

دیوتاؤں کے اوزار بنائے +

چھایا کا لڑکا ساورنی منو آٹھویں منونتر کا منو ہوگا - سوتپا - امیتابھہ -
وغیرہ دیوتا ہونگے - اور ان دیوتاؤں کے بیس بیس گن ہونگے - دیپت مان - گالو
پرسورام - کرپاچاریہ - اشوتھاما - ویاس - رشیہ شرنگ - یہ سپت رشی ہونگے
اور ورچن کے لڑکے بلی جی اندر بنیں گے - وِرج - اُرور یمان - نرموہ وغیرہ منو
کے دس لڑکے ہونگے +

نویں منونتر کے منو دکش ساورنی ہونگے - پار مری گربھہ نرموہ تین قسم کے دیوتا
ہونگے - جن کے بارہ بارہ گن ہونگے - ادبھُت اندر ہوگا - سون - دیوتی - مان بھویہ
وسومیدھا - مرت - یوتشمان سپت رشی بنیں گے - اور منو کے لڑکے دھرت کیتو -
داس کیتو - پنچ ہست - نرامے - پرتھو شروا وغیرہ راجے ہونگے +

دسویں منونتر کا منو برہمہ ساورنی ہوگا - سودھاما - برّدہ - شت سنکھہ وغیرہ
دیوتا - اور شانتی نامی اندر ہوگا - ہوشمان - سوکرتی - ستیہ - اپامورتی - نابھاگ
اپرتی موج - ستیہ کیتو - سوکشیتر - اُتم موج - ہری شین وغیرہ منو کے دس لڑکے
ہونگے +

گیارہویں منو کا نام دھرم ساورنی ہوگا - وہنگم - کام - نرمان رت دیوتا ہونگے
ان کے دو دو گنوں میں تیس تیس دیوتا ہونگے - ورشمان اندر ہوگا - نشچر - اگنی
تیج - وپشمان - وشنو - وارونی - ہوشمان سپت رشی ہونگے - سروگ - سرودھرما
دیوانیک وغیرہ منو کے لڑکے ہونگے +

بارھویں منونتر میں رودر ساورنی منو ہوگا - رت دھاما اندر ہوگا - ھرت - لوہت
سومانس - سُکرمن - سوکرمی دیوتا ہونگے - جن کے دس دس دیوتاؤں کے پانچ

پانچ گن ہونگے - تپسوی - ست پات - تپو مورتی - تپورتی - تپودھرتی - تپودھیوتی تپودہان سپت رشی ہونگے - دیووت - اُپ دیو - دیو سرشٹ وغیرہ منو کے لڑکے راجا ہونگے +

تیرھواں منو رچیہ ہوگا - وسوترآما - سوکرم - سودہرمی وغیرہ تینتیس ۳۳ قسم کے دیوتاؤں کے گن ہونگے - دیوسپتی اندر ہوگا - نرموہ - تتودرشی - نشپرکمپ - نرتسک - دہرتی مان - اویّے - وشت پاٹے - سپت رشی ہونگے - چتر سین - وچتر وغیرہ منو کے لڑکے راجا ہونگے +

چودھویں منو کا بھوتیہ نام ہوگا - اندر شوچی جاگشمش ہوگا - پوتر - کنشٹ - بھراجر - واچابردہ وغیرہ دیوتا - اگنی باہو - شوچی - شکر - ماگدہ - اگنی دہر - یکت اُجت - سپت رشی ہونگے - اُرو - گنبھیر - بردہن وغیرہ منو کے لڑکے بڑے بڑے راجا ہونگے +

ہر چتریگی کے آخر میں وید گپت ہوجاتے ہیں - تب سپت رشی اُتر کر اُس کو راج دیتے ہیں - ہر ست جگ میں اُس کا منو ہی سمرتی ودہرم شاستر رچتا ہے - دیوتا یگیہ کا بھاگ لیا کرتے ہیں اور منو کے لڑکے ایک دوسرے کے پیچھے راجا ہوا کرتے ہیں منو - سپت رشی - اندر - دیوتا - منو کے لڑکے یہ ہر منونتر میں رہتے ہیں - اسطرح چودہ منونتروں میں ایک ہزار یگ ہوتے ہیں - اور اسی کو کلپ کہتے ہیں جو برہما کا دن ہے اور رات بھی اتنی ہی ہوتی ہے - وشنو دن کے وقت برہما کے روپ ہیں سرشٹی کرتے ہیں - رات کو وہی برہما وشنو کا سروپ بنکر سیش ناگ کے اوپر سورہتے ہیں - جب جاگتے ہیں تب پھر رجوگنی برہما ہوکر پھر سرشٹی کرنے لگتے ہیں وعلےٰ ہذا القیاس +

ست جگ میں کپل جی کا روپ دھارن کر کے وشنو پرم گیان سکھاتے ہیں۔ ترتیا جگ میں رامچندر جی کا روپ بنکر راکشسوں کو مارتے و ترلوکی کی رکشا کرتے ہیں۔ دواپر میں ویاس اوتار کا دھارن کر کے ایک وید کو چار بنا دیتے ہیں۔ اور کلجگ کے آخر میں کلکی اوتار لیکر دشٹوں کو مارتے اور ویدوں کی مریادا قائم کرتے ہیں +

میں نے منونتروں کا حال سنا دیا۔ اب تم کیا سننا چاہتے ہو؟ +

تیسرا ادھیاء

میترے نے پوچھا "میں نے یہ سمجھ لیا کہ وشنو ہی سب کے پالن پوشن کرنیوالے ہیں اب یہ فرمائیے کہ ویدوں کی تقسیم کیسے ہوئی اور مختلف یگوں کے ویاس کون تھے۔ اور ویدوں کو کتنے و کن کن شاکھوں میں تقسیم کیا تھا +

پراشر بولے۔ اے میترے! ویدوں کی اتنی شاکھائیں ہیں کہ اُن کا بیان کرنا غیر ممکن ہے۔ میں تم کو صرف خاص حصہ بتاؤنگا +

ہر دواپر یگ میں وشنو آدمیوں کے اپکار کے لئے ویاس کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ویدوں کے کئی حصّے کر دیتے ہیں۔ آدمیوں میں چونکہ محدود قابلیت دیکھتے ہیں۔ اسواسطے ویدوں کے چار حصّے بنا دیتے ہیں اور میں تم کو موجودہ منونتر کے ویاسوں کا حال سناؤنگا +

ویوسوت منونتر میں اب تک اٹھائیس مرتبہ ویدوں کی ترتیب دیجا چکی ہے اور اسلئے ابتک اٹھائیس ویاس ہوئے ہیں جنھوں نے وید کو چار چار حصوں میں

تقسیم کیا تھا +

پہلے دواپر میں برہما جی نے خود تقسیم کی تھی - دوسرے میں سوئمبھو منو نے تیسرے میں شُکر آچاریہ - چوتھے میں ورھسپتی - پانچویں میں سورج - چھٹویں میں مرتیو - ساتویں میں اِندر - آٹھویں میں وسشٹ - نویں میں سارسوت - دسویں میں تری دھاما - گیارھویں میں تری ورشا - بارہویں میں بھردواج - تیرھویں میں انترکش - چودھویں میں ورپیوا - پندرھویں میں ترئیارن - سولھویں میں دھننجے سترہویں میں کرتنجے - اٹھارہویں میں رِنتجیہ - اُنیسویں میں بھردواج بیسویں میں گوتم - اکیسویں میں اُتم - بائیسویں میں بین - تیئیسویں میں سوم - چوبیسویں میں شوشما میں پچیسویں میں ترن بندو چھبیسویں میں بین (پراشر) - ستائیسویں میں جاتوکرن - اٹھائیسویں میں کرشن دویپاین - یہ سب گذر چکے ہیں - اب اُنتیسویں میں اشوتھاما ویاس ہونگے - اور پھر کرشن دویپاین کی ترتیب و تقسیم نہ رہیگی - اور نہ وہ ویاس سمجھے جائیں گے - اور اونکار وید روپ رہیگا - کیونکہ اسی سے ویدوں کی ترقی ہوئی تھی +

یہ اونکار برہمہ ہے اسی میں بُھوہ - بُھووہ - سوہ - اور رِک - یجر - سام اتھروَن سب موجود ہیں - ایسے وید برہمہ سروپ اونکار کو نمسکار ہے - اُسی سے جگت کی اُتپتی پالن پوشن ہوتا ہے - وہ بُدھی سے پرے ہے - برہمہ کو نمسکار ہے جو اتھاہ اپار - نِرتّ - ہے اور جو سانکھیہ شاستر کے جاننے والے گیانیوں کا ستھان ہے نہ وہ جنتا ہے نہ مرتا ہے ہمیشہ رہنے والا - پرکرتی و پرش کے ہونے کا ستھان ہے بھید رہتا ہے - واسودیو کا روپ ہے - ایک ہے مگر تین قسم کا ہو جاتا ہے اُس کو پرنام ہے +

وہی ویدروپ - وہی ویدوں کی شاکھوں کا بنانے والا اور وہی سچے گیان کا جوہر ہے +
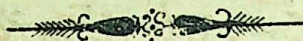
چوتھا ادھیاء

پراشر بولے - وید آدی ہے اور اسمیں رگ - یجر - سام - اتھرون کے بھید سے چار پاد و ایک لاکھ شلوک ہیں - اور دس قسم کے یگیوں کے مطابق اسکی ترتیب ویاس نے دی ہے - اٹھائیسویں دواپر میں میرے پتر ویاس نے اس کے چار حصّے کر دیئے پہلے کے ویاسوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا - مگر کرشن دویپاین کیطرح کوئی بھی نہیں ہے کیونکہ وہ ساکشات نارائن تھے - ورنہ ایسا کون شخص اس جگت میں ہے جو مہا بھارت بنانا +

جب برہما نے ویاس کو ویدوں کی ترتیب کا حکم دیا - انہوں نے اپنے چار عالم شاگردوں کو لے لیا - پیل نامی شاگرد نے رگ پڑھا - ویشمپاین نے یجر - جیمنی نے سام - اور سومنتو نے اتھرووید پڑھے - اور اتہاس پوران وغیرہ انہوں نے سوت کو پڑھا جن کا نام سوم ہرشن تھا +

یجروید میں چار بھاگ بنائے - وہی چاتر ہوتر ہوئے - جن سے سمپورن گیہ ہوتے ہیں - ان میں یجر ویدی ادھوریو - سام ویدی اگنی کار کرتا - رگ ویدی ہوتا اور اتھرو ویدی منتر اچارن کرنیوالا ہوتا ہے - انہیں میں سے انہوں نے رگ منتروں کو اکٹھا کر کے رگ وید بنایا - یجر کی رچاؤں سے یجروید - گانیوالی رچاؤں سے سام رچاؤں کے جتنے کام شانتی ادا من و تسلط ہیں سب اتھرون سے سدھ کئے اور

اسی سے برہمتو کو بھی ثابت کیا - وید روپی ایک درخت سے چار قسم کے درخت بنائے +
پہلے رگ وید کو پیل منی نے بھیدتکر - اندر پرمتی - وواشکل کو پڑھایا - واشکل
نے اپنی سنہتا کے چار قسم کر دئے - اور بودھیہ وغیرہ شاگردوں کو پڑھادیا - پھر
اسی رگ وید کی شاکھاؤں کی شاکھا کو بودھیہ - اگنی ماٹھر - یاگیہ ولکیہ - پراشر وغیرہ
نے پڑھا - ان میں اندر پرمتی نے ایک سنہتا مانڈوکیہ نام اپنے لڑکے کو پڑھائی -
اور اس کے بیٹے - پوتے - پرپوتے شاگرد وغیرہ پڑھتے گئے - ان میں سے ایک نے
جس کا نام ویدمتر تھا - اندر پرمتی سنہتا پڑھی - اور اس سنہتا کے پانچ سنہتا بنائے
اور اپنے سلسلہ میں شاگردوں کو پڑھایا - ان شاگردوں کے مدگل - گوکھل - واتسیہ
شالیہ - وششر نام تھے - اندر پرمتی کا ایک شاگرد شاک پونی تھا - انہوں نے اپنی
سنہتا میں تین سنہتا و نروکت بنائے - اور وہ تینوں تین شاگرد کرونچ - ویتالکی اور
بلاک کو دئے - اور نرکت کرت کو نروکت پڑھایا - ویل کے شاگرد واشکل نے
تین سنہتائیں بنائیں اور اپنے شاگرد کالاینی - گارگیہ - کتھاجو کو پڑھائی - یہ سب
منی لوگ بڑی بڑی رچاؤں کے جاننے وسمجھانے والے ہوئے ہیں +

پانچواں ادھیاء

پراشر بولے - اسطرح ویاس جی کے شاگرد ویشمپاین نے ویدروپی درخت کو
ستائیس شاخوں میں تقسیم کردیا - اور انکی تعلیم اپنے شاگردوں کو دی - ان میں
سے ان کے ایک شاگرد یاگیہ ولکیہ بھی تھے جو برہم رات نامی رشی کے لڑکے
تھے - اور اپنے کرم دھرم کے لئے مشہور تھے +

ایک دن سب مُنیوں نے کہا کہ جو ہمارے میرو پربت والی سبھا میں نہ شریک ہوگا اُس کو سات رات تک برہمہ ہتیا کا پاپ لگیگا۔ وشمپاین نہیں پہنچ سکے۔ کیونکہ انہوں نے کسی وجہ سے اپنے بھانجے کو بد دُعا دیکر مار ڈالا تھا۔ اور اپنے شاگردوں سے درخواست کی کہ ہماری برہمہ ہتیا کے دُور کرنے کیلئے تم سب لوگ پرائشچت کرو۔ یہ سنکر یاگیہ ولکیہ بولے۔ کہ ان تھوڑے تیج والے براہمنوں سے پرائشچت کیسے ہوسکیگی ہم اکیلے ہی کریں گے۔ یہ سُنکر وشمپاین کو غصہ آگیا اور اُنہوں نے یاگیہ ولکیہ سے کہا۔ ہم سے جو کچھ تم نے پڑھا ہے اُس کو چھوڑ دو کیونکہ تم نے براہمنوں کی بیعزتی کی ہے۔ تمہارا یہاں کچھ کام نہیں۔ تم نے ہمارا حکم نہیں مانا۔ یاگیہ ولکیہ بولے۔ ہم نے محض آپکی بھگتی سے ایسا کہا تھا کہ ہم اکیلے ہی اس کام کو کریں۔ ان بیچاروں کو کیوں دُکھ دیا جائے۔ آپ ناحق غصہ کرتے ہو۔ بہت اچھا۔ میں نے جو کچھ پڑھا ہے اُس وید کو لے لیجئے۔ یہ کہکر اُنہوں نے خون لگے ہوئے یجروید کے تمام انگ اُگل دئے اور وشمپاین کے پاس سے چلے آئے۔ تب مُنی نے تیتروں کا روپ بنکر وید منتروں کو چُن لیا۔ اس وجہ سے وہ منتر تیتری کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد اُن کے کہنے سے اور براہمنوں نے اُن کے پاپ چھوڑانے کے لئے پرائشچت کی اور یاگیہ ولکیہ نے پھر یجروید پڑھنے کیلئے سورج سے پرارتھنا کی :-

"اے تیج والے سورج! تم کو نمسکار ہے۔ تم ہی رگ۔ یجُر اور سام کے روپ ہو تم جگت کے پیدا کرنیوالے۔ اور سوشمنا ناڑی کے ذریعہ سب کو حرارت دینے والے ہو۔ آپ کال پُرش ہو۔ گھنٹے لمحے۔ پل سب آپ ہیں ہیں۔ آپ وشنو کے پرتکش روپ ہو۔ آپ اوم سروپ ہو۔ آپ سے دیوتا دپتروں کا پالن ہوتا ہے۔ آپ منشیوں کو برشا سے تریپت کرتے ہو۔ آپ پانی کو تین موسم کی صورت میں جذب کرتے ہو

دُنیا سے رات کا اندھیرا دُور کر دیتے ہو۔ آپ کے نکلے ہوئے بغیر منشیہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ نہ کرم کرتا ہے۔ آپکو نمسکار ہے۔ ساوتری۔ سورج۔ وِیو سوت۔ آدیتہ پُکھش سب کو نمسکار۔ میں برھمانڈ کی آنکھ کو نمسکار کرتا ہوں۔ جو سنہلے رتھ پر ہے اور جس کے جھنڈوں سے امرت برستا ہے"+

اس طرح سنتی کئے جانے پر سورج گھوڑے کی صورت میں آموجود ہوئے اور کہا بر مانگو۔ مُنی نے ڈنڈ پرنام کرکے کہا مجھ کو یجُر وید پڑھلیئے۔ جس سے میرا گورو بھی ناواقف ہے اور سورج نے اُن کو یجُر وید پڑھایا۔ جس کو ایات یام (نہ پڑھا ہوا) کہتے ہیں اور جو ویشمپاین کو بھی معلوم نہیں تھا۔ کیونکہ گھوڑے کی صورت میں سورج نے اُس کو پڑھایا تھا۔ جو براہمن اس یجُر کے بھاگ کو پڑھتے ہیں۔ واجی (گھوڑے) کہلاتے ہیں۔ اسکی پندرہ شاکھا ہیں۔ کنو اور یا گیہ ولکیہ کے دوسرے شاگردوں سے پیدا ہوئیں +

چھٹواں ادھیاء

پراشر بولے۔ اب سنو جیمنی نے کس طرح سام وید کے شاکھاؤں کی ترتیب و تقسیم کی۔ جیمنی کے لڑکے سونتو تھے۔ اِن کے لڑکے سام ہتا تھے۔ اِن دونوں نے جیمنی سے وید پڑھا۔ سام ہتا نے سا ھسر سنہتا بنائی جو ھرنیا بھ (کوشل) اور پوشینجی اپنے شاگردوں کو پڑھایا۔ پوشینجی کے پندرہ شاگرد تھے یہ پندرہ سنہتاؤں کے ترتیب دینے والے ہوئے۔ اِن کو اُدیچیا سامگ کہتے ہیں۔ اتنی ہی سنہتائیں ھرنیا بھ کے بھی شاگرد اتنے ہی تھے۔ اُن کو پراچیہ سامگ کہتے ہیں۔ کوکاشی

گتھمی - کوسیدی - لانگل - جو پوشنجی کے شاگرد ہیں - ان سے بھی بہت سی شاکھائیں نکلیں - اور ہرنیابھ کے ایک شاگرد کیرتی نے چوبیس سنہتائیں اپنے شاگردوں کو پڑھائیں اور ان کی وجہ سے سام وید کی کئی شاکھائیں ہو گئیں +

اب اتھروید کے شاکھاؤں کو سنو - سومنتو منی نے اپنے شاگرد کبندھ کو پڑھایا انہوں نے اُس کے دو بھاگ کئے اور دو شاگرد دیودرش اور پتھیہ کو سکھایا - موڈگ برہمہ بلی - سولکاینی - اور پپلاد - دیودرش کے شاگرد تھے - پتھیہ کے جاجلی - کومدادی - سونک تین شاگرد تھے اور اُتنی ہی اُن کی شاکھائیں ہیں - سونک نے سنہتا کے دو بھاگ کئے ایک ببھرو کو اور دوسری سیندھوا کو دیا - ان سے دو شاکھا سیندھو اور منج کیش نکلیں - اتھروید کے سنہتاؤں میں جو خاص بھید ہیں وہ پانچ کلپ ہیں نکشتر کلپ - ویتان کلپ - سنہتا کلپ - انگی رس کلپ - اور شانتی کلپ +

ویاس نے ایک پورانک سنہتا بنائی - جس میں اتہاس اور پوران - منتر - ستتی اور شجر نامہ تھے - اُن کے ایک مشہور شاگرد سُوت جی تھے جن کو روم ہرشن بھی کہتے ہیں - سُوت کے چھ شاگرد تھے سومتی - اگنی ورچس - مترایو - سامساپاین - اکرت ورن - ساورنی - آخری تین نے خاص سنہتاؤں کو ترتیب دیا - اور روم ہرشن نے روم ہرشنیکا بنایا - یہ چاروں سنہتائیں اس (وشنو پران) میں شامل ہیں +

پہلا پوران براہمہ ہے - پوران اٹھارہ ہیں - براہمہ - پدم - وشنو - شیو - بھاگوت - ناردیہ - مارکنڈیہ - اگنیہ - بھوشیہ - برہمہ ویورت - لنگ - واراہ سکندہ - وامن - کورم - متسیہ - گرڑ - برہمانڈ +

ان پورانوں میں سنسار کی اُتپتی - پرجاپتیوں و راجاؤں کے نسب نامے - منونتر - بیان کئے گئے ہیں - اس پوران کو جو میں بیان کر رہا ہوں وشنو پوران کہتے

ہیں اس کے بعد پرم آتا ہے - اور اسمیں وشنو کا بیان ہے +

چار وید (رگ - سام - یجر - اتھرو) چھ انگ (سکشا - کلپ - جیوتش - چھند - نروکت - ویاکرن) میمانسا - نیائے - پوران - منوسمرتی وغیرہ دھرم شاستر - ان کو چودہ ودیا کہتے ہیں - آیوروید - دھنوروید - گندھرب وید - نیتی شاستر - ان چاروں کے ملانے سے اٹھارہ ودیا ہوتی ہیں - ان کے جاننے والے پہلے تو برہمہ رشی ویاس نارد - وسشٹ وغیرہ تھے - اُن سے دیورشیوں نے پایا - دیو رشیوں سے راج رشیوں کو ملا - یہ تین قسم کے رشی ہیں +

ساتواں ادھیا
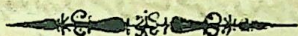
میترے بولے " اے رشی تم نے میرے سوالات کے جواب دئے - میں نے سمجھ لیا - برہمانڈ کے سات حصے اور سات کھنڈ ہیں اور اسمیں بڑے اور چھوٹے مخلوق بے شمار ہیں - اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ سب پرانی کس طرح کرم کے بندھن میں آکر یم کے غلام ہو جاتے ہیں - اور سزائیں پاتے ہیں اور ان سے چھوٹ کر دیوتا - منشیہ وغیرہ کے یونیوں میں پیدا ہوتے ہیں - اب آپ یہ فرمائیے کہ انسان کن کرموں سے یم کے پھندے سے چھوٹ جاتا ہے ؟ +

پراشر بولے - اے منی! یہ سوال نکل نے بھیشم سے کیا تھا - میں اُن کا جواب تجھ کو سناؤنگا - بھیشم بولے - ایک مرتبہ ایک براہمن کالنگ دیش سے مجھ کو ملنے آیا میں نے اُس سے وہی سوال کیا جو تو نے مجھ سے کئے ہیں اور اس براہمن نے کسی منی سے جس کو اپنے پہلے جنم کے واقعات یاد تھے - جس طرح یم اور اُس کے دُوت سے

بات چیت ہوئی تھی۔ مجھ کو سنایا۔ گفتگو یہ ہے: "یم نے اپنے ایک دوت کو ہاتھ میں پھانسی
لئے ہوئے دیکھ کر کہا" وشنو کے پوجنے والوں سے بچکر رہنا۔ سوائے ویشنوؤں کے اور میں
سب کا سوامی ہوں۔ برہما نے مجھ کو یہ پدوی دی ہے۔ مگر جو ہری کو پوجتا ہے اور اُن کو
اپنا دھاتی گورو مانتا ہے اُس پر میرا زور نہیں چلتا۔ کیونکہ میں بھی وشنو کے ماتحت ہوں
سونے سے کنگن۔ کنڈل۔ بالیاں سب بنتی ہیں مگر سونا سونا ہی ہے۔ اُسی طرح دیوتا۔
حیوان و انسان سب ہری کے روپ ہیں۔ جس طرح زمین کا پانی ہوا کے بل سے اوپر
اُٹھ کر نیچے گر پڑتا ہے۔ اسی طرح دیوتا۔ حیوان۔ انسان۔ گنوں کی کمی بیشی سے بنتے رہتے
ہیں۔ جس کو یہ گیان مل جاتا ہے اور وہ ہری کے چرن کمل کو پوجتا ہے۔ اُس کے پاپ
دور ہو جاتے ہیں اور تم اُسی طرح ایسے آدمی سے بچتے رہنا۔ جیسے لوگ اُس آگ سے بچتے
ہیں جو تیل سے بل رہی ہے +

"یہ سن کر دُوت نے یم سے پوچھا۔ یہ فرمائیے۔ مجھ کو ہری کے پوجنے والوں اور دوسرے
آدمیوں میں تمیز کیسے ہوئی" یم نے جواب دیا" وشنو کے پوجنے والے وہ لوگ ہیں جو
اپنے جاتی کرم کبھی نہیں چھوڑتے اور دوست دشمن دونوں کے ساتھ اُداسین بھاو سے
رہتے ہیں۔ نہ تو کسی کا مال لیتے نہ کسی کا نقصان کرتے ہیں۔ یہ علامت وشنو کے پوجنے
والوں کی ہے۔ جس نے جنارون کو اپنے من میں بسا لیا۔ موہ سے رہا ہے اور کلی یگ
کے پاپ سے بچا ہے وہ وشنو کا بھگت ہے۔ جو تنہائی کے وقت بھی دوسروں کے سونے
کو دیکھ کر تنکے سے زیادہ نہیں سمجھتا اور اپنا سارا خیال بھگوان کے چرنوں میں رکھتا ہے
وہ وشنو کا بھگت ہے۔ ایسے آدمی کا دل بلور پتھر کے پہاڑ کی طرح صاف رہتا ہے کیونکہ
وشنو حاسد۔ مکار۔ اور غصہ ور آدمی کے دل میں نہیں بستے۔ چندرماں کی ٹھنڈی
کرنوں میں آگ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پاک دلوں میں حسد نہیں آتا۔ جس کے دل

دل میں واسودیو براجمان ہوتے ہیں وہ گیان ۔ بھگتی ۔ دیا اور ونیتا سے بات کرتا ہے
جس طرح سال کا درخت اتنی خوبصورتی سے اپنا پتہ دیتا ہے اس طرح جس کے دل میں
وشنو بستے ہیں وہ دل کا پاک و خوبصورت ہوتا ہے ۔ جہاں ایسے آدمی ملیں اُن کے پیچھے
کبھی نہ پڑنا ۔ کیونکہ ان کے پاپ کرم دھرم کرنے کی وجہ سے وگدا ہوئے رہتے ہیں اور
اُن کا من ہمیشہ ایشور پراین رہتا ہے ۔ نہ ان میں غرور ہوتا ہے نہ ہنسا ہوتی ہے نہ حسد
ہوتا ہے ۔ ان کے دلوں میں وشنو ۔ شنکھ چکر ۔ گدا ۔ پدم لئے ہوئے وراجمان رہتے ہیں
وہاں پاپ کیسے رہ سکتا ہے ۔ سورج کے چمکنے پر تاریکی نہیں رہتی اُسی طرح وشنو کی بھگتی
پاپ کو دلوں میں نہیں بسنے دیتی ۔ جس کو دوسروں کے دھن چھیننے کی خواہش ہوتی ہے
وشنو اُس کے دل میں نہیں بستے ۔ ہنسا کرنیوالے ۔ سخت مزاج و جھوٹ بولنے والے ۔ پاپ
پر گھمنڈ کرنیوالے ۔ ناپاک دل ۔ وشنو کے بھگت نہیں ہو سکتے ۔ جو دھرم کی نندا کرتے
ہیں یگیہ نہیں کرتے ۔ اچھے آدمیوں کو دان نہیں دیتے ۔ اور تموگنی ہیں اُن میں وشنو
نہیں رہتے ۔ جو دوست رشتہ دار اپنی بیوی ۔ لڑکوں ۔ ماں باپ اور نوکروں کے
ساتھ محبت سے پیش نہیں آتا وہ وشنو کا بھگت نہیں ہے جو ادھرمی ہے ہمیشہ
بُروں کی سنگت میں رہتا ہے ۔ اور ہر روز پاپ کیا کرتا ہے وہ وشنو کا بھگت نہیں ہے
تو ان کو کبھی نہ چھیڑنا ۔ کیونکہ ان کی رکشا وشنو آپ کرتے رہتے ہیں ان کو اور لوکوں
میں جگہ ملتی ہے ” +

میں نے تم کو نکل ۔ بھیشم ۔ بھیشم براہمن ۔ اور یم دُاس کے دُوت کی تقریر سُنائی
اب تم کیا سننا چاہتے ہو ؟ +
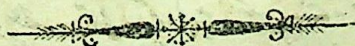
آٹھواں ادھیاء

میترے بولے۔ اے پرم گرو! اب یہ بتائیے۔ گوبند کے پوجا کرنے کا پھل کیا ہوتا ہے؟ پراشر نے جواب دیا۔ یہی سوال سگر نے اَورو سے کیا تھا۔ اُن کا جواب تم مجھ سے سُنو +

سگر نے اَورو کو پرنام کیا۔ جو بھرگو کے بنس سے تھے اور اُن سے پوچھا کہ وشنو کے پرسن کرنے کا اوپائے کیا ہے اور اُن کی خوشی کا پھل کیا ہوتا ہے۔ اَورو نے جواب دیا۔ "جو وشنو کو پوجتے ہیں وہ پرتھوی کا راج اور سورگ پاتے ہیں اور مکتی کے ادھکاری ہوتے ہیں۔ اگر وشنو پرسن ہو جائیں تو جو کچھ آدمی کی خواہش ہو سب پوری ہو جاتی ہے جو لوگ اپنے جاتی دھرم کی پابندی کرتے ہیں۔ اور نتیہ کرم کرتے ہیں اُن سے وشنو پرسن ہوتے ہیں۔ جو اُن کے نام پر یگیہ کرتے ہیں۔ ستتی گاتے ہیں وہ وشنو کو پرسن کرتے ہیں جو کسی زندہ مخلوق کا نقصان کرتا ہے وہ وشنو کا نقصان کرتا ہے کیونکہ وشنو سب میں ہیں جو براہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ اپنی جاتی بیوہار میں کوشل ہے وہ وشنو کو پوجتا ہے جو دوسروں کا بھلا کرتے ہیں کسی کو گالی نہیں دیتے۔ نہ غیبت کرتے اور جھوٹ بولتے نہ کسی کا مال لیتے۔ نہ کسی کی بُرائی چاہتے۔ نہ چراچر میں سے کسی کو دُکھ پہنچاتے نہ جانور کو مارتے ہیں۔ براہمن و دیوتاؤں کا کام کرتے ہیں اور سب کے شبھ چنتک ہیں۔ گورو کی سیوا کرتے ہیں۔ سارے مخلوق۔ لڑکے بالوں کو اپنا آتما سمجھتے ہیں اور راگ و دویش سے آزاد رہتے ہیں۔ اے راجہ! وہی وشنو کی بھلی بھانت پوجا کرتے ہیں" +

سگر نے پھر پوچھا "جاتی کرم کیا ہے مجھ کو بتاؤ +

اَورو بولے "براہمن کو چاہیئے دان دے۔ یگیہ کرے وید پڑھے۔ ترپن کرے

یگیہ کراوے۔ شاستروں کو پڑھاوے دوسروں کا بھلا کرے۔ اور ول کے لال جواہر کو کنکر سمجھے۔ اور رِتو کے انوسار سنتان پیدا کرے۔ سب کا ہِت چاہے یہ براہمن کا دھرم ہے

کشتری براہمن کو دان دے۔ یگیہ کرے۔ وید پڑھے۔ اُس کا کرتب یہ ہو کہ پرتھوی کی رکشا کرے یہ اس کا خاص کام ہے۔ جو راجا اس طرح دھرم کا برتاو کرتا ہے اس کو تمام یگیوں کا پھل ملتا ہے۔ بُروں کو سزا دے۔ اچھوں کو جزا دے۔ اور مختلف ورنوں کو قاعدہ پر چلاوے +

ویش کو چاہیئے کہ تجارت اور کھیتی کرے۔ گائے ولیشو پالے۔ اِسی کا جیو کا رکھے وید پڑھے۔ یگیہ کرے۔ دان دے۔ انوکال میں ستری کے ساتھ بھوگ کرے۔ یہ اس کے دھرم ہیں +

اِن تین جاتی کے لوگوں کی سیوا کرنا شودروں کا کام ہے۔ اور اسی سیوا سے اُس کو اپنا پالن پوشن کرنا چاہیئے۔ وہ بھی دان دے۔ اور ایسے شرادھ و یگیہ کرے جس میں ناج دیا جاتا ہے +

ان کے سوا دھن پیدا کرنا۔ گھر والوں کی پرورش کرنا سمجھے پر اولاد کی خواہش سے بھوگ کرنا۔ سچائی۔ دینتا۔ پوترتا۔ دھیرتا۔ سنتوش۔ شبھ بانی بولنا۔ مترتا اور رکھنا راگ دویش و لالچ سے بچنا۔ یہ سب کے دھرم ہیں +

آپت کال میں اگر براہمن۔ کشتری و ویش کا کرم کرے کشتری ویش کا کرم کرے اور ویشیہ کشتری کا کرم کرنے لگے تو مضائقہ نہیں مگر براہمن و کشتری کو شودر کا کرم کرنا نہ چاہیئے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وَرن شنکر کے کام کبھی نہ کرے۔ اے راجہ! اب میں تم سے آشرموں کا حال ورنن کرونگا +

نواں ادھیاء

اورو بولے - جب لڑکے کا اُپ نین سنسکار ہو جائے - تب اُس کو وید پڑھنا چاہئے
وہ اس وقت گورو کے گھر رہے اور برہمچاری ہو - گورو کی سیوا بجا لاوے - اور نتیہ کرم
کرے - صبح کی سندھیا کے وقت وہ سورج کو پرنام کرے اور شام کو اگنی ہوتر کرنے کے
بعد گورو کو نمسکار کرے - جب گورو کھڑا ہو - وہ بھی کھڑا ہو جائے - جب وہ ٹہلنے لگے
تو بھی ٹہلے - اس کے بیٹھ جانے پر اُس سے نیچا ہو کر بیٹھے - اور اگر گورو کھڑا ہو - تو
کبھی نہ بیٹھے نہ ٹہلے - جب گورو کہے تب وید پڑھے - اور جو کچھ بھکشا مانگ لایا ہے
گورو کے حکم سے اُس کو قبول کرے - اُس پانی سے نہائے جس میں گورو پہلے نہا
چکا ہے - اور ہر صبح پانی - ایندھن و ضروری چیزیں لایا کرے +

جب پڑھنے کا زمانہ پورا ہو جائے - گورو سے رخصت لیکر گرہست آشرم میں
داخل ہو - اور دھرم انوسار - ستری - مکان - دولت حاصل کرے اور اپنی لیاقت
سے سارے فرائض انجام دے - پتروں کو پنڈ دان دے - دیوتاؤں کے لئے یگیہ
کرے - اتیتھی کی سیوا بجا لاوے - رشیوں کو سوادھیاء سے پرسن رکھے - پرجاپتیوں
کے لئے سنتان پیدا کرے اور بل وشیہ دیو کو کبھی نہ بھولے - ان دھرموں کی
پابندی سے گرہستی کو سورگ پراپت ہوتا ہے - اکثر گرہستی گرہست آشرم چھوڑ کر
بھکشا مانگتے ہیں - اور دیش دیشانتر کے دیکھنے کی غرض سے وید پڑھتے ہوئے
نتیہ کرم کرتے ہوئے نرگرہ ہو کر تیرتھوں میں بھرمن کرتے ہیں اور جہاں رات ہو گئی
وہاں بس جاتے ہیں - گرہستی ایسے پرانیوں کی شرن ہے یہ اس کا دھرم ہے کہ اُن
کے ساتھ محبت سے بات چیت کرے - کھانے پینے کو دے - اور آرام سے سونے

کی جگہ مہیا کر دے - جو گرھستی ایسا نہیں کرتا - اُس کے پُنیہ کا ناش ہو جاتا ہے - اچھے آدمی کے گھر میں حسد - غرور - مکاری - دُکھ - لڑائی جھگڑے اور سختی وغیرہ نہیں رہتے جو اس طرح زندگی بسر کرتا ہے - اور اتیتھی سیوا کو دل سے بجا لاتا ہے - وہ بندھن سے چھوٹ کر بڑے لوک کو پراپت ہوتا ہے +

جب گرھستی کی عمر زیادہ ہو جائے - اُس کو چاہیے کہ اپنے لڑکو نکو اپنی بیوی کے سپرد کر دے اور آپ جنگل کو چلا جائے - وہاں پھُول - پتے اور پھل کھا لیا کرے - داڑھی مونچھ بڑھالے - جوڑا باندھ لیا کرے اور زمین پر سووے - اُس کا لباس مرگ چھالا ہو - یا کوشا گھاس ہو - تین دفعہ دن میں سنان کرے - اگنی ہوتر اور دیو یگیہ کیا کرے اور جو کوئی آوے اُسکی مہمان نوازی کی خدمت بجا لاوے - چاہے وہ بھکشا مانگ لیا کرے - چندن لگائے - اور گرمی سردی برداشت کرے - جو اس دھرم کا خیال رکھتا ہے وہ ونپرستی - لوک پر لوک کو جیت لیتا ہے +

"چوتھا آشرم سنیاسی کا ہے - اس کو نہ تو بیوی سے پریم رہتا ہے نہ دھن دولت اور لڑکوں کی چاہ رہتی ہے - دھرم ادھرم کسی سے پریوجن نہیں دولت دشمن سب اُس کے لئے یکساں ہیں وہ سب کا دوست ہو جاتا ہے اور من - بچن - کرم سے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا - انسان - حیوان سب کی حیثیت اُسکی نگاہ میں ایک ہوتی ہے - اس کو ایک گاؤں میں صرف ایک رات رہنے کا حکم ہے - لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ پانچ رات سے زیادہ کہیں نہ رہے اور نہ کسی سے دویش کرے - سب کا شبھ چنتک رہے - صرف برہمن - کشتری اور ویش کی بھکشا لے اور ایسے وقت اُن کے گھروں میں جائے جب وہ اگنی ہوتر کر چکے ہوں اور لوگوں نے کھانا کھا لیا ہو - سنیاسی کسی چیز کو اپنی نہ کہے - غرور - غصہ - لالچ - مُورکھتا - خواہش سب کو مغلوب کرے - اور

اس طرح کا بن جائے کہ کسی کو اُس سے خوف نہ پیدا ہو - وہ اپنے ہی اندر برہم کی اگنی پیدا کر لے - جو کچھ بھکشا لایا ہے وہ اپنے منہ کے ہون کُنڈ میں ڈالے - اور اُدھیاتم کی روشن کر کے مُکتی کا ادھکاری بنے - ایسے سنیاسی جو من کے پوتّر ہیں برہما کے لوک کو پراپت ہوتے ہیں اور وہ ایسے اگنی ہیں جس میں دھُواں نہیں ہوتا +

دسواں ادھیاء

سگر نے کہا - اے رشی! تم نے آشرم دھرم بیان کر دئے - اب نتیہ نیمتک کریا کے بارہ میں کچھ کہئے +

اَورو بولے - اے راجن! تم سُنو - میں تمہارے سوال کا جواب دیتا ہوں - جب لڑکا پیدا ہو باپ کو نندی مُکھ شرادھ کرنا چاہئے - اس سے بڑا پھل پراپت ہوتا ہے - دو براہمنوں کو پورب کیطرف مُنہ کر کے بٹھا کر کھلانا چاہئے - اور جیسی اُس کی حیثیت ہو وہ دیوتا اور پتروں کا کام کرے - دھی - جَو کا آٹا لا کر بیر کے پھل کی طرح پنڈ بنائے - اور براہمن سے شرادھ کرم کرائے +

جب لڑکا دس دن کا ہو جائے - تو اُس کا نام ایسا رکھا جاوے جس کا پہلا حصہ کسی دیوتا کا نام ہے اور اس کے بعد شرمن یا ورمن کا لفظ لگایا جائے - برہمن کا شرمن کشتری کا ورمن - ویش کا گپت اور شودر کا داس ہو نام اس طرح کا ہو جو مہمل و بے معنی ہو اور جس سے بُرائی کا اظہار نہ ہوتا ہو - نہ خوفناک اور بدشگونی دلانے والا ہو اس کے نام کے جز برابر ہوں - اور آسانی سے پُکارا جا سکے - اس کے بعد اُس کا اُپنین سنسکار یعنی جنئو کیا جائے جس کا اوپر بیان آچکا ہے اور اس کے بعد وہ

گورو کے گھر پر رہے +

جب پڑھنا ختم ہو جائے اور وہ گورو وکشنا دے لے تب اپنی شادی کرے۔ اگر یہ نہ منظور ہو تو وہ ساری عمر گورو کے ساتھ رہے اور برہمہ چاری رہنے کا ورت دہارن کرے۔ اور گورو و گورو کے متعلقین کی خدمت انجام دے۔ خواہ اُسی وقت دن پرستی بن جائے یا سنیاس وہارن کرے۔ جیسی اُس کی خواہش ہو اُسی کے مطابق کام کرے۔ اگر وہ شادی کرنا چاہتا ہے تو ایسی کنواری کو پسند کرے جس کی عمر اُس کی عمر سے دو تہائی ہو۔ اس کے سر پر بہت بال نہ ہوں اور بہت تھوڑے ہوں۔ اُس کی رنگت بالکل سیاہ نہ ہو۔ نہ پیلے رنگ کی ہو۔ اور پیدائش سے بدصورت یا لولی لنگڑی نہ ہو۔ بیمار۔ بدچلن و رذیل عورت سے کبھی شادی نہ کرے۔ جس لڑکی کی تعلیم اچھی نہ ہو جس میں نیک چلنی نہ ہو۔ اور موروثی مرض میں گرفتار ہو۔ جس کے داڑھی نکل آئی یا مردوں کی صورت کی ہو۔ آنکھیں بند رکھتی ہو۔ کرخت آواز والی ہو۔ یا آنکھیں بہت اُبھری ہوں۔ پاؤں میں بال ہوں۔ ہنستے وقت چہرے پر گڈھا پڑ جائے۔ چمڑا سخت ہو ناخن سفید ہوں۔ آنکھیں سُرخ ہوں۔ ہاتھ پاؤں موٹے ہوں۔ بھوں جُڑے ہوں۔ بہت لمبی یا بہت ناٹی ہو۔ دانت علیحدہ علیحدہ ہوں۔ ایسی عورت سے کبھی شادی نہ کرنی چاہئے۔ اس کے سوا اس بات کا بھی خیال رہے کہ ماں کی نسل سے پانچ اور باپ کی نسل سے سات پُشت کی دوری ہو۔ یہ دھرم شاستر کا حکم ہے +

شادی آٹھ طرح کی ہوتی ہے۔ برہمہ۔ دَیو۔ آرش۔ پرجاپتیہ۔ اکسر۔ گندھرب راکشس۔ پشاچ۔ آخری سب سے بدتر ہے۔ اس کے سوا اور طرح پر شادی کرنا اچھا نہیں ہے۔ جو گرہستی ہم مذہب ہم خیال اور ہم حیثیت عورت سے شادی کرتا ہے اُس کو بہت فائدہ ہوتا ہے +

گیارھواں ادھیا

سگر نے پوچھا۔ اے منی! گرھستی کے کون سے اُصول ہیں جن کی پابندی کا ہر
شخص کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور جن کی وجہ سے لوک پرلوک کا سُدھار ہوتا ہے
اَورَو نے جواب دیا۔ راجن! جو سادھو کہلاتے ہیں وہ تمام عیبوں سے پاک ہوتے
ہیں۔ کیونکہ ست اور سادھو ایک ہیں۔ اُن کے آچار کو سداچار کہتے ہیں اور نیک لوگ
سداچاری ہوتے ہیں۔ سپت رشی۔ منو۔ پرجاپتی وہ ہیں جو ان پر چلتے ہیں اور
جنھوں نے اِن کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ جو شخص برہمہ مہورت (صبح کے دو گھنٹے
پہلے) میں بیدار ہو۔ من کو ایکاگر کرے۔ دھرم اور ارتھ کی کامنا کرے اور ایسے
خیال کو پاس نہ آنے دے جو اِن کے برودھی ہیں۔ اس کو کام پر بھی ارتھ۔ دھرم
کے ساتھ وچار کرنا چاہئے۔ اور اُداسینتا سے زندگی کے تین مقصدوں پر غور کرے
جس کی وجہ سے بُرے و بھلے کرموں کے نتیجوں سے اُس کو نجات رہے۔ اگر ارتھ
(دولت) اور کام (خواہش) سے بےچینی ہوتی ہے اور دھرم سے گرنے کا ڈر ہے تو اُن
کو بھی چھوڑ دے۔ ایسا دھن نہ چاہئے جس سے بدنامی و مصیبت ہو۔ صبح اُٹھ کر سورج
کی پُوجا کرے اور پھر جنوب و مغرب کی طرف اپنے گاؤں سے جاکر حاجات ضروری سے
فارغ ہو۔ جو پانی پاؤں دھونے سے بچ جائے وہ اپنے مکان کے صحن میں نہ گرا دے
اپنے سایہ۔ درخت کے سایہ۔ گائے کے سایہ یا سورج کے سامنے۔ آگ۔ ہوا کے
سامنے گورو۔ یا تین ورنوں کے سامنے شوچ نہ کرے۔ جوتے ہوئے کھیت۔ چراگاہ
آدمیوں کی جماعت میں۔ سڑک پر۔ دریا کے کنارے۔ نہر کے بہت نزدیک۔ مرگھٹ
پر شوچ کرنا منع ہے۔ یہ کام اُس کو ایکانت میں کرنا چاہئے۔ سر ڈھکا ہوا ہو زمین پر

گھاس ہو۔ رات کا وقت ہو۔ دکن کی طرف منہ ہو۔ اور وہ رنج سے اُداس نہ ہو۔
صفائی کے لئے وہ چیونٹیوں کے چھتوں وغیرہ سے مٹی نہ لے۔ یا جہاں کسی جانور
کے رہنے کی جگہ کا خیال ہو۔ وہاں سے بھی مٹی کے ڈھیلے نہ اُکھاڑے۔ یا پانی کی
مٹی نہ لے۔ جو مٹی استعمال ہو چکی ہے اُس کو ہاتھ نہ لگائے۔ دیوار سے مٹی نہ اُکھیڑے
یا جس کو کیڑوں نے سیک رکھا ہے اس کو بھی نہ چھوئے۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔
شوچ (پاخانہ) کے بعد ایک مُٹھی مٹی کافی ہے۔ دس دفعہ بایاں ہاتھ صاف کرے
سات دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ تب مُنہ کو پانی سے دھوکر کُلی کرے۔ پانی صاف
ہو۔ اُس میں بُلبُلے نہ اُٹھتے ہوں نہ جھاگ ہو۔ پھر اپنے پاؤں کو صاف کرے اور
اُن کو پانی سے دھوئے۔ تب تین دفعہ آچمن کرے۔ دو دفعہ منہ کو دھوئے۔ ایک
دفعہ سر کو۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ نابھی اور دل کو چھوئے۔ جب منہ صاف ہو جائے
آدمی شُدھ ہو جاتا ہے۔ اُس وقت کپڑے پہنے اور شیشے کے سامنے اپنے آپ کو
چندن۔ ہار اور خوشبویات سے آراستہ کرے۔ اس کے بعد اپنے وَرن کے
انوسار جیوکا کے لئے دولت کمائے۔ اور دیوتاؤں پر وشواس رکھے۔ یگیہ ہون
گھی اور اناج سے کئے جاتے ہیں اور یہ دولت سے ہاتھ آتے ہیں اس لئے دھن
کمانا ضروری ہے +

پوجا سے پہلے دریا۔ تالاب۔ یا قدرتی چشمہ۔ پہاڑی نہر۔ میں یا خشک زمین پر کنوئیں
خواہ دریا وغیرہ کے پانی سے نہائے۔ جیسا موقع و مصلحت ہو۔ ویسا کرے۔ نہانے کے
بعد صاف کپڑے پہن لے۔ تب دیوتا۔ رشی اور پتروں کی پوجا کرے۔ تین مرتبہ وہ
دیوتاؤں کے پرسّن کرنے کے لئے ترپن کرے۔ تین ہی دفعہ رشیوں کے لئے اور ایک
مرتبہ پرجاپتیوں کے ترپن کرے۔ تب اپنے دادا۔ پردادا۔ باپ۔ ماں۔ نانی۔ گورو

تینی - گورو - ماما - رشتہ دار - پیارے دوست اور راجا کے نام پر پانی دے اور ساری سرشٹی کی بھلائی کے لئے دیوتاؤں کو پانی دیکر اس طرح پرارتھنا کرے "دیوتا - وانو - یکش - گندھرب - راکشس - پشاچ - گوہیک - سدھیہ - کشمانڈ - برکش - پکشی مچھلی اور جل پرتھوی آکاش و وایو کے سب لوگ میرے اس پانی دینے سے پرسن ہوں - یہ پانی میں اُن لوگوں کے دُکھ دور کرنے کے لئے دیتا ہوں جو نرگ میں کشٹ بھوگ رہے ہیں - میرے تمام رشتہ دار اور جو رشتہ دار نہیں ہیں - اگلے جنم کے رشتہ دار جو مجھ سے پانی چاہتے ہیں - اُن کے پرسن کرنے کے لئے میں پانی دیتا ہوں - یہ پانی اور تل اُن کے بھوک پیاس کو رفع کرے" - جو اس طرح پانی دیتے ہیں - اُن کو سارے جیو جنتوں کے پرسن کرنے کا پھل ملتا ہے +

پھر کُلی کر کے سورج کو پانی دے - ہاتھ جوڑ کر اپنے ماتھا کو چھوئے اور اس طرح ستتی کرے " دیوسوت کو جو وشنو کا تیج ہے میں نمسکار کرتا ہوں - جگت کے پرکاش کرنیوالے کو - اور ساوتری کو جو کرموں کا پھل دیتی ہے نمسکار کرتا ہوں" +

اس کے بعد گھر جا کر گل دیوؤں کی پوجا پانی - پھل اور پھولوں سے کرے پھر برہما کے واسطے اگنی ہوتر کا کام کرے - پرجاپتی کو پرسن کر کے پھر گل دیوتا کے لئے کشیپ اور انومتی کے لئے آہوتی دے - جو آہوتی کا گھی بچ رہے وہ پرتھوی جل میگھہ - پاس کے گھڑے - دھاتری - ودھاتری - مکان کے دروازہ - اور اُس کے درمیان برہما کے نام پر دے - یہ بلی - اندر - یم - ورُن - سوم - چار دشاؤں اور دھنونتری کو بھی دینا چاہئے +

اِس طرح پوجا کر کے وہ وِسو دیوؤں کو پھر وایو - اور سارے دشاؤں - برہما - آکاش - سورج - دیوتا - جیو - جیوں کے سوامی - پتری - اور سندھیا کو دینا چاہئے - اس کے

بعد وہ چاول کو صاف زمین پر گرا کر پرانی ماتر کے لیئے دے - اور ایکاگر ہو کر یہ پڑھے دیوتا - منشیہ - پشو - پکشی - رشی - یکش - ناگ - داکو - دیت - پریت - پشاچ - برکش جو مجھ سے اَن چاہتے ہیں - اور چیونٹی - کیڑے - مکوڑے - جو کرموں کے بندھن سے بندھے ہیں - میرے ہاتھ سے یہ اَن پاکر ترپت ہوں - جن کے ماں باپ رشتہ دار نہیں ہیں جن کے پاس اَن نہیں ہے جو پکانا نہیں جانتے - اُن کو بھی یہ پراپت ہو اور وہ ترپت ہو جائیں - کیونکہ میں سارے پرانی - یہ اَن اور وشنو الگ الگ نہیں ہیں میں اُن کے پالن کے لئے یہ اَن دیتا ہوں - چودہ پرکار کے پرانی سب اِس سے ترپت ہوں" یہ کہکر وہ اَن زمین پر بکھیر دے اور کتّے - پکشی اور رذیل آدمیوں کو دیدے +

شام کے وقت گرہستی اپنے صحن میں رہے - جبتک دودھ دوہا جاتا ہے خواہ جبتک مہمان کے آنے کی اُمید ہے - اگر کوئی مہمان آجائے تو وہ خوشی سے اُس کا خیر مقدم کرے - اور سیرچشمی کے ساتھ اُس کو کھانا کھلائے - شائستگی اور مہربانی سے بات چیت کرے - جو اتیتھی گاؤں کا رہنے والا نہیں ہے کہیں اور جگہ سے آیا ہے اور اُس کے حسب نسب کا پتہ نہیں ہے - تب بھی اُسکی بڑی عزت کرنی چاہیئے جو گرہستی خود کھا لیتا ہے - اور غریب و بیکس مہمان کا خیال نہیں کرتا وہ نرک گامی ہوتا ہے - اس لئے جن کو برہما کا گیان ہے وہ بغیر ذات پانت - قوم - مذہب پوچھے ہوئے اتیتھی کی سیوا کیا کریں +

"دائمی شرادھ کے موقع پر گرہستی کو دوسرے براہمن کو کھلانا چاہیئے جو اُسی کے دیش کا ہے - اور جس کے کُل و ریتی سے اُس کو واقفیت ہے اور جو اُس کی دانست میں پنچ یگیہ کیا کرتا ہے - وہ وید پڑھنے والے براہمن کو چار مُٹھی اَن "ہنتا" کہتے

ہوئے دے جو اسی غرض کے لئے علیحدہ رکھ دیا گیا ہے - سنیاسی و برہمہ چاری کو تین
مٹھی یا زیادہ چاول دینا چاہئے یا جتنی اُس کی خواہش و مقدرت ہو - سارے لوگ
ہ سنیاسی کے اُس کے اتیتھی ہیں اور جو ان چار قسم کے اتیتھوں کو دیتا ہے - اپنا
قرضہ ادا کرتا ہے - اگر کوئی مہمان نا اُمید ہو کر کسی گھر سے واپس جاتا ہے تو اپنے پاپ
اِس گھر کو دے جاتا ہے اور اُس کے پُنیہ لے جاتا ہے - برہما - پرجاپتی - اندر - اگنی
وسو - سورج - اتیتھی کی شکل میں موجود رہتے ہیں - اور وہ دیا ہوا ان کھاتے ہیں -
اس لئے ہر شخص کو اتیتھی سنسکار کرنا چاہئے - جو ایسا نہیں کرتا - پاپ کھاتا ہے
اس کے سوا گرہستی کو اُس بیاہی ہوئی لڑکی کے لئے بھی ان مہیا کرنا چاہئے
جو اپنے باپ کے گھر رہتی ہے - اور بیمار کے لئے - حاملہ عورت کے لئے - بوڑھوں
کے لئے - بچوں کے لئے - اور ان سب کے بعد تب اُس کو کھانا چاہئے - اگر وہ ان
کو کھلائے ہوئے بغیر کھاتا ہے - تو پاپ کرتا ہے اور نرک میں جائیگا - اور غلاظت
کھائیگا . . . . کھاتے وقت وہ دھوتی پہنے اور انگوچھا لئے رہے
ہاتھ پاؤں گیلے نہ ہوں - بلکہ وہ صاف ستھرے کپڑے پہنے ہو - گلے میں پھولوں
کا ہار پڑا ہو - وہ پورب یا اُتر کی طرف منہ کر کے کھانا کھائے اور کسی طرف رُخ نہ
کرے - کھانا صاف پانی میں پکا ہو - اچھا ہو - بُرے شخص نے نہ پکایا ہو - نہ
بُرے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہو نہ بُری طرح پکایا گیا ہو - بھوکے دوستوں کو کھانا
دیکر تب وہ صاف برتنوں میں کھائے کھانا چارپائی یا اونچی جگہ پر نہ ہو - بُری و
تنگ جگہ میں بیٹھ کر کبھی کھانا نہ کھائے نہ بیوقت کھائے - بُری وضع میں بیٹھ کر بھی نہ
کھائے - اگر اس کے بغیر نہ کوئی لقمہ آگ میں ڈالے - کھانے سے پہلے منتر پڑھ لے کھانا
خوش ذائقہ ہو - سوا میووں کے باسی نہ ہو - نہ بغیر پانی کے دھوئے کھائے - ہاں

مٹھائی - پوری - بھات - روٹی کے دھونے کی ضرورت نہیں - ساگ دھولینا چاہیئے - کسی چیز کا چھلکا نہ کھائے - مٹھائی - دھی - گھی - پوری کو چھوڑنا نہ چاہیئے اور چیزوں کو تھوڑا تھوڑا چھوڑ دے - سب سے پہلے میٹھی چیز کھائے - پھر نمکین - کھٹی - کڑوی - چرپری وغیرہ جو شخص پہلے گھی - تیل وغیرہ کھاتا ہے اُس کی طاقت زایل نہیں ہوتی - ثقیل چیز درمیان میں کھانا چاہیئے - پھر دریہ پدارتھ کھانا چاہیئے - کھاتے وقت بات نہ کرے - خوش رہے - پانچ لقمے پہلے پرانوں کو دے +

جب کھانا کھالے تب کُلی کر ڈالے - اور پورب یا اُتر کی طرف رُخ کرے - کُلّی کے بعد تب پانی پئے - ہاتھ دھو ڈالے - اور آرام سے بیٹھ کر اپنے اِشٹ دیو کا سُمرن کرے اور اس طرح دعا مانگے " اگنی وایو کو حرکت دیکر اس اَن کو جسم میں جذب ہونے کے قابل بنادے تاکہ وہ ہضم ہو جائے - اور میں پرسن ہوں - یہ اَن میرے شریر کے پرتھوی جل - اگنی اور وایو کو پُشٹی دے - اگنی اس کو ہضم کر دے - مجھ کو طاقت نصیب ہو - و تندرستی قائم رہے - وِشنو جو اِندریوں و جسمی اعضا میں موجود ہیں میری بھگتی سے پرسن ہوں - اور یہ غذا تحلیل ہو جائے - کیونکہ وشنو ہی کھانے والے - غذا اور طاقت ہیں - اس میرے وشواس سے یہ غذا ہضم ہو جائے " +

یہ پرارتھنا کرکے گرہستی اپنے پیٹ کو ہاتھ سے ملے - اور ایسا کام کرے جس میں آرام نصیب ہو - اس تفریح میں سندھیا کال تک وقت صرف کرے جو شاستروں کے موافق ہیں و جن کو دھرماتما لوگ کرتے ہیں جب شام کا وقت آوے سورج کے غروب ہونے سے پہلے سندھیا کرے - صبح کی سندھیا وہ اس وقت تک کرے - جب ستارے بالکل غائب نہ ہوئے ہوں - صبح و شام کی سندھیا کو سوا ترود - ناپاکی - بیماری

یا خوف کی حالت کے کبھی ترک نہ کرنا چاہیئے - جو سورج کے نکل آنے پر اور اُن کے غروب ہونے سے پہلے سوتا ہے - وہ پاپ کرتا ہے جس کا اُس کو پرائشچت کرنا پڑیگا اس لئے صبح کو جلد اُٹھ بیٹھنا چاہیئے - جو سندھیا نہیں کرتا نرک میں جاتا ہے ؛

شام کے وقت کھانا پکنے پر ستری کو بغیر پارتھنا کے وسوبل دیو کرے اور بشرط ممکن پریت اور چنڈال وغیرہ کو کھانا دیں - جو اتیتھی آجائے - سب سے پہلے اُس کے پاؤں دھونے کے لئے پانی - بیٹھنے کے لئے آسن دینا چاہیئے - محبت و تعظیم سے بات کرنا چاہیئے - اور کھانا کھلا کر سونے کے لئے بستر و چارپائی دینا چاہیئے - یہی اتیتھی ستکار ہے - شام کیوقت مہمان کیطرف سے مُنہ موڑ لینا - صبح کے وقت مہمان نوازی کی بے پروائی سے آٹھ گنا بدتر ہے - رات کو کبھی ایسا نہ کرنا چاہیئے ورنہ دیوتا ناراض ہوجاتے ہیں -

رات کو کھانا کھا کر گرہستی کو آرام کرنا چاہیئے - اُسکی کھاٹ بالکل لکڑی کی ہو - پھٹی - ناہموار میلی - یا کھٹملوں والی نہ ہو - اُس پر بستر بچھا ہو - اُس کو چاہیئے کہ پورب یا دکن کی طرف سرہانا کر کے سو رہے - اور طرح سونے سے تندرستی اچھی نہ رہیگی جب سمے آوے تو مرد اپنی ستری کے پاس جائے - اور حیض کے موافق چھٹی - آٹھویں - دسویں وغیرہ رات صحبت کیلئے اچھی ہیں - اور اوغیرہ تیرہ نکشتر چھوڑ کر چودہ اچھے ہیں انہیں بھی ریوتی - اشون - اچھے ہو - حیض کے بعد اگر چوتھے دن عورت نے غسل نہ کیا ہو - بیمار ہو - خواہشمند نہ ہو - غصہ میں ہو - لڑتی ہو - پرائی ستری ہو - بھوکی ہو - خواہ بہت آسودہ ہو - ایسی ستریوں سے کبھی صحبت نہ کرے - مرد بھی صحبت کیوقت خوش ہو عطریات و خوشبو سے بسا ہو - ہار پہنے ہو - محبت کے ساتھ وہ عورت سے ملے - چتر دشی اشٹمی - اماوسیا - پورنماسی و سنکرانت یہ پانچ پرب ہر مہینہ میں ہوتے ہیں - ان میں مجامعت نہ کرے - کیونکہ ان تاریخوں میں آدمی کو ایشور بھجن اور دھیان کرنا چاہیئے - اور

جو ایسا نہیں کرتا۔ وہ نرک میں جاتا ہے۔ آدمی دوا کھاکر اپنی خواہش نہ بڑھائے۔ نہ دوسری استری کا خیال کرے نہ اُس کو رغبت دلائے ورنہ دوسرے جنم میں وہ کیڑا ہوگا جو زناہ کرتا ہے لوک پرلوک دونوں میں دُکھ سہتا ہے۔ تھوڑے دنوں جیتا ہے اور جلد نرک میں گرتا ہے۔ اس لئے اپنی ہی عورت سے مناسب وقت اور رِتو آنے پر مجامعت کرے +
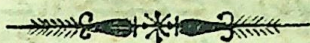
بارھواں ادھیاء

اور وہ بولے۔ اچھے گرہستی کو دیوتا۔ گائے۔ براہمن۔ سنت۔ بوڑھے اور پوتر گوروں کی ہمیشہ سیوا کرنی چاہئے۔ وہ دن میں دو دفعہ سندھیا اور ہَوَن کرے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ اوشدھیوں کا استعمال کرے۔ پھولوں و جواہرات کے ہار پہنے۔ بالونکو صاف رکھے۔ عطریات و خوشبو لگاوے۔ خوش پوش ہو۔ کسی کے ساتھ سختی سے بات چیت نہ کرے نہ کسی کا دھن چھینے۔ سچ بولے اور کسی کو بدنام نہ کرے۔ دوسروں کی دُشمنی نہ مول لے ٹوٹی پھوٹی گاڑی پر نہ سوار ہو۔ نہ دریا کے کنارے آشرا لے۔ بیعزت۔ بدنام۔ پاپی شرابی بدچلن عورت (رنڈی) غریب۔ جھوٹے۔ فضول خرچ۔ غیبت گو۔ بدمعاش و میلے کچیلے آدمیوں کیساتھ صحبت نہ رکھے۔ دریا کے تیز دھاریں کبھی نہ نہائے۔ نہ جلتے ہوئے مکان میں داخل ہو۔ لوگوں کے سامنے نہ دانت کھرچے نہ زور سے ناک صاف کرے۔ اور نہ منہ ڈھکے بغیر کبھی جمھوائی لے۔ نہ ڈکارے نہ کھانسے نہ زور سے ہنسے۔ نہ ناک سے زور کے ساتھ سانس لے۔ نہ ناخن کاٹے۔ نہ گھاس کے تنکے توڑے۔ نہ داڑھی مونچھ کو دانت سے چباوے۔ نہ ڈھیلے توڑے۔ اور جب تک وہ شُدھ نہ ہوئے تب تک

ستاروں کی طرف نہ دیکھے۔ لاش کو دیکھ کر نفرت نہ کرے۔ کیونکہ مردہ جسم کی بُو چاند سے
پیدا ہوتی ہے۔ رات کو چورستے پر نہ جائے۔ جہاں بدچلن عورتیں رہتی ہوں۔ یا مُردے
جلتے ہوں وہاں نہ جائے۔ کسی معزز شخص کے سایہ کا اُلنگھن نہ کرے۔ نہ دیوتا کی
مورتی۔ جھنڈا۔ وتار اگن کی بیعزتی کرے۔ جنگل میں اکیلے سفر نہ کرے اور نہ خالی
مکان میں اکیلے سووے۔ بال۔ ہڈی۔ کانٹے۔ بدبو۔ یگیہ کے فُضلہ۔ راکھ کے
ڈھیر۔ بھوسا۔ اور گیلی زمین کے پاس جہاں کسی نے غسل کیا ہے کبھی نہ سووے
کسی نالائق کی سرپرستی قبول کرے۔ نہ بے ایمان سے تعلق رکھے۔ کسی درندے
کے پاس نہ جاوے۔ اور سوکر اُٹھنے کے بعد دیر تک سُستی نہ کرے۔ جب بیدار ہو
بستر پر نہ پڑا رہے۔ اور جب سونے کا وقت آجائے ماندگی کے کام نہ کرے جس
میں عقل ہے وہ سینگ و دانت والے جانوروں سے ہمیشہ بچتا رہے۔ برف۔
کُہر اور سورج سے پناہ میں رہے۔ ننگا ہو کر نہ کبھی نہائے نہ سووے۔ نہ کُلّی کرے
مگر کسے ہوئے نہ تو منہ دھووے نہ پوجا پاٹ۔ اگنی ہوتر کرے نہ کسی براہمن کو پرنام
کرے۔ اور جب تک ایک کپڑا پہنے ہو تو ایشور کی ستتی نہ کرے۔ بدچلن آدمیوں سے
کبھی نہ چلے۔ دھرماتما لوگ صرف آدھے لمحہ بات چیت کر کے بُرے آدمیوں سے
کنارہ کش ہو جائیں۔ چھوٹے خواہ بڑوں سے بحث مباحثہ نہ ہونے پاوے۔ شادی اور
بحث صرف برابر درجہ والوں میں ہونی چاہئے۔ تھوڑا سا نقصان گوارا کرے مگر دُشمنی
میں دولت نہ برباد کرے۔ عقلمند بھول کر بھی کسی سے لڑائی نہ لڑے نہ دُشمنی مول لے
جب نہا چکے ہاتھ اور انگوچھے سے جسم پونچھ ڈالے نہ بال بکھیرے نہ اُٹھنے سے
پہلے منہ صاف نہ کرے۔ بیٹھتے وقت ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے بڑوں کے سامنے
دیر آسن سے بیٹھے۔ کسی گوے مندر کی طرف بائیں طرف سے نہ جائے۔ چاند سورج

آگ - پانی - ہوا - یا معزز شخص کے سامنے کبھی نہ تھوکے - نہ کھڑے ہو کر پیشاب پاخانہ کرے نہ شاہراہ پر - خون - بلغم - بدبُو - میلے کے پاس نہ بیٹھے - کھاتے وقت - یگیہ وہون کرتے وقت - ستتی پڑھتے وقت یا کسی معزز شخص کے سامنے کھنکھارنا منع ہے +

عقلمند آدمی کو چاہئے کہ کسی عورت کی بےعزتی نہ کرے نہ بالکل اُن کا معتقد بنے بےصبری کے ساتھ اُن سے سلوک نہ کرے - نہ اہم وضروری کام اُن کے سپرد کرے جس کو ذرا بھی تمیز ہے وہ بغیر ہتھیار - ہتھیرے - گھی اور بزرگوں کو نمسکار کئے ہوئے گھر سے باہر نہ جائے - خاص خاص موسموں پر یگیہ وہون کرتے ہوئے چوردھوں کو نمسکار کرے - جو غریب نگر دھرماتما ہیں اُن کو مدد دینا ضروری امر ہے - جو ویدوں کے عالم ہیں اُنکی عزت لازمی ہے - جو شخص دیوتا وسنتوں کی عزت کرتا ہے اور پتروں کو پنڈ دیتا ہے اتتھی سنسکار کرتا ہے - بڑے لوگوں کو پراپت ہوتا ہے - جو دانائی سے اعتدال سے اور مہربانی سے گفتگو کرنے کا عادی ہے وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے جسمیں عقل وتمیز - شرم وبھگتی ہے اور بڑوں کی دانائی کی تعظیم کرتا ہے سُورگ کو جاتا ہے +

جب پرو کا دن آوے - ناپاکی کا وقت ہو - گرج کے وقت - یا طوفان اور گرہن کے زمانہ میں کوئی دانا آدمی ویدوں کا کبھی پاٹھ نہ کرے - جو دھرماتما آدمی - غصہ وغیرہ کو روک رکھتا ہے سب پر مہربان رہتا ہے اور دوسروں کے خوف کو دور کرتا رہتا ہے سُورگ کو جاتا ہے - سورج اور بادل کے وقت چھاتا ضرور پاس رہے - رات کیوقت ڈنڈا ہاتھ میں ہو - جنگل میں چلتے وقت خالی ہاتھ کبھی نہ رہے اگر تندرستی منظور ہے تو جوتا پہن کر چلے - چلتے وقت اِدھر اُدھر نگاہ نہ کرے زمین کیطرف نگاہ رکھے - دو گز آگے دیکھتا ہوا چلے +

جو شخص اپنے عیبوں پر قادر ہو جاتا ہے - وہ کام - ارتھ - دھرم تینوں کو جیت

بتا ہے۔ وہ پاپیوں کے درمیان وھرماتما ہے۔ سب سے خوش ہوکر بولتا ہے۔ اس کی روح محبت سے پگھلتی رہتی ہے۔ ایسا شخص مُکت کو پراپت ہوتا ہے۔ یہ پرتھوی سچونکی سچائی سے قائم ہے جو سچ بولتے ہیں لالچ اور غصہ کے شکار نہیں ہوتے۔ اس لئے عقلمند آدمی کو چاہئے کہ سچ اس وقت بولے جب سچ میٹھا لگے۔ اگر سچائی سے دُکھ ہوتا ہے تو کبھی سچ نہ بولے۔ جو بات مُنہ سے نکلے میٹھی نکلے مگر ایسی بات بھی نہ کہے جو میٹھی ہو مگر مضر ثابت ہو۔ اس سے ہزار ہا درجہ کڑوی بات ہوتی ہے۔ جو اگرچہ شروع میں دُکھدائی ہو مگر نیک نتیجہ پیدا کرے۔ صاحب غور و تمیز آدمی کا وصف یہ ہے کہ وہ من بچن۔ کرم سے سب کے لوک و پرلوک کا شُبھ چنتن کرتا ہے +

تیرھواں ادھیاء

اورو مُنی بولے۔ جس کے لڑکا پیدا ہو اُسکو چاہئے کہ جتنے کپڑے پہنے ہوئے ہو سب پہنے ہوئے سنان کرکے جاتی کرم اور ابھیودیک شرادھ کرے۔ و دیوتا پتروں کی نمت دو دو چار چار پھ چھ سنگر ضیکہ جوڑے براہمنوں کی پوجا کرے اُسوقت لڑکے کے پیدا ہونیکے اُتسو پر مت نہ لگاوے۔ ودھی۔ اکشت و بیر کے پھل و بتے کے پنڈ بناوے اُترا اور پُورب مُکھ بیٹھے۔ دیو تیرتھ سے و پرجاپتی تیرتھ سے پنڈ دان کرے۔ اس ابھیودیک سرادھ سے نندی مُکھ پتروں کے گن ترپت ہوتے ہیں۔ اس سے بواہ۔ یگیوپویت۔ لوگرہ پرویش نام کرم۔ چوڑا کرم سیمنت کرم۔ پُتر وغیرہ کے ہونے پر ان کارجوں میں نندی مُکھ پتروں کی پوجا ضرور ہونی چاہئے۔ پرودھ شرادھ میں پتروں کے پوجن کی بدھی بتائی ہے اب پریت کرم کریا کی بدھی کہتے ہیں +

جب کوئی ستری پُرش مرجائے تو اچھے جل سے اُسکو سنان کرائے۔ پھول مالا پہنا کر گاؤں کے باہر لیجا کر بھسم کردے۔ جو مُردے کے ساتھ جائیں وہ سارے کپڑے پہنے ہوئے سنان کریں۔ اور اُس کا نام لے بیکر دکن کیطرف رُخ کر کے تلانجلی دیں شام کیوقت گھر واپس آویں۔ وہ مرتک کریا کریں۔ سب کے سب نہیں تو جو دگدہ کریا کرتا ہے وہ زمین پر کوشا بچھا کر رہے۔ روز پنڈ دان کیا کرے۔ دن رات میں جب بھوجن کرے مانس کبھی نہ کھائے اور روز اپنے بنش والے دو ایک براہمن وغیرہ کو بھوجن کھلایا کرے کیونکہ بھائی برادری کے کھانے سے پریت ترپت ہوتا ہے۔ پہلے تیسرے۔ ساتویں و نویں دن گاؤں کے باہر جائے۔ سنان کر آوے اور جو کپڑے پہنے ہو وہاں ہی چھوڑ آوے چوتھے دن استھی و بھسم سنچین شرادھ کرے۔ اُس کے بعد داہ کرنیوالا سپنڈ والوں کو چھو سکتا ہے مگر اوروں کو نہ چھوئے پھر اُس دن سے بنس والے پنچ یگیہ کیا کریں مگر پھول۔ چندن بھوگ بلاس دھارن نہ کریں۔ نہ عورت سے ملیں +

اگر لڑکے کے دانت جم آئے ہوں اور ایک برس بعد اُس کے مرنے کی خبر سننے میں آوے تو سنان کر کے اگنی سپرش کرے شُدھ ہو جائیگا۔ اگر سال کے اندر خبر سنے تو تین رات کا چھوت لگتا ہے۔ جس کے کُل میں کوئی مرے دس دن تک کوئی اُس کے گھر کا ان جل نہ گرہن کرے۔ کشتری بارھویں دن۔ ویشیہ پندرھویں دن اور شودر ایک مہینہ کے بعد شُدھ ہو۔ گیارھویں دن ایک۔ تین۔ پانچ۔ سات۔ نو وغیرہ مہا براہمنوں کو بھوجن دے ورپیتا کا پنڈ دان کرے۔ ان براہمنوں کے بھوجن کر لینے کے بعد براہمن جل کشتری ہتھیار ویشیہ پینا۔ اور شودر لاٹھی چھو کر شُدھ ہوتا ہے۔ اس کے بعد برہمن وغیرہ حالتوں کے جو دھرم کہے ہیں اُنکی پابندی کرے۔ اور جب تک برسی نہ ہولے۔ تب تک جس تاریخ کو پرانی مرا ہے اُس تاریخ پر ہر مہینہ "ایکو دشٹ شرادھ" ہوتا ہے۔ اس شرادھ میں آواہن۔

انوکرن - وشودیو - وپر امنتر نہیں ہوتا - اور پریت کیلئے اسمیں ایک ہی ارگھ یوترک اور ایک ہی پنڈ دینا چاہیئے - براہمن بھوجن اسمیں شرادھ کے پہلے کرانا چاہیئے - سپنڈی کرم بھی برس کے پیچھے ہونا چاہیئے - اُس کا بدھان یہ ہے :-

تل - چندن - اور پانی بھرے ہوئے چار برتن ہوں - اُنمیں سے ایک پریت پاتر - تین پتری پاتر ہوتے ہیں - پریت پاتر کا جل پتروں کے پاتر میں جب شرادھ بدھی سے دیا جائے - سب پتروں کے ساتھ اُس پرانی کا بھی شرادھ ہونے لگتا ہے - پریت کریا کرنے کے ادھکاری بیٹے - پوتے - پرپوتے - بھائی - بھتیجے - اُن کی اولاد ونسل کے تمام آدمی ہیں - اگر یہ نہ ہوں تو ماتا کے نسل کے آدمی کر سکتے ہیں - دونوں کُل میں کوئی نہ ہو تو استری پریت کریا کرے - اور اگر کہیں وہ پردیس میں مر جائے - اور وہاں اُس کے گوتر کا کوئی نہ ہو - تو اُس کے گاؤں والے کریں - جن کا کوئی بھی کسی طرح کرنیوالا نہ ہو - تو ساتھی کریں - ساتھی نہ ہوں تو راجا کریا کراوے +

یہ کریا پورب - مدھیہ ما - اُتر ا تین قسم کی ہے - دگدہ سنسکار سے لیکر جل - ہتھیار پینا - لاٹھی چھونے تک کی کریا کو پورب کریا کہتے ہیں - بارہ مہینہ تک ہر مہینہ کی "ایکو دشٹ" کریا مدھیہ ما کریا کہلاتی ہے - اور جو سپنڈی کرم کو لیکر پیچھے کی جاتی ہے وہ اُتر ا کریا کہلاتی ہے -

اگر کسی سبب سے کسی کے ماں باپ کی کریا اُس کے ساتھی یا راجا وغیرہ نے کرائی ہو تو پورب کریا تو ہو چکی - اُتر کریا لڑکے - پوتے پرپوتے کریں مگر مدھیما کریا تو کریا ہو جانے پر بھی جب لڑکا آوے تب ہی کرے - یا مُردے کے بیٹی کا بیٹا کرے +

ایکو دشٹ کریا تو مرنے کی تاریخ پر ہر مہینہ ہوتا ہے اور پاروَن شرادھ پتری پکش میں ہر سال نومی کے تتھی کو کیجائے - اسکو انوشٹکا شرادھ کہتے ہیں اسمیں نو پنڈ دیئے جاتے ہیں پہلے تین پنڈ پتری - دادا - پردادا کو - پھر ماتا - دادی - پردادی کو پھر ماتا

پھادِکوں کو- دینا چاہئے- اس کے بعد اب اُترکریا کا بدھان کہیں گے +
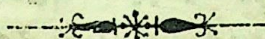
چودھواں ادھیاء

اور وُمنی بولے- جو شخص شردھا کیساتھ شرادھ کرتا ہے- وہ برہما- اِندر- رُدر- اسوِنی کمار- سورج- اگنی- وسُو- پَوَن- وِشودیو- رِشی- گن- پشو پکشی- منشیہ- سرپ- برشچک پِتری گن اور سارے پرانیوں کو ترپت کرتا ہے اور ہر مہینہ کے اماوس اور اگہن کے کرشن پکش کی اشٹمی تک کی تین کرشنا اشٹمی جن کو اشٹکا کہتے ہیں ان میں ہمیشہ شرادھ کرنا چاہئے شرادھ کیلئے جو جو چیزیں درکار ہوں اُنکو اچھی طرح بنائے اُن کو پرکھ لے کہ اچھی ہیں یا نہیں- تب کام میں لاوے سوتیپت پات یوگ- دکشنایَن- وُتراین کے ایتنوں کے دن وُتنا میکھ کی سنکرانتی- سورج- چندر کے گرہن کے دن شرادھ کرے- اور جب کبھی نکشتر وگرہ کا کشٹ ہو- و بُرے خواب نظر آویں- جب نیا اَن پیدا ہو- ان میں خوش ہوکر شرادھ کرنا چاہئے- اماوس کے دن وِشاکھا اور سواتی نکشتر ہو اُس دن بھی شرادھ کرے تو پِتروں کو آٹھ برس تک ترپتی رہتی ہے اگر پُشیہ آردری نرو سوئیکت اماوس کو شرادھ کرے تو بارہ برس تک پِتری ترپت رہتے ہیں اور جیشٹھا- پوربا بھادرپدا- شت بھشا نکشتر چاہے جس اماوس کو ہوں وہ دیو پِتری کا رج کرنے کے لئے مہا دُرلبھ ہے- گو شرادھ ہر اماوس کو ہوتا ہے تاہم ان نو نکشتروں کے یوگ سے بڑا مہاتم ہوتا ہے +

اب اور شرادھ تِتھی کہتے ہیں- جو سنت کُمار نے پورُوروا راجا سے کہا تھا بیساکھ مہینہ کی شُکل تیج و نومی و کاتک کی نومی- بھادوں کی اندھیرے تیرس ماگھ کی اماوس

یہ بڑی اچھی تتھی ہیں - انمیں بھی ضرور دیو - پتری کارج ہونا چاہئے - سورج چندر
گرہن - اشٹکا - دونوں اَین - اِن میں منتر پڑھ کر اگر کوئی پتروں کے نام تِل جل
بھی چھوڑتا ہے اور شرادھ کرتا ہے تو اُس کے پتر ہزار برس تک ترپت رہتے ہیں اگر
ماگھ کی اماوس کو شت بھِشا نکشتر ہو - تو پتروں کیلئے بڑا اچھا سمہ ہے - یہ مشکل سے
ملتا ہے - اور اگر اُسی اماوس کو گھنشٹا نکشتر ہو - اور اَن جل کچھ بھی پتروں کیلئے دیا جائے
تو دس ہزار برس تک پتر ترپت رہتے ہیں اور اگر اُسی تتھی کو پورب بھادر پدا ہو تو جو کوئی
گنگا - ستلج - بپاسا - سرسوتی نیمشارنیہ - گومتی وغیرہ میں سنان کرکے پتروں کا ترپن
کرتا ہے - وہ اُن کے سارے پاپ دھو دیتا ہے - پتر لوگ یہ گایا کرتے ہیں " ماگھ کا مہینہ
نزدیک آگیا - ہمارے پتر تیرتھ والا اماوس کو شرادھ کرینگے - اور ہم لوگ ترپت ہونگے " +

شرادھ کرنے میں اتنے سامان ضرور ہوں - اول آدمیوں کی خالص توجہ ضروری
اور اچھی سامگری - اچھا وقت - اور بدھی کے موافق کریا کی جائے - کریا کرنیوالا سوپاتر ہو -
پتری اور دیوتا میں وشواس رکھتا ہو - تو اُسکی کامنا ضرور پوری ہوتی ہے +

پتری لوک اپنے لوکوں میں بیٹھے ہوئے منایا کرتے ہیں " ہمارے کُل میں ایسا
مبارک شخص پیدا ہو جو دھن کی لالچ نہ کرے ہم کو پنڈ دان دے - اگر مقدرت ہو تو ہمارے
لئے براہمنوں کو اچھے اچھے بھوگ کی چیزیں دے - اور اگر مقدرت نہ ہو تو اماوس ہی
کے دن براہمنوں کو بھوجن کھلائے - یہ بھی نہ ہو سکے تو چُٹکی چُٹکی تل ہی دے - اگر یہ بھی
نہ ملے پانچ چار تل جل سے ملا کر ایک انجلی جل ہمارے واسطے چھوڑ دے - اگر یہ بھی نہ
ہو بڑا غریب ہو - تو ہمارے پہاڑوں پر چُپکے سے چلا جائے اور ہاتھ اُٹھا کر یہ پڑھے :-

نہیں دھن پاس نہ مایا دھاری -
جاسوں شرادھ کروں اَتی بھاری

ہاتھ جوڑ نت کروں پرنا ما۔
پتر ونے ۔ کروں ۔ من ۔ نچ ۔ کاما
اگر اسطرح بھی کوئی شخص کرتا ہے تو پتروں کو لابھ پہنچاتا ہے +
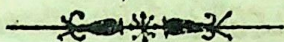
پندرھواں ادھیاء

اَوروبولے ۔ شرادھ میں جن براہمنوں کو بھوجن دیا جائے وہ رِگ ۔ یجر ۔ سام کے جاننے والے ہوں ۔ نہ صرف وید بلکہ اُن کے چھ انگوں کے بھی عالم ہوں ۔ کرم دھرم کرتے ہوں تپسوی ویوگی ہوں ۔ سام وید کے گانیوالے ۔ رِت وِگ ۔ بھانجا ۔ داماد ۔ خسر ۔ ماما ۔ تپو نشٹھا ۔ پانچ اگنیوں کے رکھنے والے ۔ شاگرد ۔ رشتہ دار ۔ ماں باپ کی عزت کرنیوالے ہوں ۔ ان کے بعد اوروں کو کھلائے اور متر ذروھی ۔ بُرے ناخن والا ۔ نامرد ۔ سیاہ دانتوں والا ۔ لڑکی کیساتھ بھوگ کرنیوالا ۔ اور جو باوجود جاننے کے بھی اگنی ہوتر و ویدوں کا سوادھیائے نہ کرتا ہو ۔ یگیہ کی اوشدھی بیچنے والا ۔ پاپی ۔ چور ۔ چغل ۔ پروہت ۔ شودر کو وید پڑھانیوالا و اُس سے پڑھنے والا ۔ دوسرونکی ستریوں کا بھوگنے والا ۔ ماتا پتا کا تیاگی ۔ شودری پتر پالک شودری کا پتی ۔ سیوالے ۔ ٹھاکر دوارے بھیرو وغیرہ کے مٹھ پوجاری ۔ ان میں سے کسی کو بھی شرادھ بھوجن کے لئے نہ بُلاوے +

جن جن براہمنوں کو بُلانا ہے اُن سے پہلے دن کہدے کہ تم کو ایسے آچار سے رہنا ہوگا ۔ شرادھ والے براہمن ۔ ججمان ۔ دونوں نہ تو میتھن کریں نہ غصہ کریں نہ بوجھ اُٹھاویں نہ راستہ کی منزل طے کریں ۔ شرادھ بھوجن کھا کر دوسرے دن بھی وہ ستری پرسنگ وغیرہ نہ کریں جو ایسا کرینگے وہ نرک گامی ہونگے ۔ اور اپنے پتروں کو کام کے کُنڈ میں گرا دیں گے اسلئے جن کے ستری نہ ہو سدا چاری ہوں اُن ہی براہمنوں کو بُلایا جائے +

جب براہمن آویں پہلے اُنکے پاؤں دھوئے جائیں پریم کیساتھ آسن پر بٹھایا جائے شرادھ میں طاق براہمن کھلائے جائیں یعنی ایک تین پانچ سات وغیرہ و دیو کارج میں جوڑے۔ مثلاً دو چار چھ آٹھ ہوں۔ ودیوتا پِتر دونوں کے کارج میں ایک ہی ایک کو کھلائے نانا کا شرادھ وِشو دیو پوربک الگ بھی کرنا چاہئے۔ دیو کارج میں پورب مکھ۔ پتری کارج میں اُتر مکھ بھوجن کراوے بعض مہرشیوں کا قول ہے کہ پتری آدی شرادھ سے علیحدہ پکوان بنوا کر ماتا وغیرہ کا شرادھ کرے کسی کی رائے میں ایک ہی پکوان کافی ہے +

بیٹھنے کیلئے کُش آسن رکھ کر وِشودیوں کا آواہن کرے۔ جب وہ آجائیں اُن کے حکم سے سب کام کرنے لگے۔ وِشودیوں کی پوجا جل سے کرے۔ پھول مالا۔ چندن۔ دھوپ پان یہ بھی چڑھایا جاتا ہے۔ دیوؤں کی آگیا لیکر موٹک پر پتروں کا آواہن کرے۔ آواہن کے منتر ویدوں میں لکھے ہیں اور تل جل سے سنکلپ کر کے گندھ پھول دھوپ وغیرہ چڑھائے اگر اسوقت کوئی راہ کا چلنے والا اتیتھی آجائے تو براہمنوں کیساتھ اُسکی بھی پوجا کرے کیونکہ یوگی منشیوں کے اُپکار کیلئے مختلف صورتوں میں پھرتے رہتے ہیں اتیتھی سیوا ضرور ہو۔ کیونکہ اتیتھی کے نا اُمید چلے جانے سے شرادھ کا پھل جاتا رہتا ہے پھر وُوجوں کا حکم لیکر ایک دونا میں تین آہوتی کھیر کی دیجائے "اگنے کویہ واھنائے سواہا" پھر "سوا ما ے پتری منتے" پھر "ویوسوتائے سواہا" پڑھے۔ اور بچا ہوا اَنّ اُسی پاتر میں ڈالدے۔ پھر گھی وغیرہ ملا کر کچھ اَنّ پاتروں پر چھڑکے "اَمرتینجو شدھ ہوم" پڑھے۔ پریتی پوربک جب براہمن بھوجن کر رہے ہوں تو پتروں کا آواہن کرے اور کہے کہ ہمارے باپ دادا۔ پردادا۔ براہمنوں کے شریر میں بیٹھ کر اِس بھوجن سے ترپت ہوں اور ہم نے جو کچھ پریتی سے ارپن کیا ہے۔ اُس سے پرسن ہوں۔ ماتا۔ دادی۔ پردادی۔ بردھ جہا پردادی بھی ترپت ہوں۔ سب راکشس ناش کو پراپت ہوں +

جب سب براہمن آسودہ ہولیں۔ تب اُن کے منہ دھونے کے لئے شُدھ جل لاوے۔ پھر اُن کا حکم لیکر اُن سے پنڈ دان کرے۔ اور جو کچھ اُن کا جل دینا ہے پتری تیرتھ ہی سے دینا چاہئے۔ کُش بچھا کر پہلے اپنے پتا کو پنڈ دے۔ پھر پتامہ وغیرہ کو دے۔ اور پنڈ کریا کے بعد۔ پترادی ترے۔ ماتا مہادی ترے۔ وپتروں کو دکشنا دے۔ وشودیوں کو پرسن کرے۔ جب براہمن لوگ کہیں کہ ہم پرسن ہوئے۔ تب پہلے پتروں کا پھر وشو دیوں کا۔ پھر شرادھ کرموں کا۔ پھر سب کا وسرجن کرے۔ شرادھ کرم میں پہلے پوجا وشودیوں کی ہوتی ہے مگر وسرجن پتروں کے پیچھے ہوتا ہے۔ اس کے بعد براہمنوں کو پرنام کرے اور دروازہ تک اُن کو پہنچا کر اُن کے حکم سے واپس آوے پھر وشودیو نتیہ کریا کرے۔ پنڈت لوگ اسطرح شرادھ کریں تاکہ پتر اُن کو پورا کریں۔ شرادھ میں لڑکی کا لڑکا۔ آٹھویں گھڑی۔ اور تل یہ تین چیزیں بہت پوتر ہیں اور تھوڑا بہت چاندی کا دان بھی ضروری ہے وشودیوں کیلئے کچھ سونا بھی چاہئے۔ اور کھانیوالے و کرنیوالے دونو جلد بازی نہ کریں۔ شرادھ کرنے سے پتروں کا بھلا ہوتا ہے اور وہ یوگی بنتے ہیں اسلئے شرادھ میں وید پاٹھی اور یوگی ضرور بلائے جائیں کیونکہ ہزاروں براہمنوں کے آگے جب یوگی براہمن کھڑا ہوتا ہے تو شرادھ کرنیوالے یجمان اور براہمن سب تر جاتے ہیں +
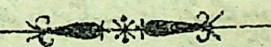
سولھواں ادھیاء

اَور و بولے "پتری چاول یا دوسرے اناج۔ گھی مچھلی۔ خرگوش۔ چڑیا۔ بکری۔ ہرن ساہی۔ بھیڑی وغیرہ کے گوشت[1]۔ گائے کے دودھ دہی وغیرہ سے ایک مہینہ کیلئے ترپت

[1] تعجب ہے کہ دیشنوؤں میں ماس کھانے کا نشید ھ ہے مگر وشنو پوران میں کیسے آگیا +

ہو جاتے ہیں۔ گوشت سے عام طور پر اور لمبی کان والے بکروں کے گوشت سے خاص طور پر پتر ہمیشہ کیلئے خوش ہو جاتے ہیں۔ گینڈے کا گوشت۔ کال ساک۔ شہد وغیرہ بھی پتری پوجا میں پرسن کرنیکے سامان ہیں۔ جو شخص گیا میں خاص وقت پر پنڈ دان و شرادھ کرتا ہے اُسکے پیدا ہونے پر پتر بہت خوش ہوتے ہیں۔ مانس کے اُور یگوں میں شرادھ ہوتا تھا کلجگ میں اشومیدھ گومیدھ نرمیدھ نہیں ہوتے اسلئے کلی یگ میں مانس کا پنڈ دان نہیں دیا جاتا تنّی۔ پساڑھی۔ سانوان۔ ساک پات۔ جَو گیہوں۔ چاول۔ تل۔ سرسوں بھی شرادھ کی چیزیں ہیں۔ کالے اُرد۔ چیٹھی کا سانوان۔ کدو۔ گاجر۔ پیاز۔ لہسن۔ بدبودار شاک۔ کمہوا کھٹی نمکین چیز۔ اُوسر میں پیدا ہوئے۔ ناج۔ پھل وغیرہ۔ گوند۔ نمک رات میں لائی ہوئی چیزیں۔ اندھے کنوئیں کی پیدا شدہ چیز جسکو بکرے بھی نہ کھا سکے۔ جھاگ والا متعفن پانی۔ گھوڑی۔ گدھی۔ اُونٹنی۔ بھیڑی۔ بکری۔ ہرنی۔ بھینس وغیرہ کا دُودھ۔ نامرد۔ چانڈال۔ پاکھنڈی۔ باولا۔ کوڑھی۔ بیمار کا چھوا اناج۔ مُرغا۔ ننگا بندر۔ پالتو سُور۔ جسولا شُوتک کا چھوا ہوا ناج اور مُردہ اُٹھانیکے عوض کا ناج۔ کیڑے پڑی ہوئی کانجی اور باسی ناج وغیرہ سے کبھی شرادھ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ دیوتا پتر کوئی بھی ایسی چیزیں قبول نہیں کرتا جو اچھے اچھے ناج شرادھ کیساتھ دئے جاتے ہیں۔ پتر اُن سے ترپت ہوتے ہیں دیکھو کلاپ گرام کے جنگل میں راجہ اکشواکو کے پتر گایا کرتے تھے کہ "کیا ہمارے کل میں ایسے اچھے پُرش پیدا ہونگے جو گیا میں جا کر ہمارا پنڈ دان کرینگے۔ و بھادوں میں کُمھا نکشتر کی تیرس کو شرادھ کرینگے۔ آٹھ برس کی لڑکی کے ساتھ بیاہ کرینگے اور برکھوت سرگ کرینگے اور نانا پرکار کے دکشنا کے ساتھ اشومیدھ یگیہ کریں گے +
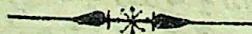
سترھواں ادھیاء

پراشر بولے - اس طرح اور ومنی نے راجہ سگر سے سداچار کی باتیں کہیں جو اسکے موافق عمل نہیں کرتا - اُس کا کلیان نہیں ہوتا +

میترے نے پوچھا - نامرد وغیرہ کے چھوٹے ہوئے نل سے شرادھ نہ کرنا چاہئے مگر یہ نہیں سمجھا کہ آپکی ننگے سے کیا مُراد ہے - اُنکی کتھا سنائیے +

پراشر بولے - رگ یجر - سام - براہمن وغیرہ بُرلون کے لباس ہیں جو ان کو چھوڑ کر اور کسی مارگ میں جاتا ہے - وہی مہا پاپی - ننگا کہلاتا ہے اسمیں ذرا بھی شک نہیں ہے - وسشٹ جی نے بھیشم سے اسکے بارہ میں ایک کتھا سنائی تھی وہ یہ ہے کہ دیوتا اور دیتیہ سو برس تک برابر لڑتے رہے اسمیں ھراد وغیرہ دیتوں سے دیوتا ہار گئے - تب کشیر ساگر کے کنارے جا کر وشنو بھگوان کی اسطرح ستتی کرنے لگے :-

سب کی آد - انت - جگ سوامی اپرم پار - جا ھی وید کہے
جاکی سیو بھگتی سُکھدائی - بھکت سدا آنند لہے
نر بھئے دان دیجئے - داتا - کیجئے کرپا دیالا -
تم ہی سدا دھیاوت نُر نر مُنی - رات دوس تینوں کالا

اس ستتی کو سُنکر وشنو بھگوان شنکھ - چکر - گدا - پدم لئے ہوئے وہاں آموجود ہوئے - دیوتا خوش ہو کر بولے " پربھو ! ہم آپکی شرناگت ہیں دیتوں سے پناہ دیجئے - دیت برہما جی کا حکم بھی نہیں مانتے ایسی تدبیر بتائیے کہ جس سے ہم اُن پر غالب آویں " شری بھگوان نے دیوتاؤنکی بات سُنکر اپنے شریر سے مایا موہ کو پیدا کیا اور اُن سے کہا - اس موہ مایا سے دیت وید مارگ کو چھوڑ دینگے - اُسوقت تم اُن کو مار سکوگے - یہ مایا موہ صرف تمہارے اُپکار

کے لئے پیدا کیا ہے۔ مایا موہ آگے آگے چلیگا۔ تم بیخوفی سے رہو تم کو فتح ملیگی۔ یہ کہہ کر وشنو جی انتردھیان ہو گئے۔ موہ مایا دیتوں کی طرف چلا +

اٹھارہواں ادھیاء

پراشر بولے۔ مایا موہ دیوتاؤں کے ساتھ نرمدا کے کنارے آیا۔ دیتوں کو ننگے بدن سر منڈائے ہوئے۔ اور کُش کی پینتی پہنے تپسیا کرتے ہوئے دیکھکر کہنے لگا "اس تپ سے تم لوک کا یا پرلوک کا سکھ چاہتے ہو"؟ دیت بولے "ہم پرلوک کا سکھ چاہتے ہیں مگر اس پوچھنے سے آپکی غرض کیا ہے؟ مایا موہ بولا "اگر مکتی کی خواہش ہے تو میری بات مانو۔ تاکہ تم کو ایسا دھرم ملجائے کہ مکتی کا دروازہ کھل جائے۔ جب چاہو اسمیں داخل ہو جاؤ۔ یہ سب سے بڑا دھرم ہے"۔ اور مایا موہ نے اُن کو بودھ اور جینیوں کا ارہت دھرم بتایا۔ جس سے سب اُس پر مضبوط ہو گئے۔ آہستہ آہستہ ویدک دھرم کی شردھا جاتی رہی۔ کُل دھرم کا ناس لگ گیا جو لوگ بودھ مت میں نہیں آئے۔ مایا موہ لال بستر دھارن کر کے اُنکے پاس گیا اور ملایمت سے کہا۔ اگر موکش کی خواہش ہے تو ایسے یگیہ کبھی نہ کرو۔ جن میں پشو مارے جاتے ہیں اِن سے مکتی نہیں ملتی۔ نرک ہی ملتا ہے یہ ہم نے بڑے بڑے پنڈتوں سے سُنا ہے تم صرف گیان ہی کو قبول کرو۔ بغیر گیان کے مکتی نہیں ہوتی۔ اس سنسار کا کوئی آدھار نہیں ہے نہ کوئی اس کا پالن کرنیوالا نہ رچنے والا و نہ ناش کرنیوالا ہے۔ یوگا چاروں کا مت مانو سب کچھ مل جائیگا اس طرح مایا موہ نے بارہا اُن کو سمجھایا اور سارے دیت ویدک دھرم سے علیحدہ ہو گئے اور ایکدوسرے کے دیکھا دیکھی اُسی مت پر قائم ہو گئے۔ جو اب بھی نہیں سنبھلتے اُن کو اور پاکھنڈیوں کا مت بتا دیا۔ تھوڑے دن میں سارے دیت اویدک ہو گئے۔ دھرم کرم

جاتا رہا اور سب ویدوں کی نندا کرنے لگے - براہمن - یگیہ - کرم سب کی مذمت ہونے لگی اور وہ کھُلم کھُلا کہنے لگے - بھائی! یگیہ میں پشوؤں کے مارنے سے ادھرم ہوتا ہے - آگ میں کھیر جلانے سے کیا لابھ ہے - یہ بات تو لڑکوں کی سی ہے - یگیوں سے جن اندر وغیرہ کو دیوپدوی ملی وہ شمی پلاش وغیرہ کھاتے ہیں - پھر پشوؤں کو کیوں مارا جائے - اگر یگیہ میں پشوؤں کے جلانے سے سُورگ ملتا ہے تو جیمان اپنے باپ کو کیوں نہیں یگیہ میں جلاتا! اگر شرادھ میں کھلانے سے پتروں کو ملتا ہے تو لوگ سفر کے لئے سیدھا پانی و زادراہ کیوں لیتے ہیں گھر میں اُن کے لڑکے شرادھ کر کے کیوں نہیں بھیجا کرتے اسلئے ویدوں کو چھوڑ دو وہ یُکتی سے خالی ہیں - اِلہام کسی کو آسمان سے نہیں ہوتا" - الغرض مایا موہ نے اس طرح سب کو بھرما دیا - اور وہ اسکی اُلٹی سیدھی باتوں میں آکر ویدوں سے گمراہ ہوگئے اور دھرم چھوڑنے کے سبب اُن میں کمزوری آگئی - تب دیوتاؤں نے موقع پاکر اُن پر چڑھائی کر دی دیواسُر سنگرام ہونے لگا جسمیں دَیت ہارے اور دیوتا جیت گئے - اس لئے اے میترے! جو وید کے موافق نہیں چلتے وہ ننگے کہلاتے ہیں +

برہمچاری - گرہست - وانپرستی - سنیست یہی چار آشرم ہیں - پانچواں کوئی بھی نہیں ہے - جو گرہست آخری عمر میں ون پرستھی یا سنیاسی نہیں ہو جاتا وہ پاپی بھی ننگا ہے - جو سندھیا ترپن - نتیہ کرم نہیں کرتا وہ گمراہ ہے آپت کال کی بات نیاری ہے جان بوجھ کر جو بُرے مارگ پر چلتا ہے بغیر پرائشچت کے شُدھ نہیں ہوتا - جو وقت پر نتیہ نیمتک کرم نہیں کرتا اُسکے دیکھنے سے پاپ لگتا ہے وہ پاپ سُورج کے درشن سے چھُوٹتا ہے - اگر ایسا آدمی چھو جائے تو سارے کپڑے دھو کر نہا لینا چاہیئے وہ تو کبھی شُدھ نہ ہوگا +

جس کے گھر سے دیو - پتری - اتیتھی - رشی بغیر کھائے پئے چلے جاتے ہیں اُس سے بڑا پاپی کون ہوگا جس میں وید وشواس نہیں ہے اس کے ساتھ ملنا بیٹھنا - بات کرنا مناسب

مناسب نہیں ہے صحبت سے آدمی برس دن کے اندر ویسا ہی بن جاویگا جو اُسکے ساتھ کھاتا پیتا ہوتا ہے وہ تو فوراً ہی پتت ہوتا ہے - جو اتتھی - دیو - پتری کے کھلائے بغیر کھاتا ہے اُس کے اُدہار کا کوئی اُپائے نہیں ہے - براہمن - کشتری - ویش اگر اپنا دھرم چھوڑ دیں تو وہ بھی ننگے ہیں - جہاں بڑے ورن والے سب کے ساتھ ملکر بیٹھتے ہیں وہاں جو بڑا ہے وہ نیچ ہو جائیگا - اور جو ویدوں کے خلاف چلیگا وہ نرک میں پڑیگا +

شت دھنو نام ایک راجہ تھا - اُسکی ستری کا شیویا نام تھا - جو بڑی گُن والی تھی راجا اپنی ستری کے ساتھ وشنو جناردن کی آرادھنا کی - ہوم - جپ - دان وغیرہ کرکے دن بتاتے - ایک دن دونوں ستری پُرش گنگاجی میں سنان کرنے نکلے - وہ کاتک کی پورنماسی ورت کا دن تھا ایک پاکھنڈی دیکھ پڑا - وہ کبھی راجا کا دوست تھا - اسلئے راجا اُس سے بات چیت کرنے لگا - مگر رانی نہیں بولی - اور سورج کو پرنام کرکے راجہ سے کہنے لگی آج میں ورت ہوں - یہ کہہ کر دونوں اپنے ستھان پر آئے اور وشنو کی پوجا کرنے لگے - کچھ دن بعد راجہ مر گیا - رانی اُس کے ساتھ ستی ہو گئی - اُسدن پاکھنڈی کے ساتھ بات چیت کرنے سے راجہ نے کُتے کا جنم پایا رانی ورت کے پربھاو سے کاشی راج کی کنیا ہوئی بڑی خوبصورت تھی اُسکو پہلے جنم کی بات یاد تھی - کاشی راج نے اُس لڑکی کا بواہ کرنا چاہا - لڑکی نے دھیان کرکے معلوم کر لیا کہ پاکھنڈی سے بات کرنے کی وجہ سے اُس کا شوہر ویدش پور میں کُتا ہوا ہے - وہاں جاکر اُس نے اُس کو دیکھا اور اُس کو محبت سے کھلانے پلانے لگی - راجہ کُتے کی طرح اپنی دُم ہلاتا رہا - رانی بہت شرمائی - اور فکر و سوچ کے ساتھ کہنے لگی - مہاراج! آپکو پہلے جنم کی بات یاد نہیں رہی - پاکھنڈی سے بات کرنے کا یہ پھل ہے کہ آپ کُتے بنے ہیں - اُسوقت راجہ کو پہلی بات یاد آئی - دُکھی ہوا - اور اُس دیش سے بھاگ کر مرو دیش میں چلا گیا - اور بغیر آن جل کے مر گیا - پھر کولاہل پربت پر گیدڑ بنا -

دوسرے برس رانی وہاں ہی پہنچی اور پاکھنڈی سے بات کرنے کے پھل کی یاد دہانی کی۔ راجہ پھر بغیر آن جل کے رہ کر مر گیا۔ پھر بھیڑیا۔ کوّا۔ مور ہوا۔ آخری جنم جنک پور میں ہوا تھا۔ وہاں کے راجہ نے اسومیدھ یگیہ کیا تھا۔ مور نے یگیہ شالا کے جل میں سنان کر لیا۔ اور شریر تیاگنے پر۔ جنک پور کے راجہ کا لڑکا ہوا۔ تب کاشی کی راجکماری نے اپنے باپ سے سویمبر کی درخواست کی۔ سویمبر میں جنک پور کا راجکمار بھی آیا۔ کماری کا اُس کے ساتھ بواہ ہوا۔ جب راجہ جنک مرے۔ یہ راجا اور وہ کماری اُسکی رانی ہوئی اور خوشی سے رہنے لگے۔ بہت کچھ دان کیا۔ کئی ملک فتح کئے۔ رعیت کو آباد رکھا۔ اور لڑائی میں کشتریوں کی طرح کام آئے۔ رانی اُن کے ساتھ ستی ہو گئی۔ اور وہ دونوں اندر لوک کو پراپت ہوئے جہاں پُنیہ چھین نہیں ہوتا +

پراشر بولے۔ یہ پاکھنڈی کیساتھ بات چیت کرنے کا پھل ہوتا ہے اسلئے پاکھنڈیوں سے صحبت۔ محبت۔ گفتگو۔ سب چھوڑ دینا چاہئے نہیں تو سب کی یہی دشا ہوگی۔ جہاں کہیں ایسے پاکھنڈی دیکھے جائیں۔ وہاں سورج کا درشن ضرور کرے۔ اور جو وید کے موافق کوئی کام نہیں کرتے اور مفت میں پرائے کا مال اُڑاتے ہیں۔ وید برودھی ہیں اُن سے دُور رہنا چاہئے۔ ورنہ آدمی جلد بھرشٹ ہو جائیگا۔ جو دل کا پاپی ہو ظاہرا میٹھی باتیں کرے اور وید برُدّھ چلے اُس سے بچ کر رہنے میں خیریت ہے۔ دُراچاریوں کی سنگت بھول کر بھی کبھی نہ کرے +

تمت

پہلا حصہ ختم ہوا

پنجابی سورما

گورمکھی اکھشروں میں پنجابی زبان کا نایاب ماہواری رسالہ

شریمان بابو شیوبرت لال جی ورمن ایم۔اے کے اچھوتے خیالات کا آئینہ

اس نایاب و نادر پنجابی رسالہ میں ہر مہینہ بھارت کے بہادر ویروں کے کارنامے ستی استریوں کے پوتر جیون۔ دس بادشاہوں کی روحانی تعلیم۔ بہادر خالصہ کی دلیری و قربانیاں دیش دیشانتروں کے حالات۔ غرضیکہ ہر طرح کے مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔ جس سے پنجابی مرد و عورت یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس رسالہ کا اصلی مقصد یہ ہے کہ پنجابی عورتوں و مردوں میں پنجابی زبان کے دیش بھگتی۔ دھرم بھگتی۔ اور جاتی بھگتی کا پربل سنسکار پیدا کیا جاوے۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ ہے جو صاحب خریداری فرماوینگے۔ انہیں "نانک بنے" "کلام اختر اردو" مفت نذر ہوگی۔ ان کے لئے ۱ر محصول ادا کرنا ہوگا +

خط و کتابت اس پتہ پر ہو:۔ گیان چند پاہوہ منیجر پنجابی سورما لاہور

نئی قابل مطالعہ کتابیں جو دفتر سادھو لاہور سے مل سکتی ہیں "گیان کلپدرم" ویدانت کی نادر تصنیف قیمتی عہ ر + (۲) کلام مہر" منشی سورج نرائن صاحب مہر دہلوی کا نایاب کلام قیمت مجلد عہ بلغیر جلد عہ + (۳) کلام اختر (دلچسپ نظموں کا مجموعہ) قیمت ۲ر + (۴) نانک ونے (گورو نانک صاحب کے بھجن) قیمتی ۱ر + (۵) رام کی پہلی کتاب۔ مؤلفہ رام رکھا چوپڑہ۔ ایک اخلاق آموز کتاب قیمت ۲ر زیر ترتیب ہے +

المشتہر۔ رام رکھا چوپڑہ منیجر سادھو لاہور